بعون توفیق تعالی بیمن فیض سرمدی این نسخه

مشتمل بر حالات بادشاهان وکوائف فرمانروایان اوده
از ابتدائے تاسیس سلطنت اجودهیا و تعیین مملکت اسلامیه

# ١٢٩٣ احسن التواریخ



یعنی

# تاریخ صوبه اوده

تا عهد سعدلت مهد دولت علیه انگلشیه ثمره ریاضت و
نتیجه فکر رسا منشی رام سهائے صاحب متخلص به تمنا

در مطبع تمنائی به حسن سعی منشی لچهمن چند طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میری نامہ کا جو سرنامہ خدا کا نام ہے — نیک ہی آغاز اور بالخیر بھی انجام ہے
ای تمنا لازم و ملزوم مین کیا ربط ہے — التفات باہمی سے صورت آرام ہے

انسان کو لازم ہی کہ جس کام کا ارادہ کرے پہلے خدا کی مدد کا طلبگار ہو کیونکہ انسان ضعیف البنیان کی اصلا ایسی مجال نہین کہ بغیر اوسکی مدد کے کسی کام کو پایۂ انجام پر پہنچا سکے یا کوشش خاص سے شکل مطلب کا جلوہ دکھا سکے مگر ایزد و تعالے نے انسان کو جوہر عقل سے ایسی دانائی اور رسائی عطا فرمائی ہے کہ انسان خود بخود اسکی بدولت ایسی باتین ظاہر کرتا ہے کہ وہ باتین دنیا مین نیکنامی اور خوش انتظامی کا باعث ٹھہر کر زینت بے اندازہ اور فروغ تازہ پاتی ہین اور عالم مین اپنی خوبیون کا خوب جلوہ دکھاتی ہین **لمولفہ** صدقے مین اوسکے عقل کو جسنے رسا کیا + مداح اوسکا جسکو یہ جوہر عطا کیا + یہ وہی انسان ہے کہ جسکو خدا ے پاک نے کائنات مین اشرف المخلوقات بنایا اور رجان بوجہ اس روح کا رتبہ اور روحون کے سامنے افضل اور اعلی ٹھہرایا جاننے والے خوب جانتے ہین کہ ایسا رحیم اپنی رحمت اور نوازش کی کامون سے تمام دنیا مین مشہور اور معروف ہی اور پہچاننے والے خوب پہچانتے ہین کہ

ایسا کریم آفاق مین اپنے تمام بندون کی خبرداری اور مطلب برآری مین بدل مصروف
ہے پس ہم بندون کو بھی اوسکی فرمانبرداری اور خدمتگذاری مین دم مارنا عین شعور
ہے کیونکہ لازم اور ملزوم کا یہی دستور ہے لمؤلفہ مالک کا فیض ور رحم و مروت
سے نام ہے + بندے کا بندگی و اطاعت سے کام ہے + اس صورت مین یہ ضرور
واجب آیا کہ ہر ایک کو جہان اور دنیا کے کام کرنا ہین یہ بھی ایک کام یعنی خدا کی اطاعت
فرائضات اور واجبات سے ہے کیونکہ دنیا اور دین مین اسیکو وسیلے سے نام ہی اور اس
فرض کو بھولکر سستی اور کاہلی مین بسر کرنا محض حماقت اور خیال خام ہی اگر کوئی
کہے کہ بندی کا بندگی کرنا اوس بات کی برابر ہے کہ جو خداوند کو ہماری خبرداری اور دوسرے
سلوکات پر نظر ہے سو اس بات سے اوس بات کو کیا نسبت کہان زمین کی پستی
اور کہان آسمان کی رفعت مصرع ما ہمہ پر گناہ تو دریای رحمتی + یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر بندے
نے بندگی مین سر جھکایا اور اپنے کو اوس آشنا سے بیگانہ اور بیگانہ سے آشنا بنایا مگر وہ فرض
جو کہ واجب اور کرنا چاہئے بہت دشوار ہے کیونکہ وہ غفار اور بندہ گنہگار ہے یعنی ایک
شمہ بھی اون فرائضات سے ادا نہین ہو سکتا لیکن ہمارا خداوند ایسا منصف اور بندہ پرور
ہے کہ اس تہوڑی ہی سی اطاعت کو بہت جانکر ہماری دلی تمنا بر لاتا ہے اور جو کچھ ہم
مانگتے ہین خود آپہنچاتا ہے الحاصل جہانتک ہو سکے اوسکا شکر ادا کرنا اچھا ہی ہم خرما
ہم ثواب کا نقشہ ہے لمؤلفہ اسے تمنا جو کہین منہ سے صدا ہی نکلی + ساتھ ہی
اوسکے وہین شکر خدا ہی نکلے —

## تمہید تالیف کتاب مین اور عرض خدمت احباب مین

ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم سے تمام اہل علم با عانت و قدردانی حکام عالیمقام حوال ملوک و شاہان
قدیم و کیفیت ماجراے عجیب و غریب جو کہ عبرت اور نفع و ضرر خلایق سے خالی نہین ہے
زیب قلم کرتے چلی آئی ہین اور حال ماضی کو راست راست بکم و کاست حیطہ تحریر مین

لائے ہین لیکن سچے اور مشرح حال کے دریافت کرنے مین ضرور کسیقدر دقت ہوتی ہے اسواسطے ہر وقت کی لوگ بقدر استعداد و بشرط سمجھ کی کتب تواریخ حتی الامکان حالات قدیم کے حرف بحرف لکھنے مین مصروف رہے مگر طول مطلب سی نفرت کھاکر اکثر اون حالات کو خلاصہ کرنے پر مائل رہے مبالغہ پر نظر نکی بیان صاف پر قائل رہے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حالات جو واگذار ہو گئے ہین تین وجہون سے خالی پائی نہین جاتی پہلے یہ کہ یا کل احوال سے آگاہی نہو گی ۔ دوسرے کیا عجب ہے کہ سہل انکاری سی یا بنظر اختصار اظہار حال مین اغماض کیا ۔ اور تیسرے یہ بہی خیال مین آتا ہے کہ اگر کل حالات داخل کتاب کئے جاتے اونکا انجام امکان تحریر سے مشکل ہو جاتا اور حال طول پڑہنے سی شائقین کا دل گھبراتا مگر تو بہی ہزارہا کتابین علماے متقدمین اور عقلاے نکتہ بین تحریر فرما گئی ہین اور اپنی طبیعت کا جوش عالم کو دکھلا گئے ہین جنکی شمار اور نام و نشان سی آگاہی محال نہین اور دیکھنا یا پڑہنا اونکا تو ایک بڑی بات ہے اور علاوہ اسکے اتنا وقت حاصل ہونا ایک محالات ہے اور اسیطرح جو پڑا نے حالات آگے قلمبند ہو چکی تھے اور لوگون نے اون کے دوبارہ دریافت کرنے مین کد کی اور ایک نئی کتاب اوسی بیان مین اور حالونکو ملا کر جو شاید رہ گئے ہون تیار کی غرض ہوتے ہوتے اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ سنون اور حالونمین کچھ نہ کچھ ضرور فرق ہو جانے لگا ناظرین کی نظر مین کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آنے لگا اسیطرح رفتہ رفتہ عالمان انگریزی نے انہین کتابون کا ترجمہ اپنی زبان مین کیا جنکو اونکے ہموطنون اور انگریزی جاننے والون نے بآسانی پڑہا اور سمجھا اور آخر کو نوبت تو پہنچی کہ بنظر آسانی و بخیال رفاہ عام اردو مین ترجمے ہونے لگے کیونکہ زبان عربی و انگریزی و سنسکرت و فارسی وغیرہ کے پڑہنے کو ایک وقت کثیر درکار ہے مگر زبان اردو کا سمجھنا اونکے بہ نسبت کہین آسان ہے جیسا کہ فی زمانہ زبان اردو نے عالم مین اپنا رواج پایا ہے اور سرکار ذوی الاقتدار کو بہی آسان مشغلہ پسند آیا ہے — اس بات کو

ہم بھی ہمیشہ پسند کرتے ہین کہ جب جیسا زمانہ ہو ویسا ہی ہر ایک کو کرنا مناسب و بہتر ہے
اور اگر اسکے برخلاف ہو تو اپنا ہی نقصان متصور ہے غرضکہ کچھ اسی پر منحصر نہین کہ اگر کسی
زمانے مین زبان سنسکرت کا رواج ہے تو اوسی زبان کو حاصل کرے سوا اسکے یہ بھی خیال
چاہیے کہ جب جیسا زمانہ دیکھے ویسا ہی آپ بھی عمل کرے کیونکہ لوگ خوب جانتے ہین کہ جس
مسلمان بادشاہ نے پہلے ہند پر حملہ کیا اوسنے اپنے ذخیرہ کی مشورے سے مادہ گاوان کو اپنے
لشکر کے سامنے کھڑا کر دیا اور ہنود کی لشکر کیطرف توپین چلانا شروع کر دین فوج ہنود کے
برہمن سردارون نے کہا کہ اس موقع پر ہتیارون کا چلانا کسیطرح زیبا اور مناسب نہین
قوم ہنود کو خلاف مذہب کوئی کام لازم اور واجب نہین ہندو تو اس خیال مین پابند رہے
اور مسلمانون نے خاطر خواہ موقع پاکر ملک پر قبضہ کر لیا اور فتحیاب ہوئے افسوس کہ ہندوون
نے اپنے وقت کو نہ دیکھا اور اپنی ملک کو مفت مین کہو دیا اور یہ بھی خیال مین نہ آیا کہ اوس وقت
دینداری کی مگر انجام کو غور نہ کیا کہ اپنی ہندو رعایا کو مسلمانون کی جنکو اپنے مذہب کے
خلاف سمجھتے تھے سپرد کر دیا اب جو چاہین سو کرین مارین یا جلائین شاید کہ اون جاہلون نے
یہ قول مذہبی نہ سنا تہا گیتا مین لکھا ہے کہ جب ارجن نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ اپنے
بزرگون اور استادون پر جو میرے مقابلے مین آئے ہین وار کرون تب کرشن جی نے فرمایا کہ
ایسے وقت مین ایسا ہی موقع ہے جو سامنے آجائے اوسکو قتل کرنا چاہیے غرض کہ اب ایسا
وقت ہے کہ ہماری سرکار انگلشیہ کی خیالات مشکل باتون کی آسان کرنے مین ہمیشہ متوجہ
پائے جاتے ہین بلکہ روز بروز اپنا ظہور عالم مین دکھلاتے ہین دیکھئے کہ سوا اور اور
باتون کے علم کی مشغلہ کو ایسی ترقی دی کہ عالم کو عالم بنایا اور علم کی دولت کو کوڑیون کے
مول لٹایا اور اپنی زبان کے سوا زبان اردو کو ایسا فروغ دیا کہ یہ زبان فی الحال زبان عام
ہے اس موقع پر بھی دیکھا کہ اگر کتاب لکھنے کا شوق ہو تو زبان اردو کا پہلے ہی سے
ذوق ہے لہذا ہم بھی یہ کتاب مشتمل حالات تواریخ لکھنا آغاز کرتے ہین اور ارباب علم

دوست کی منصف مزاجی پر ناز کرتے ہین کہ ہماری اس جانکاہی کے صلے مین ہمارے
عیبونکو چشم خطاپوشی سی ملاحظہ فرماینگے اور انگشت نمائی سے بچائین گے

## فہرست تواریخ ہندوستان

رزم نامہ - ترجمہ پوتھی مہابھارت تاریخ بزرگ ہندوستان مشعر حالات پانڈوان و کوروان
و ترجمہ سری راماین - مشعر احوال راجہ رام چندر بحکم حضرت خاقان جلال الدین محمد اکبر
بادشاہ مولانای عبد القادر و شیخ محمد سلطان نی زبان سنسکرت سے فارسی مین رقم کیا
و ترجمہ ہربنس پوران - متضمن احوال راجہ سری کرشن و نسب راجگان و عابدان قدیم
بحکم اکبر شاہ مولانای عنصری نی رقم کیا - نسخہ گل افشان - یعنے سنگھاسن بتیسی مشتمل احوال
راجہ بکرماجیت مخترع برج پنڈت وزیر راجہ بھوج و نسخہ پدماوت بر حقیقت محاربہ راجہ
رتن سین والی چتوڑ و سلطان علاء الدین فرمانروای دہلی بایمای پادشاہزادہ داراشکوہ شیخ احمد و دیگر
فضلای عہد نے تحریر کیا - اور نسخہ راجاؤلی کو جسمین آسامی راجگان ہین سادہو رام
مرید گوسائین ولی رام نی ہندی سی عبارت فارسی مین تسطیر کیا - اور ترجمہ راج ترنگنی
ترتیب دادہ پنڈت رگھوناتھ جسمین احوال راجگان اور رایان مشہور ہے جامی مولانای عماد الدین
نے سنسکرت سی فارسی مین لکھا اور حالات سلطان محمود غزنوی و سلطان ناصر الدین
سبکتگین کو مولانا سے عنصری نے قلمبند کیا اور تاریخ سلطان شہاب الدین غوری کہ
ابتدای سلطنت اونکی سی حکومت راجون اور رایون کی ہندوستان سے منقطع ہوئی اور
تاریخ سلطان علاء الدین خلجی کہ بادشاہ ہند مشہور ہے اور تاریخ فیروز شاہی مولانای عز الدین
خالد خانی نے قلمی کین اور تاریخ افغانیان محتوی بر احوال سلطان بہلول لودی اور نسل
اوسکے کی اور حقیقت شیر شاہ افغان اور اولاد اوسکی کی حسین علیخان افغان نے
ترتیب کی اور کتاب ظفر نامہ کو جسمین احوال فتوحات حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان
ہی مولانای شرف الدین علی نے تصنیف کیا اور تاریخ بابری کو کہ حضرت بابر شاہ نی اپنا حال

زبان ترکی مین لکھا تھا مرزا خان خانخانان عبدالرحیم خان نی زبان فارسی مین ترجمہ کیا - اور
کتاب اکبرنامہ جسمین احوال حضرت ابوالفتح جلال محمد اکبر کی بعبارت عجیب و استعارات غریب
علامی شیخ ابوالفضل نی لکھی اور تاریخ اکبرشاہی عطا بیگ نی تصنیف کی - اکبرنامہ کو
شیخ الہداد نی نظم کیا - طبقات اکبری کو خواجہ نظام الدین احمد نی زیب قلم کیا اقبالنامہ
جہانگیری جسمین حال بادشاہ حضرت صاحبقران سی نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ تک ہی معتمد خان
عرف محمد شریف علی نی ترقیم کیا کتاب جہانگیر نامہ مین جہانگیر بادشاہ نی خود اپنا حال
درج کیا تاریخ شاہجہانی وارث خان نی درست کی اور تاریخ عالمگیری کو جسمین عالمگیر
بادشاہ غازی کا ذکر ہی میر محمد کاظم نی لکھا تاریخ کشمیری کو جسمین چار ہزار سال کا بیان ہی
ملا شاہ محمد شاہ آبادی لغت کشمیری سی فارسی مین لائے - تاریخ بہادرشاہی جسمین
کیفیت سلاطین ولایات گجرات و احمدآباد و تاریخ ولایت ملتان و مالوہ و دولت آباد
و دکن و جونپور و بنگالہ و اوڑیسہ کہ زمانہ مختلف مین حکومت اورنگ نشینان دہلی سے
باہر ہوگئیں تہین اور انہین ولایتون مین حاکم جداگانہ ہوگئی تہے اس تاریخ سی ظاہر ہے
علاوہ اسکی اور بہت سی تاریخین باختلاف حال دیگر اہل قلم تحریر کرنی مین آئی ہین جنکا شمار حد انداز
سے و رہی زبان قلم اظہار حال مین مجبور ہی اور اسی سبب سی اکثر حالات اور مضمون مین
تفرقہ پایا جاتا ہی کہین کہین اختلاف کا رنگ نظر آتا ہی اسیطرح عالمان انگریزی نی ہر ایک باب
انگریزی مین ترجمہ کیا اور بنظر آسانی ترجمہ اوسکا زبان اردو مین کرایا حقیقت مین ہمارا تاریخ
سی نہایت فائدہ حاصل ہی حال نیک و بد سی عبرت آتی ہی مثل مشہور ہی کہ شنیدہ اثری دارد دیکھنا
خیال مین جم جاتا ہی اہل دنیا کی کاروبار مین فائدہ دکھاتا ہی حتی المقدور روی زمین پر جسقدر
ملک اور شہر واقع ہین سبکی کیفیت درج کتب متقدمین ہی مگر ہم پہنچنا کل کتب تواریخ کا
ایک امر دشوار ہی لیکن جو جس ولایت مین مقیم ہی اوسکو اوس سرزمین کی کیفیت سے
آگاہی حاصل کرنا ضرور ہی لہذا یہ خادم بھی کچھ حالات دیار ہند باختصار قلمبند کرتا ہی بیقین ہے

متعلقہ صفحہ ۷

## نواب میر محمد امین برہان الملک



॥ नवाबमीरमुहम्मदअमीनबुर्हानुलमुल्क ॥

کہ ناظرین اولی الابصار و شائقین ذوی الاقتدار پسند فرمائینگی اور عرض مطلب کو طول نہ دیکر ختم کرتا ہے

گر قبول افتد زہی عز و شرف

## آغاز حال صوبہ اودہ ملک ہندوستان

واضح ہو کہ اودہ ایک ولایت وسیع اور آبادی زمانہ قدیم سے تختگاہ راجگان سورج بنسی ہی حد شرقی اسکی بہار حد جنوبی دریای گنگ حد غربی دہلی اور آگرہ حد شمالی کوہستان نیپال راجہ اجودیا سورج بنس کی بعد وقت راجہ حرد سے طوائف الملوکی اسمین جاری رہی اور اہل اسلام کو اس ولایت مین آنے تک ملک جنوبی واقع دریای گھاگرا راجہ جی چند ولد بیجی چند ابن گوبند چندر کی قبضہ اقتدار مین تھا سنہ ۱۱۹۴ء مطابق سنہ ۵۹۰ ہجری مین محمد شاہ ابن غیرہ شاہ جسنی جونپور مین اپنا تختگاہ بنایا اور سکہ و خطبہ بنام نامی اپنی جاری کیا اس ملک پر قبضہ کرلیا اور سنہ مذکور سے سکندر پسر ناصر الدین و مبارک شاہ و ابراہیم شاہ و محمود شاہ و حسین شاہ جونپور مین سنہ ۸۰۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۷۶ع تک یکی بعد دیگری تخت نشین ہوئی اور سنہ ۸۸۱ ہجری اختتام سلطنت اس طبقہ کا لودیوں کے ہاتھ سے جو کہ قابضان دہلی تھی ہوا اور سنہ ۹۳۲ ہجری ہمایون بادشاہ خلف بابر شاہ نی لودیوں کو فتح کرلیا اور نام و نشان اس سلطنت کا مٹا دیا جو کہ عہد سلطنت بہادر شاہ مین میر محمد امین متوطن نیشاپور ملک خراسان اکابر خاندان ایران سی شاہجہان آباد مین پہنچکر خدمات عالیہ پر ممتاز ہو بخطاب نواب برہان الملک سے سرفراز ہوا سنہ ۱۱۳۴ ہجری مطابق سنہ ۱۷۲۲ع سی علاوہ دیگر خدمات کی صوبہ داری اودہ بھی اوسکو ملی سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین بعد وفات نواب ممدوح کی امر ریاست اودہ کا نواب ابو المنصور علیخان صفدر جنگ (بن جعفر خان بیگ ابن محمد قلیخان بیگ بن منصور مرزا ابن مرزا بدیع شاہ بن مرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان دشت نشین آذربائجان برادر زادہ قرا محمد و داماد و ہمشیرزادہ برہان الملک خلد آشیان) کی نام قرار پایا شیر جنگ برادر زادہ برہان الملک نی بدریافت اسکی دعوی وراثت پیشگاہ محمد شاہ مین پیش کیا لیکن بسبب

پہر دی راجہ لچھمن نراین وکیل باقرار ادای دو کروڑ روپیہ پیشکش بہ سفارش نادر شاہ جسنے ہندوستان کو فتح کیا تہا صوبہ اودہ بنام صفدر جنگ بالاستقلال ہوا سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین حضرت ابو النصر مجاہد الدین احمد شاہ بن حضرت محمد شاہ نے غرہ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین بعمر بیست و دو سالگی باغ شالامار مین تخت سلطنت کو اپنے جلوس سے زینت بخشی اور بعد ۲۵ یوم کے نواب صفدر جنگ بہادر کو اودہ مین بہیجدیا اور یون ہی ایک تحریر بہیجا گیا کہ نواب ممدوح عہدہ وزارت احمد شاہ پر سرفراز ہوئے تہے سنہ ۱۱۶۵ ہجری مین بسبب فتنہ پردازی بعض امرا میان شاہ و وزیر رنجش ظہور مین آئی اور نواب قیام اپنا شاہجہان آباد مین مناسب نہ دیکھکر روانہ اودہ ہوئے اس اثنا مین وزیر الممالک یعنے نواب موصوف اور احمد خان رئیس فرخ آباد سے سخت لڑائی ہوئی راجہ جگت نراین نواب کو اپنی ہاتہی پہ سوار کرکے اوس معرکہ کارزار سے باہر لیگیا اور قصد دہلی کا کیا انتظام الدولہ بہادر پسر قمر الدین خان نے اس بات کو اپنے حق مین مضر سمجہا اور دہلی مین نواب کے پہنچنے کا روادار نہوا ناگزیر نواب اسی دیار یعنے صوبہ اودہ مین مقیم رہے جوکہ اب خاص ملک اودہ کا حال بیان کیا جاتا ہے لہذا

## وجہ تسمیہ اس ملک اودہ کی لکھی جاتی ہے

پہلی تصریح ملک اودہ کی جو بنام اختر نگر بہی مشہور ہے ضرور لازم ہے یون تو اکثر روایات مختلف ہین مگر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت راجہ ٹوڈرمل نے عہد حکومت حضرت جلال الدین اکبر بادشاہ ہند مین دفتر تحصیل و خراج و سیاق وغیرہ حسب رواج میرزایان خاص زمین کے جاری کیا اور سنہ فصلی ایجاد کئے اور رقوم حساب جو کہ دفتر بادشاہان اسلام مین جاری تہے نئے طور پر ایجاد کئے اور بلاد گجرات و بنگالہ اور اکثر مقامات مین بعہدہ دات شائستہ سے فیروزمند ہوکے پایۂ وزارت پر پہنچا اور سال جلوس اکبر بادشاہ کے ستائیسوین سال مین وزیر اعظم ہوگئے تمام اراضی ممالک محروسہ ہند کو پیمایش کرکے رقبہ اور پرگنہ جات قایم کئے اور حدود صوبجات بقید تعداد دام مقرر کیں ۔ اور مثل دیگر صوبجات کے قدیم اودہ کا

نام اخترنگر رکھا اور اسوقت سے اودھ کا نام اخترنگر ہی چلا آتا ہے
دوسری یون بھی مشہور ہے کہ حضرت بہادر شاہ مین عالمگیر یعنی سنہ ۱۱۲۳ہجری مین اودھ بنام
روشن اختر الملقب بہ حضرت محمد شاہ بن جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ موسوم ہوا مدت
تفرقہ حضرت اکبر و عہد بہادر شاہ تقریباً ایکسو ساٹھ سال ہے الغرض وہ وہان ہمیشہ سے
بادشاہ ہوا اوسنے اسملک کو نیا نام اخترنگر مشہور رکھا اور مورخین نے لکھا ہے کہ ستہ رہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ہجری
روشن اختر یعنی محمد شاہ بعمر سترہ برس کے سواد فتحپور مین سریر آرا ہوا تاریخ جلوس ابو الفتح
ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی کی یہ ہے مین درج ہے بیت روشن اختر بود اکنون ماہ
شد ✦ یوسف از زندان برآمد شاہ شد ✦ چونکہ اس تاریخ مین دو عدد کا تفاوت ہے لیکن
اسقدر تفاوت بجہت ضرورت و حسن مضمون روا و جایز ہے اور یوسف کا زندان سے نکلنا
یہ مراد ہے کہ شاہزادہ ایام طفولیت مین نظر بند تھا سنہ ۱۱۳۲ہجری مین سادات بارہا نے فریب سے
امیر توران کو جسکا نام محمد امیر خان تھا اپنے اختیار کر دیا اور استقلال محمد شاہ مین کوشش کی
لیکن جبکہ حضرت ممدوح عیش دوست تھے کچھ فایدہ نہوا امور سلطنت مین خرابی ہو گئی ۱۹ شہر
صفر سنہ ۱۱۴۳ہجری یہ شادی کتخدائی محمد شاہ کی ساتھ ملکہ زمانی دختر فرخ سیر کی بکمال زیب و زینت
ہوئی اور اسی سن مین نادر شاہ آیا ۔ واضح ہو کہ نقل و حکایات فضول کتب سیر مین درج ہونے
نچاہیے لیکن بمضمون اے الخبر یحتمل الصدق والکذب کو بیان کرنا بھی ضرور ہے کیونکہ حضرت
نظامی گنجوی نے پیدایش سکندر مین کئی طور پر بیان کیا ہے **نظم**

درین داوری داستانها بسی است ✦ مرا گوش بر گفتهٔ هر کسی است
چنین آمد از هوشیاران روم ✦ که زاهد زنی بود زان مرز و بوم
آبستنی روز بیچاره گشت ✦ ز شهر و ز شوی خود آواره گشت
بویرانهٔ بار بنهاد و مرد ✦ غم طفل میخورد و جان می سپرد
دگر گونه دهقان آذر پرست ✦ بدارا کند نسل او باز گشت
ز تاریخها چون گرفتم قیاس ✦ هم از نامهٔ مرد ایزد شناس

| | |
|---|---|
| در آن ہر دو گفتا بہ جستی نبود | گذاشت سخن را درستی نبود |
| درست آن شد از گفتۂ ہر دو یار | کہ از فیلقوس آمد آن شہریار |

الحاصل مولوی قبول محمد ہفت قلزم نے اپنی تالیف میں بوجہ تسمیہ حضرت لکھنؤ ایسا لکھا ہے کہ یہ شہر اسقدر وسیع تھا کہ فقط قوم حلاق میں سے ایک لاکھ آدمی تھا کثرت دوسری قوموں کی اسیطرح قیاس کرنا چاہئے اور نسبت اختر نگر کے یہ بیان ہے کہ شروع آبادی میں اس صوبہ کے اکثر رئیس گنے تھے اسی وجہ سے اکثر نگر مشہور ہوا جسوقت کہ اہل اسلام مالک باعث اس صوبہ کے ہوئے لفظ اکثر کو عربی معجم میں نقل کیا جسکے سبب سے زبان زد یہ اختر ہوا جو اکثر کا مصحف بھی تھا لہذا بہ اختر مشہور ہوا جیسے بطور لفظ کہ اصل میں تری تھا ہے بوجہ غیر تحقیقیت کے ترہیلا کہا جاتا ہے جس میں تین دو ائین ہیں یعنی ہر – پہیر – ا – آئو – ایک مورخ نے ذیل سلاطین صفویہ میں لکھا ہے کہ ۹۴۲ھ ہجری میں حمزہ بن محمد یا امیر حمزہ نے چند ماہ سلطنت کی اور حمزہ بن محمد خدا بندہ بن طہماس شاہ اسمعیل ثانی بھی جو والد صفی الدین صفوی تھا ۹۵۵ھ ہجری میں فرمانروا تھا اور اکثر تواریخ سے پایا جاتا ہے کہ تغیر و تبدل نام مقامات ہر ایک حکمران کے عہد میں ضرور ہوا کرتا ہے جیسا کہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت یوسف و حضرت یعقوب و حضرت یونس علیہم السلام کہ جنکو زبان انگلش میں جیکب و جوزف و جانس کہتے ہیں اور اسیطرح لفظ کوتوال کو کہ ہندی لفظ ہے یعنی صاحب قلعہ اصل میں کوٹ وال تھا کوٹ یعنی قلعہ و وال یعنی صاحب۔ اکثر کتب میں یہ لکھا گیا ہے کہ ایک کو بنام دیگرے بھی موسوم کرتے ہیں۔

تیسرے از روے تحقیقات ولکاکس صاحب ملازم رسد سلطانی اودھ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۳۲۳ء مطابق [illegible] ہجری میں ہرسنگہ دیو راجہ سمرن گڈھ قوم سورج بنس نے جو حاکمان ملک اودھ سے تھا ملک نیپال کو اپنے قبضہ میں کیا سنہ ۱۷۶۸ء تک اولاد اوسکی اوپر ریاست نیپال کے قابض رہی المختصر اس تحریر سے یہ مقام

اسمقام پہ یہ فایدہ ہے کہ سنہ مذکور سے سنہ حال تک پانچ سو باون ۵۵۲ برس کا فرق
ہے اوسوقت مین بھی نام اسملک کا اودھ تھا۔
**چوتھے** بعضون نے لکھا ہے کہ تمام صوبجات سے یہ صوبہ چہارم اور ایک بڑا
شہر ہے مردم ہنود اسکو اودھیا یعنی اجودھیا کہتے ہین اور اودھیش شہر کی اخیر راجہ رام چندر
پسر راجہ جسرتھ کا نام ہے اور معنی اوسکے مالک اودھ ہین اور یہ شہر کنارے دریاے
گھاگھرہ و گوئی یا و سرجو پر واقع ہے جہان کہ یہ تینون دریا آپس مین ملکر نام دریا سرجو
ہین - بہرایچ و لکھنؤ و خیرآباد و بلگرام داخل اس صوبہ کے ہین طول اس صوبہ
کا گورکھپور سے قنوج تک ایکسو پینتیس ۱۳۵ کوس ہے اور عرض کوہ شمال سے الہ آباد
تک ایکسو پندرہ کوس ہے اور ایک محقق کا قول ہے کہ اختر با طای غیر منقوطہ کے ہے
زمانہ سابق مین یہ ملک از بس با خوف و خطر تھا لہذا لفظ خطر کی مناسبت سے اختر نام
کہا گیا اور لفظ اختر ایک لطیفہ تھا اسواسطے بعد نظم و نسق کے نام اخترنگر یہ کیا
**پانچوین** بعضے جہاندیدگان پرفن یون حیطۂ حساب مین لائے ہین کہ غالب ہے
کہ اس ملک مین رصد نجوم کی ہو لہذا اخترشناسان روشن قیاس نے باین لحاظ
اس صوبہ کو اخترنگر لکھا بہرحال یہ راقم عاصی اس بحث مین زیادہ طول دینا مناسب
نہیں جانتا کہ صاحبان علم و فن بخوبی واقف ہین کہ یہ ایک بڑا مشکل کام ہے جو صحیح او غلط ہے
فرق کرسکے اور اصلی حقیقت پر دم مارے کہ ہر ملک و شہر کے نامون مین اسی قسم سے اختلاف پیدا ہین
جیسے شہر کاشی کو بنارس کہتے ہین یہین بہت مقام ایسے ہین بوجہ تبدیل حروف و تغیر
سلطنت کے اصل حقیقت اونکی بخوبی معلوم نہین ہو سکتی جیسا کہ نام قدیم اسکا کاشی ہے زبان سنسکرت
مین اسکے معنی آگی راستہ اور بنارس اصل مین بانارستی ہے ایکطرف اوسکی دریای برنا اور ایکطرف
رود اسی دریا رواں ہے اور درمیان ان دونون چشمون کے جو کہ سرزمین واقع ہیکو
قاعدہ صرف مین بانارستی کہتے ہین اور تصرفات فارسی و اردو مین بنارس آیا از انجا
اس موقع پہ بیان تسمیہ اودھ مین راقم کو مناسب معلوم ہوا کہ کچھ اور شہرون کے نام جو واقع

جو وقتاً فوقتاً تبدیل ہوئے ہین اونکا ذکر بھی لانا خالی از فائدہ نہین ہے کیونکہ اسکے درج ہونے سے پہلی یہ بات ہے کہ معائنہ اور سماعت تاریخ سے گروہ سلاطین کا فانام کو باعث اصلاح حال معاش و معاد و تہذیب اخلاق و تدبیر منازل و انتظام محافل مخصوص وقت ظہور مکارہ یہ کہ ہر ایک فرد بشر کو اوس سے چارہ نہین ہے سوائے صبر و تحمل ہے اور دوسرے ادراک وقائع عجیبہ سے سبب وثوق اعتقاد عظمت آفرینندہ کون و مکان کا ہے اور اسوقت اختلاف نام کی بحث پیش ہے بنابران وجوہات اختلاف کے تصدیق کیواسطے ذکر اسکا بیجا نہین ہے لہذا بطور نظیر کے کچھہ شہرون کے نام ذیل مین لکھے جاتے ہین۔

## تمثیلات وجہ تسمیہ ملک اودھ

حضرت جلال الدین محمد اکبر ابن ہمایون و شاہجہان ابن جہانگیر و اورنگ زیب ابن شاہجہان نے خطاب صوبجات ہند کے حسب تفصیل ذیل مقرر کئے۔

مستقر الخلافت اکبرآباد[1] ـ دار الخلافت شاہجہان آباد[2] ـ دار الجہاد حیدرآباد[3] ـ دار السرور بیجاپور[4] ـ دار الامان ملتان[5] ـ دار السلطنت لاہور[6] ـ دار الامارہ مرشدآباد[7] ـ کشمیر جنت نظیر[8] ـ صوبۂ اودھ اختر نگر[9] ـ صوبۂ احمدآباد گجرات[10] ـ صوبۂ دار الخیر اجمیر[11] واز روے اعتقاد اجمیر شریف کہ وہان مزار حضرت معین الدین چشتی ہے ـ صوبۂ ٹھٹہ[12] صوبۂ مالوہ[13] ـ صوبۂ دکن[14] ـ صوبۂ خاندیس[15] ـ صوبۂ برہانپور[16] ـ صوبۂ اوڑیسہ[17] ـ کہ اوسکو فتحپور بھی کہتے ہین ـ ڈھاکہ یا جہانگیر نگر[18] ـ راج محل یا اکبر نگر[19] ـ صوبۂ بہار عرف پٹنہ[20] صوبۂ کابل

## تذکرہ فرخ آباد

فرخ آباد ایک تعلقہ موسوم بہ تاپیتد تھا ـ اور اسمین راد ھانگری جسمین سات پور وغیرہ بارہ گاؤن شامل تھے اور نواب محمد خان بنگش نے اسی مقام پر قلعہ بنایا اور فرخ آباد نام رکھا اسمقام پہ دریاے گنگ شمال سے مشرق کو جاتا ہے محمد خان بنگش ابتدا ایسے حال مین بہ جمعداری سوار و پیادہ نوکر تھا جبکہ شاہزادہ

شاہزادہ فرخ سیر ابن عظیم الشان ابن بہادر شاہ نے مقام عظیم آباد سے واسطے جنگ معزالدین کے خروج کیا محمد خان نے مع چالیس ہزار سوار کے فرخ سیر سے ملاقات کی اور بعطاے منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار اور خطاب سے سرفرازی پائی اور جنگ مین فرخ سیر نے بہادری سے ساعی جمیلہ کی اوسکو پرگنہ شمس آباد و بھوجپور و مہر آباد وغیرہ جاگیر مین عطا کیا ـ بفاصلہ بارہ کوس قصبہ موشمس آباد حدود دیہہ بھوجپور مین کنارہ دریاے گنگا پر ایک شہر بنام فرخ آباد اور دوسرا قایم گنج بنام لڑکے اپنے کے قایم کیا اور سرحد کول سے شاہ پور تک کہ تخمیناً ایک کوس کا فاصلہ ہوگا۔ محمد آباد ۔ دریا گنج ۔ خدا گنج ۔ بیبی گنج ۔ علی گنج ۔ یاقوت گنج ۔ شمشیر گنج ۔ کالس گنج ۔ وغیرہ آباد کیے ۔ چنانچہ اونمین سے بعض بجنگ راجہ نول راے نایب ریاست اودھ مین پامال و ویران ہو گئے ۔

## مرشد آباد

مرشد آباد پہلے مقصود آباد کہا جاتا تھا سنہ ۱۱۱۶ ہجری مین دارالامارت بنگالہ ہوا نواب جعفر علیخان تعلیم یافتہ ملک ایران نے جو ایک برہمن کے بطن سے تھا اور شہر ڈہاکہ مین بود و باش رکھتا تھا ۔ پیشگاہ عالمگیر سے صوبہ داری بنگالہ پر مقرر ہوا اور شہر ڈہاکہ کو چھوڑ دیا اور مقصود آباد مین سکونت اختیار کی بعد اورنگ زیب عالمگیر کے صوبہ بنگالہ کو جگت سیٹھ کی مدد سے خرید کر لیا اور سنہ ۱۱۳۹ ہجری مین انتقال کیا شجاع الدولہ داماد اوسکا مالک ریاست ہوا سنہ ۱۱۵۲ ہجری مین علاؤ الدولہ سرفراز خان رئیس ہوا بعد ایک سال کے اوسکو الہ وردی خان نے مار ڈالا سنہ ۱۱۶۹ ہجری مین الہ وردی خان نے وفات پائی غلام حسین خان مخاطب بہ سراج الدولہ اوسکے لڑکے نے کہ ظلم اوسکا مشہور ہے ترقی پائی اور کلکتہ کو پہلی لڑائی مین انگریزوں سے چھین لیا اور بعد اوسکے شکست کھائی اور میران کے ہاتھ سے مارا گیا احوال اس ریاست مع سکہ و دستخط نستعلیق جاری تھا واسطے ملاحظہ ناظرین کے ذیل مین

درج ہے۔ عبارت طرف اول۔ سکہ زد بہ ہفت کشور سایۂ فضل الہ + حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ + عبارت طرف ثانی سنہ ۱۹ جلوس میمنت مانوس ضرب مرشد آباد

## عظیم آباد

ظاہر ہو کہ عظیم آباد کو زبان ہند مین پٹنہ کہتے ہین جب راجہ جراسندھ آغاز دور کلجگ مین اس ملک کا حکمران تہا تب اوسکے عہد مین اس مقام کا نام پھول پور مشہور و مشتہر تہا۔ بعد اسکے پاٹل نام راجہ مالک اس ملک کا ہوا اوسوقت پاٹلی پتر بنام اوسکے موسوم ہوا بعد اوسکے ہندی زبان مین پٹنا نام رہا اور بعد ازان شاہ پٹن دیوی سعید ہنود مشہور ہوا۔ جسوقت حضرت محمد معظم شاہ بہادر نے عظیم الشان لڑکے اپنے کو وزارت صوبۂ پٹنہ و الہ آباد پر علاوہ صوبۂ بنگالہ کے سرفراز کیا عظیم الشان نے اوس مقام کا نام عظیم آباد رکھا سکہ جو ذیل مین درج ہین سکہ عہد شاہجہان۔ عبارت طرف اول۔ صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی۔ طرف دوم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر بازرم عثمان علم علی۔ سکہ عہد عالمگیر عبارت طرف اول۔ ابو المظفر محی الدین الدنیا والدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی طرف دوم ضرب پٹنہ سنہ احد جلوس میمنت مانوس۔ سکہ فرخ سیر شکل مدور خط نستعلیق عبارت اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + و عبارت طرف ثانی ضرب عظیم آباد سنہ جلوس میمنت مانوس

## ٹھٹھہ

ٹھٹھہ مخالطت نشاط افزا۔ زمانۂ قدیم مین بہین آباد ایک شہر تہا اور سلطنت گاہ یہی مقام تہا اور قلعہ اس مقام کا اکثر راجہ دھر بہ درج رکھتا تہا جب وہ دیوری مضافات اوسکی مین بتجت یہ ہوا تو واقع ہوا۔ غدر میں ٹھٹھہ راقم کو تحقیق معلوم نہین کہ کس حاکم کے وقتمین لقب ہوا

## لاہور

لاہور ۔ یہ شہر قدیم دریائے راوی پر واقع ہے اسکی آبادی کو لو خلف راجہ رام چندر والی
دار ہو نسبت دیتے ہین اور بعض مقام مین کھود کر لوٹا اور دیکھا گیا جو کہ گردش فلک سے
دار الحکومت اس ولایت کی شہر سیالکوٹ مین قایم ہوئی تب ۳۹۰ ہجری مین محمود غزنوی نے
اس ملک پر قبضہ کر لیا خسرو شاہ او سکے لڑکے نے لاہور کو دار السلطنت بنایا عرصے
تک وہان سلاطین تیموریہ نے اسکی آبادی مین ہمیشہ کوشش رکھی سکہ لاہور رائج کی
تفصیل ذیل مین مندرج کیجاتی ہے سکہ ہائے عہد اکبر بادشاہ سنہ ۳۴ جلوس شکل سکہ مدور خط
نستعلیق عبارت طرف اول ۔ اللہ اکبر جل جلالہ ۔ و عبارت طرف ثانی ضرب لاہور شہر الٰہی سنہ
ایضاً طرف اول ۔ و ایضاً طرف دوم ۔ ضرب لاہور بہمن الٰہی سنہ ۳۹ جلوس ۔ طرف اول ایضاً
و طرف دوم ۔ ضرب لاہور مہر الٰہی سنہ ۴۴ ۔ عبارت طرف اول ایضاً طرف دوم ضرب لاہور
شہریور الٰہی سنہ ۹۸۰ ہجری شکل سکہ مربع و خط ثلث عبارت طرف اول سلطان جلال الدین
محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ ضرب لاہور ۔ و طرف دوم ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
سکہ ہائے عہد جہانگیر بادشاہ سنہ جلوس ۔ عبارت اول ۔ نور الدین جہانگیر اکبر شاہ
طرف دوم ۔ ضرب لاہور ماہ اردی بہشت الٰہی ۔ شکل سکہ مدور خط نستعلیق سنہ ۱۵ جلوس
عبارت اول ۔ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر شاہ ۔ طرف دوم ۔ زد ۔ زر را ساخت بیضی رو
برنگ + مہر ملو ضرب ۔ لاہور ۔ شکل مدور خط نستعلیق ۔ سنہ جلوس ۱۰۲۴ ہجری ۔ عبارت
طرف اول ۔ ز نام شاہ جہانگیر شاہ اکبر بود + عبارت طرف ثانی ۔ ہمیشہ باد ابر روئے سکہ
لاہور + شکل مدور خط نستعلیق ۔ سکہ عہد شاہجہان سنہ ۹ جلوس عبارت طرف اول
شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب لاہور ۔ طرف دوم
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی شکل مدور
و خط نستعلیق سنہ رفیع الدرجات سنہ ۲ جلوس ۔ عبارت طرف اول زد سکہ بہند
با ہزاران برکات + شاہنشہ بحر و بر رفیع الدرجات + طرف دوم ۔ ضرب دار السلطنت
سنہ جلوس میمنت مانوس

| | | |
|---|---|---|
| | کشمیر | |
| کشمیر دارالملک اس صوبہ کا شہر سری نگر ایک مدت سے آباد ہے | | |
| | احمد آباد | |

احمد آباد زمانہ قدیم میں شہر پٹن تخت نشینی کا مقام تھا ۸۱۳ ہجری میں سلطان احمد
بن سلطان محمد بن مظفر شاہ سریر آرا ہوا۔ اور قلعہ اور عمارات کنارے دریا کے طیار
کرائے اور اس صوبہ کو بنام احمد آباد موسوم کیا۔ سکہ ہائے سلاطین ذیل میں رقم
ہیں۔ اکبر بادشاہ۔ سنہ ۴۲ جلوس عبارت طرف اول۔ اللہ اکبر جل جلالہ۔ عبارت
طرف دوم۔ ضرب احمد آباد بہمن الٰہی۔ شکل مدور خط نستعلیق سنہ ۳۸۔ عبارت
طرف اول ایضاً۔ طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی۔ شکل مربع و خط نستعلیق
سنہ ۴۲ جلوس ۔ ضرب احمد آباد آبان الٰہی۔ عبارت اول ایضاً طرف دوم۔ مہ
جہانگیر بادشاہ۔ آ۔ عبارت طرف اول۔ شاہ نور الدین جہانگیر ابن اکبر شاہ۔ طرف دوم
سکہ زد در احمد آباد از عنایات الٰہ۔ شکل مدور و خط نستعلیق سنہ ۱۵ جلوس و سنہ ہجری
۱۰۲۱ ہجری۔ عبارت طرف اول نور الدین جہانگیر شاہ۔ شکل سکہ مدور و خط نسخ
طرف دوم۔ ضرب احمد آباد آخرین ماہ آذر الٰہی شاہجہان سنہ جلوس و سنہ ۱۰۴۴ھ عبارت
طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ضرب احمد آباد عبارت طرف
دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی شکل مدور
خط نستعلیق ۲۔ ۱۰۴۶ جلوس عبارت طرف اول شاہجہان بادشاہ غازی شہاب الدین محمد
صاحبقران ثانی۔ عبارت طرف دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ضرب احمد آباد فروردی ماہ
الٰہی۔ شکل مدور خط نستعلیق۔ مراد بخش۔ عبارت طرف اول محمد مراد بخش بادشاہ غازی
ضرب احمد آباد۔ طرف دوم۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شکل مدور۔ و خط نستعلیق۔
معز الدین جہاندار شاہ سنہ ۱۱۲۴ھ سنہ۔ عبارت طرف اول زد سکہ بر نقرہ چون مہر و ماہ

ابوالفتح غازی جہاندار شاہ + عبارت طرف دوم - ضرب احمد آباد سنہ احد جلوس میمنت مانوس

## مالوہ عرف اوجین

مالوہ عرف اوجین ایک شہر بزرگ و قدیم تختگاہ راجہ بکرماجیت کا تھا یہ راجہ اسقدر مشہور ہے اور اوسکا سمبت آجتک رایج ہے جسکی تعداد اونیس سو تیس ۱۹۳۴ ہے اور حال آغاز سال اس سمبت کا ماہ چیت مین ہوا کرتا ہے - سکہ - عہد فرخ سیر بادشاہ عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + طرف دوم ضرب اوجین جلوس میمنت مانوس

## اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد

اورنگ آباد عرف خجستہ بنیاد - زمانہ قدیم مین اس شہر کو راد ہانگری کہتے تھے بعد اوسکے بنام دیوگڈہ موسوم ہوا جسوقت سلطان محمد محی الدین خلجی نے تمام ملک دکن کو قبضہ مین کیا قلعہ دیوگڈہ کو نامزد بدولت آباد کیا جب شاہجہان بادشاہ اس ملک پر قابض ہوا - اورنگ زیب شاہزادہ کو صوبہ داری دکن پر سرفراز کیا قصبہ کہرکی مین شہر اورنگ آباد آباد سکہ عبارت طرف اول سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر ضرب خجستہ بنیاد سنہ جلوس میمنت مانوس

## بنگالہ

بنگالہ موسوم بہ جنت البلاد جسکا مقام حکومت شہر ڈہاکہ مشہور ہے حضرت جہانگیر بادشاہ کی کوشش خاص سے بنام جہانگیر نگر مشہور کیا اور اسی بادشاہ نے زیور بنام جہانگیری مانند دستبند و انگشتری ہر پنج انگشت اور زنجیر ہای مرصع ایجاد کیا اور کتاب فرہنگ جہانگیری بنام اسی بادشاہ کے نام پر تالیف ہوئی سکہ ہای ذیل مین درج ہین عہد جہانگیر بادشاہ - شکل سکہ مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ طرف دوم ضرب جہانگیر نگر ماہ فروردی الہی - عالمگیر بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق سنہ جلوس - عبارت طرف اول - شاہ عالمگیر بادشاہ غازی - طرف دوم - ضرب جہانگیر نگر سنہ جلوس میمنت مانوس

# اکبر آباد

اکبر آباد ملقب بدار الخلافت - پہلی ایک موضع بنام آگرہ تہا سلطان سکندر لودی فی سنہ ۹۱۱ ہجری عہد حکومت اپنی مین مقام سلطنت مقرر کیا بعد اوسکے بادل گڈہ مشہور ہوا حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ فی سنہ ۹۸۰ ہجری مین اس مقام پر قلعہ سنگین طیار کرایا اور اکبر آباد نام رکہا اور اکثر مزار علمای دین اسلام و بادشاہان عالیمقام کی تعمیر کرائے اور اسکی روایت یہی زمانۂ قدیم سے مشہور ہی کہ یہ گانون مشہور بہ آگروہ تہا اور آسمین قوم اگروالہ سکونت رکہتی تہی اس سبب سی بمناسبت اس قوم کے بنام اگروہ مشہور رہتا حضرت اکبر نے ہنگام تیاری قلعہ کے تحقیقات حال سکنا ے شہر کی تب معلوم ہوا کہ یہ فرقۂ اجتماع دولت و مال مین بوجہ اشتغال کاروبار تجارت و اتفاق قوم از بس ہوشیار ہے بوساطت وزیر تفرقہ اس قوم کا بحفظ لوازم ملکداری مناسب سمجہکر اس فرقہ کو شہر بدر کردیا - حضرت جلال الدین محمد اکبر نی شاید کوئی سکہ خاص ضرب اکبر آباد جاری نہین کیا یا راقم کی نظر سی کسی تحریر مین نگذرا - مگر چند سکّہ لکہی جاتی ہین شکل سکّہ مدور خط ثلث - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - شکل ۲ بیضاوی خط ثلث طغرائی عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی ضرب - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شکل ۳ مثمن - خط ثلث طغرائی - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد بادشاہ سلطان الاجل خلد اللہ ملکہ سبحانیت - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابابکر بعدل عمر ۴ مسدس خط ثلث طغرائی سنہ ۹۸۱ ھ - عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ خلد اللہ دار الخلافت طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - مربعہ ۵ - خط نستعلیق - تنتنہ - عبارت طرف اول آج جلال الدین اکبر بادشاہ غازی الف - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - مربعہ ۶ خط نستعلیق سنہ ۹۹۷ ھ عبارت طرف اول - جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلد اللہ تعالی ملکہ ضرب ارد وسے ظفر قرین - طرف دوم - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بصدق ابوبکر بعدل عمر بحیای عثمان بعلم علی

سکہ جہانگیر بادشاہ - شکل مدور - خط نستعلیق - ۵ سنہ جلوس ۱۰۱۴ سنہ ھ - عبارت طرف
اول - نور الدین جہانگیر اکبر شاہ - طرف دوم - ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت الٰہی - شکل
ایضاً - خط ایضاً - ۱۲ سنہ جلوس ۱۰۲۵ سنہ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر شاہ اکبر شاہ
طرف دوم - روی زیور در اگرہ زر یافت - شکل مربع خط نستعلیق ۱۱ سنہ جلوس ۱۰۲۵ سنہ ھ
عبارت طرف اول - نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ + ضرب آگرہ ماہ اردی بہشت
شکل مدور - خط نستعلیق ۱۶ سنہ جلوس ۱۰۳۱ سنہ ہجری - عبارت طرف اول - از جہانگیر
شاہ اکبر شاہ + روی زیور در اگرہ زر یافت + طرف دوم - تصویر نیم جوت و نیم نور -
سکہ شاہجہان بادشاہ - شکل ... در ۲ سنہ جلوس خط نستعلیق - عبارت طرف اول
صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی - طرف دوم لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبر آباد - شکل ... خط ایضاً ۲۵ سنہ جلوس - عبارت
اول و دوم ایضاً - شکل ... خط ایضاً ۳۵ سنہ جلوس - عبارت طرف اول - صاحبقران
ثانی شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی ضرب اکبر آباد - لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بصدق ابی بکر و عدل عمر و آزرم عثمان و علم علی - شکل و خط ایضاً ۶ سنہ جلوس - عبارت
طرف اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم -
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اکبر آباد - شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی - طرف دوم - لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ ضرب دار الخلافت اگرہ - سنہ جلوس شکل و خط ایضاً - عبارت طرف
اول - صاحبقران ثانی شہاب محمد شاہجہان بادشاہ غازی شہر ضرب اکبر آباد -
سکہ اورنگ زیب عالمگیر - سنہ جلوس شکل مدور - خط نستعلیق - عبارت طرف اول
عالمگیر بادشاہ غازی ابو المظفر محی الدین بادشاہ - طرف دوم - ضرب اکبر آباد جلوس
شکل و خط ایضاً سنہ جلوس - عبارت طرف اول - سکہ زد در جہان چو بدر منیر

زینت اورنگ شاہ عالمگیر ۔ طرف دوم ۔ ضرب مستقر الخلافت اکبرآباد سنہ جلوس میمنت
مانوس ۔ سکہ فرخ سیر بادشاہ ۔ شکل مدور ۔ خط نستعلیق سنہ ۵ جلوس ۔ عبارت
طرف اول ۔ سکہ زد از فضل حق بر سیم و زر + بادشاہ بحر و بر فرخ سیر + ضرب مستقر الخلافت
اکبرآباد سنہ جلوس میمنت مانوس ۔ سکہ شاہ عالم بادشاہ ۔ شکل مدور ۔ خط نستعلیق سنہ ۴۵
جلوس سنہ ۱۲۱۸ ہجری ۔ عبارت طرف اول ۔ سکہ زد بر ہفت کشور سایۂ فضل اله + حامی دین محمد
شاہ عالم بادشاہ + طرف دوم ۔ میمنت مانوس تصویر تجلی ضرب دار الخلافت اکبرآباد

## الہ آباد

الہ آباد جسکا نام کتب ہندی میں پریاگ ہے درمیان دریاے گنگ و جمن کے آباد ہے
جب محمد جلال الدین اکبر بادشاہ نے شہر عظیم اور قلعہ سنگین تیار کیا الہ باس اسکے مقام کا نام
رکھا اور شاہجہان بادشاہ کے وقت میں اسکا نام الہ آباد ہو گیا ۔ سکہ عہد جہانگیر بادشاہ
شکل مدور ۔ خط نستعلیق ۔ عبارت طرف اول ۔ ہمیشہ ہمچو زر مہر و ماہ رایج باد + طرف دوم
بغرب و شرق جہان سکۂ الہ آباد + —

## امرت سر

امرت سر ۔ مثال اس شہر کی یہ ہے کہ اکثر شہر کثرت استعمال و نافہمی زبان غیر سے اپنے اصلی نام
سے کچھ کچھ خلاف مشہور ہو جاتے ہین مگر وقت غور کے اصل مین تفاوت نہین پایا جاتا ہے
جیسے امرت سر کہ مضاف صوبۂ لاہور ہے امرت بمعنی آبحیات اور سر بمعنی تالاب
اس واسطہ یہ شہر بنام تالاب کے مشہور ہوا اور علی ہذا القیاس آتر بمعنی پارچہ ۔ و عنبر بمعنی خوشبو
پس یہ دو نام غلط ہین

## فیروز آباد

فیروز آباد ۔ نفیس المآثر مین لکہا ہے کہ فیروز آباد بنام جو مشہور تھا جسکو گشتاسب
نے آباد کیا تھا اور عمارات وغیرہ تیار کرائی تہی جس وقت سکندر رومی نے اسکو فتح کیا

فیروز آباد نام رکھا اور بعضی کا قول ہی کہ اردشیر بابکان نی اسکو مسخر کیا اور معنی جور کی برہان مین معن ن لکھی ہین کہ اصطلاح فارسیون مین ایک خط کا نام ہی جو شرابخواران [illegible] کے پیالون پر ہوتا ہے اور سکندر رومی لڑکا فیلقوس کا ہے فیلق بمعنی لشکر و اوس بمعنی امیر یعنی امیر لشکر اور اسیطور سہرند زمانہ سابق مین داخل سامانہ کی تہا [illegible] سنہ ۷۵۲ ہجری مین سلطان فیروز شاہ اول یا ثانی نی اوسکو سامانہ سے جدا کرکے سرکار مقرر کیا اور سہرند نام رکھا اور لغت مین سہرند بالکسر ہے اور بعضی سرہند کہتے ہین اور سرہندی بیگم نے شاہجہان آباد مین بیرون لاہوری دروازہ کی ایک مسجد سنگ سرخ سے تمام وکمال تیار کرائی تھی۔

واضح ہو کہ اودہ کا بیان ہم کر رہے تھے اور نواب صفدر جنگ بہادر کی اودہ مین پہنچنے کی خبر لکھ چکے تھے کہ اس درمیان مین تسمیہ اودہ کے بیان مین یہ تذکرے متفرق شہرون کے لکھنا پڑے اب پھر وہی سلسلہ ہمارے بیان کا قایم ہوتا ہے۔

قصہ کوتاہ جب نواب صفدر جنگ بہادر بپایہ حضرت ابو النصر مجاہد الدین اودہ مین بمقام بندی ٹیلہ دریاے گھرگھرا (جہان پر نواب سعادت خان برہان الملک نی عہد حکومت اپنی مین خیمہ نصب کرکے اوس مقام پر حویلی خاص و بنگلہ چوب و خس اور احاطہ خام بقید برج قلعہ اور محلسرا خام تیار کرایا تہا وہ سرزمین بنام بنگلہ کے مشہور تھی) پہنچے اور اس مقام کو ریاست گاہ قرار دیکے فیض آباد نام رکھا اکثر روسا عہد و فرزندان دیوان آتمارام نی املکہ و دوکانین قلعہ کو آراستہ کیا غرض کہ اوس مقام نے خوب رونق پائی اور آبادی کثرت سی ہوئی جب بتاریخ بائیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۷ ہجری کو مقام پاپڑگھاٹ مین نواب صفدر جنگ نی دنیای فانی سے کنارہ کیا نعش اونکی بمقام گلاب باڑی واقع فیض آباد سپرد زمین ہوئی اور بعد چند روز کے شاہجہان آباد واقع شاہ مردان مین دفن کی گئی اور استخوانہاے نعش بمعرفت میرزا [illegible] حکیم مرزا علیخان کے

کربلای معلی مین پہنچکر او طاق روضۂ مقدسہ مین دفن ہوئی تاریخ وفات چو آن صفدر عرصۂ مردی +
زدار دنیا گشت رحلت گزین + چنین سال تاریخ او شد رقم + کہ بادا مقیم بہشت برین + زمان حکومت انیس برس رہا
اس عہد مین الجملہ [illegible] ایک لاکہہ روپیہ کی جاگیر دار اور دیوان تہی اور منشی بہکہاری داس عہدۂ منشی گری پر مامور تہے

## تذکرۂ برہان الملک نواب شجاع الدولہ ابو المنصور خان صفدر جنگ فدوی احمد شاہ بادشاہ

شجاع الدولہ بسن بیست و شش سالگی بمقام فیض آباد مین بتاریخ چوبیسوین شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۸ ہجری کو مسند نشین ریاست ہوئے اور سولہوین تاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۳ ہجری کو باریاب ملازمت شاہ عالم بادشاہ دہلی ہوکر نائب وزیر ہوئے چونکہ شہر لکہنؤ مین زیادہ قیام نہین کرتے تہے اس سبب سے مقام فیض آباد بارونق ہونے لگا ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۶۴ عیسوی مطابق سنہ ۱۱۷۸ ہجری مین بمقام بکسر فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر سے مقابلہ ہوا اور وجہ مقابلہ یہ ہوئی تہی کہ نواب قاسم علیخان صوبہ دار بنگالہ مقابلہ فوج انگریزی سے شکست کہا کر واسطے استعانت کے پاس نواب شجاع الدولہ بہادر کے اس صوبہ مین آیا تہا اور نواب موصوف اور شاہ عالم بادشاہ دہلی نے کمک دی مگر فتح فوج انگریزی کی ہوئی تصریح اسکی باعث طول ہے خلاصہ یہ کہ نواب ممدوح بجمعیت دس ہزار سوار عین معرکۂ کارزار بکسر سے بسبب نفاق بعض سرداران فوج و رابطہ [illegible] کمپنی انگریز بہادر [illegible] علیحدہ ہوکر بطرف [illegible] وغیرہ کے فیض آباد مین داخل ہوئے اور وہان سے کچہ اسباب [illegible] لکہنؤ مین وارد ہوکر دوسرے روز [illegible] بریلی کو کوچ کیا پس از انقضائے چند ماہ باقرار ادائے پانچ لاکہہ روپیہ آمدنی ملک مقبوضہ حدید سے [illegible] ذوالحجہ سنہ ۱۱۷۸ ہجری کو سرکار کمپنی انگریز بہادر سے صلح کی اور بعد صلح کے مقام فیض آباد کو مسکن قرار دیا اور عمارات عمدہ و دیوار شہر پناہ تیار کرائی اور بعد چند سال کے سوائے احاطہ چوک و احاطہ دیگر بطرز جدید بنائے اور بازار ترپولیہ واقع چوک علاوہ دیگر باغات وغیرہ تعمیر کئے اس عہد مین ملک روہیلہ بہی شامل صوبہ اودہ ہوا مجمل

شرح اوسکی یہ ہے کہ سنہ ۱۷۷۱ع مین مرہٹون نے دہلی کو فتح کیا اور شاہ عالم بادشاہ کو
قید کرکے قصد تاراج ملک روہیلہ کا کیا افغانان یعنے روہیلون نے خوف کہا کر نواب
شجاع الدولہ صوبہ اودہ سے مدد چاہی اور تین لاکھ روپیہ دینے کو اقرار کیا اوسوقت مرہٹہ
دریاے گنگ پر پہونچ گئی تہے نواب اودہ بوجہ بعض واقعات ملک اودہ ملک روہیلکہنڈ تک
نہ پہونچ سکے اودہر مرہٹہ عبور دریاے گنگ کرنا چاہتے تہے ادہر روہیلہ نواب سے خواستگار
مدد تہے حتی کہ مرہٹہ ملک روہیلون کا غارت کرلے گئے تب نواب اودہ نے روہیلون سے
روپیہ حق الاعانت طلب کیا روہیلون نے اوسکے دینے مین انکار کیا آخرکار بمقام
فتح گنج کہ شہر بریلی سے بمسافت پندرہ کوس واقع ہے فیمابین نواب اودہ و روہیلون
کے معرکہ کارزار گرم ہوا آخرکار روہیلون کی شکست ہوئی تمام ملک روہیلکہنڈ قبضہ اقتدار
نواب اودہ مین آیا مگر نواب اودہ نے برطبق سفارش صاحبان انگریز کسیقدر ملک مفتوحہ
اپنی مین سے فیض اللہ خان روہیلہ کو دیا الغرض اسوقت تک علاوہ توپخانہ وغیرہ اسی
ہزار سپاہی تلنگہ سرخ پوش و چالیس ہزار سپاہی سیاہ پوش ملازم ریاست تہی اور ان
سرگروہ سید احمد بانسی والا جسکے ہمراہی کی ساتہ بندوقین انگریزی اور توڑیدار تہین
مقرر تہا سوارون کے رسالے اور بڑے بڑے عالیخاندان مثل مرزا نجف خان و بیگ خان و مرہٹہ وغیرہ افسر تہے اور دو سو
فرانسیس رفیق و ملازم تہے جو ہمیشہ تعلیم پلٹن و طیاری توپ و سامان حرب مین مصروف
رہتے تہے اور علاوہ اسکے خواجہ سرایان و غلامان خانگی کا ایک گروہ تہا اور رکاب مین شہزادگان مثل
نظام علیخان ابن نظام الملک دکہنی و ضابطہ خان و نواب ذوالفقار الدولہ نجف خان ...
سید معین خان بہادر مع لشکر ثابت خانیان و فوج بوندیلہ و چندیلہ و محمد بشیر خان مع رسالہ
سوار و پیادہ اپنی شہر فیض آباد مین رہتے تہے اور بائیس ہزار ہرکارہ و جاسوس مقرر
تہے اور اس انتظام سے پونا و دکن سے ساتوین روز اور کابل سے گیارہوین روز خبر پہنچتی تہی
راقم نے بسبب طول ہونے کے زیادہ تصریح مناسب نہین جانی مگر جسقدر حال ان عہد کا بیان

کیا ہے وہ اسواسطے ہے کہ بعد انقلاب زمانہ کے اس شہر کی ثروت وحال انتظام
اس کیفیت اور شان پر تھا الغرض نواب موصوف نے بعمر چہل وپنج سالگی کی تاریخ بیست
و دوم ۲۲ شہر ذیقعدہ ۱۱۸۸ ہجری کو وفات پائی اور گلاب باڑی واقع فیض آباد مین دفن
ہوئے اور بعد چند روز کے حسب خواہش انکا جسم شاہجہان آباد کو بھیجے گئے تاریخ وفات مندرجہ ذیل
سے **تاریخ** چون شجاع صفدر منصور برہان جلال + رفت سوی ملک باقی زین سرای
برگزیدہ + شد شجاعت بیسر و بے پا سخاوت عزم نیز + تاج خود را بر زمین از گریہ زاری فگند +
اس عہد مین میجر پلیر صاحب رزیڈنٹ سرکار کمپنی انگریز بہادر کی طرف سے رہا — اور دیوان
راجہ صورت سنگہ - منشی - راجہ کشن سنگہ - عہد حکومت اٹھارہ ۱۸ برس - تعداد فرزندان -
چوبیس ۲۴ اور بنات بارہ ۱۲ -

## تذکرہ آصف الدولہ بہادر وزیر

عمدۃ الملک مدار المہام وزیر الممالک اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان
صفدر جنگ شجاع الدولہ یحیی خان آصف الدولہ ہزبر جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند
فدوی شاہ عالم بادشاہ فرزند نواب شجاع الدولہ بہادر عرش منزل نے ۱۱۸۸ ہجری مین بعمر
بیست وہفت سالگی کے مسند ریاست موروثی کو زینت بخشی اور لکھنؤ کو ریاست گاہ بنایا
اور بہ طبق ایما سرکار کمپنی کے گورون کو جو ملازم ریاست اودہ تھے برطرف کیا
اور بوجہ اقرار حفاظت اپنی ملک اودہ کی کل محالات متعلقہ راجہ چیت سنگہ یعنے بنارس
جونپور اور متعلقات اوسکی کو ایک ملک وسیع مع مال وسایر کے سرکار کمپنی کو دیدیا نسبت
اس ملک کے بعض مورخین کا قول ہے کہ نواب سے اس ملک کو مختار الدولہ نے جو نائب
تھا اپنی کارسازی سے نکلوا دیا بخوشی یہ امر ظہور مین نہین آیا تھا اور نواب کا ایک ذکر یہی
ہے کہ نواب نے چاہا کہ دریاے سرجو پائین عمارت سمن برج کے دریاے سرجو موج مارتے
لہذا انہون سے کہا کہ جس تدبیر سے ہو یہ دریا سرجو نیچے سمن برج کے جاری ہو ورنہ

سلیمان

متعلقہ صفحہ ۲۴
نواب آصف الدولہ بہادر



॥ नबावआसफ़द्दौलाबहादर ॥ श्री ॥

مسلمان کر ڈالین برہمنون نے بعد اندیشہ سکے واسطے بخشش مادہ گاؤ دان کی کہا اور خود دینی عقائد
مذہبی کی موافق پرستش و عبادت مین مصروف ہوئے نواب نے بر طبق ہدایت برہمنون کی مادہ گاؤ دان
مع پرستش زر و شاہجہانی طلا عطا کین و دریائے سرجو بفور اس عمل کی پائین شمن برج کی گذر گیا
لیکن بعد چند روز کے عمارت شمن برج شق ہوگئی مگر یہ بابت دنیا مین یادگار رہگئی القصہ
نواب نے جب لکھنؤ کو قیام گاہ بنایا تب اکثر امکنہ عمدہ تیار کرائے جنکا ذکر تیاری امکنہ رئیسان
اس خاندان مین مفصل بیان ہوگا اوسوقت سے شہر لکھنؤ نے زینت پائی روز بروز آبادی ترقی پر
ہوئی اور اکثر ہر شہر و دیار کے لوگ آکر یہین بسنے لگے ۔ اس عہد مین انتظام ریاست کا
بموجب عہد نواب شجاع الدولہ بہادر کے بدستور رہا منجملہ تین جدید باتون کی جو خلاف
عہد نواب شجاع الدولہ وقوع مین آئین دو باتونکا حال یعنی علاقہ راجہ چیت سنگھ کا قبضہ سرکار
کمپنی انگریز مین آنا اور گورنکا ریاست اودھ سے موقوف ہونا اوپر بیان ہوچکا تیسرا امر یہ کہ
آٹھ ہزار فوج جنگی از روی عہد منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر بابت حفاظت ملک اودھ
بمقام سلطانپور و سیتاپور رہا کرتی تھی اور اسکی تنخواہ مالگذاری ریاست اودھ سے ملتی تھی برخاست
ہوئی اور فوج نظامت مامور ہوئی قصہ کوتاہ نواب آصف الدولہ بعد حکومت بیست و سال
بعمر پنجاہ و یکسال و چند ماہ بتاریخ اٹھائیسوین شہر ربیع الاول ۱۲۱۲ ہجری کو اس دنیائے ناپائدار
سے عالم جاودانی کو سدھارے امام باڑہ تعمیر کردہ خاص واقعہ لکھنؤ مین دفن ہوئے تاریخ
وفات کی ذیل مین درج ہے مصرعہ آصف الدولہ بفردوس برین منزل کرد (مفصل عملہ)
دیوان راجہ صورت سنگھ و راجہ ٹکیت رائے ۔ منشی راجہ جھوندن لال و بخشی بھولاناتھ
نائب مختار الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان کابلی و مختار سرافراز الدولہ حسن رضا خان مرحوم
تفضل حسین خان ۔ رزیڈنٹ جان برسٹو صاحب بہادر ۔ مسٹر الیوس صاحب ۔ مسٹر چیری صاحب

## تذکرہ وزیر علیخان وزیر پسر خواندہ آصف الدولہ

وزیر علیخان نے بعد وفات نواب آصف الدولہ جناب مغفور مسند ریاست کو زینت دی صفا سے

مسند ریاست پر قبضہ پایا اور بعد حکومت پنج ماہ دو یوم بوجہ شبہ نسب کے حق وراثت
کے باستر ضائے بیگمات و اہلکاران باعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر حکومت ریاست سے
معزول ہوکر بمقام بنارس پہنچے گئے اور بعدہ وزیر علیخان بالزام قتل مسٹر چیری صاحب
وغیرہ جسکا ذکر کچھ ضرور نہیں ہے بنارس سے آوارہ ہوکر بمقام جے نگر گرفتار ہوا اور جسقدر روپیہ
بتاریخ دگر گرفتاری مین معرفت اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر خرچ ہوا ریاست اودہ سے
سرکار کمپنی کو وصول ہوا ہنگام گرفتاری سے تا حیات کلکتہ مین قید رہے ۔

رزیڈنٹ لمسڈن صاحب بہادر ۔ مختار ریاست تفضل حسین خان ۔ دیوان راجہ ٹکیت راے
منشی راجہ بہولاناتہہ بخشی خوشحال راے

## تذکرہ نواب سعادت علیخان خلف نواب شجاع الدولہ برادر نواب آصف الدولہ

نواب سعادت علیخان جو بسبب نا اتفاقی رئیس سابق اودہ کے بنارس مین مقیم تھے بتاریخ بیستوم شعبان ۱۲۱۲ ہجری سن چہل و پنج سالگی مین لکھنؤ کو پہنچکر مسند ریاست موروثی اودہ کے مالک ہوئے اور بلقب یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان سالار جنگ نامزد ہوئے چونکہ نواب سعادت علیخان بہادر کی ہوشیاری مشہور ہے بعد حصول ریاست انتظام ملگذاری مین مصروف ہوئے اور کارروائی سابقہ پسند نکر کے انتظام جدید کیا یعنے عہدہ نیابت شمس الدولہ نجم الملک مرزا احمد علیخان بہادر صولت جنگ اور عہدہ دیوانی نصیر الدولہ فارس الملک محمد علیخان بہادر سپہدار جنگ فرزندان خاص کو دیا اور محکمہ عدالت واسطے انصاف و تصفیہ معاملات قرضہ وغیرہ کو جداگانہ مقرر کیا ۱۲۱۳ ہجری مین صاحب عالیشان میرویل ہنری صاحب بہادر لکھنؤ مین وارد ہوئے باتفاق و استصواب کرنیل اسکاٹ صاحب بہادر رزیڈنٹ بابت جایداد بعضی از معمولات و مرسولات قدیمہ و جدیدہ و تنخواہ سپاہ انگریزی کہ ممالک محروسہ اودہ مین مقرر تھی سند حصہ ملک منجانب سرکار کمپنی انگریز بہادر ہوئے نواب موصوف فی تاریخ سوم رجب سنہ ۱۲۱۶ ہجری

نصف ملک قدیم وجدید کہ جمع اوسکی اوسوقت مین ایک کروڑ پینتیس لاکھ تینتیس ہزار چار سو
چہتر روپیہ کی تھی سن ابتدای [illegible] فصلی سے تفویض سرکار کمپنی انگریز بہادر کردیا اور باقی
لینے سرکار لکھنؤ۔ اودہ۔ خیرآباد۔ بہرائچ۔ سلطانپور۔ بیسوارہ کہ جمع اوسکی بھی اوسقدر
تھی اپنے تحت حکومت مین رکھا اور وثیقہ عہد وپیمان حسب دستور مورخہ تاریخ مذکور
مرتب ہوکر فریقین کی قبضہ مین ہوا نواب گورنر جنرل مارکوس ولزلی صاحب بہادر بعد نواب
سعادت علیخان بہادر سے بمقام کانپور ملاقی ہوکر سمت کلکتہ عازم ہوتے واسطے انتظام اس
ملک کے جو ریاست اودہ سے حاصل ہوا کانپور مین واپس آئے اور ہنری ولزلی ملقب بہ لفٹنٹ
گورنر بہادر اور منتھیو لسلی صاحب بہادر اور آر ج مالد سٹنسٹن صاحب بہادر۔ اور
کمبل صاحب بہادر منصب کمشنری پر مقرر ہوئے اور صاحبان ممدوح نے شہر شعبان میں شہر بریلی کو
جو دار الحکومت مقرر تھا اس ملک کو سات حصوں پر تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کو ضلع قرار دیا ضلع بریلی
ضلع مرادآباد۔ ضلع اٹاوا۔ ضلع فرخ آباد۔ ضلع کانپور۔ ضلع گورکھپور۔ ضلع جلال آباد
ضلع فرخ آباد کہ قبل اسکے نواب ناصر جنگ پسر نواب مظفر جنگ ابن نواب احمد خان
بنگش کی زیر حکم تھا اور مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالانہ بطریق پیشکش خزانہ ریاست اودہ مین
معرفت نواب موصوف داخل ہوتا تھا۔ دوم شہر صفر ۱۲۱۸ ہجری کو ضمیمہ ملک انگریزی ہوا
جسکی آمدنی حسن انتظام سے ایک کروڑ پچتر لاکھ پہونچی اور گریم مرسر صاحب بہادر سکرٹری
نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ضلع فرخ آباد مین کلکٹر مقرر ہوئے چنانچہ صاحب ممدوح
نے بتحریر عہدنامہ عوض ملک مرقوم کے زر نقد واسطے مصارف نواب موصوف بیلنے
ناصر جنگ کو مقرر کیا۔ واضح ہو کہ مصنف عمادت السعادت نے دربارہ تقسیم ملک کی یون
تحریر کیا ہے کہ سنہ مذکور مین نواب گورنر ولزلی صاحب بہادر کلکتہ سے کانپور کو تشریف
لائے نواب سعادت علیخان بھی ملاقات کو گئے گورنر ممدوح نے نصیحت آمیز فرمایا
تاکید زر بضرورت جنگ پونا پالی نواب صاحب سے کہا نواب سعادت علیخان بہادر

بھیجا اور لکھا کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ بسبب خاص ہماری ضرورت کے سال بسال لندن کو
نہیں بھیج سکتا لہذا ملک میان دوآب و روہیلہ سرکار کمپنی کے تفویض ہونا مناسب ہے
اور تقسیم کر دیا قبل از تقسیم یہ ملک بیچ گنگا کے جسکا نام ہردوار ہے اور میان دوآب الہ آباد
سے جہانگیر نگر تک اور شاہجہانپور سے بنارس تک ہے اور جسکی اراضی مزروع و غیر مزروع
سوائے بنارس کی چودہ کرور بیگھہ پختہ از روے مساحت تھی نواب کی قبضہ مین تھا عہد آصف الدولہ
مین جو فوج کہ بضرورت حفاظت اس ملک کی از روے عہد نامہ نوکر سرکار کمپنی کی تھی چھپن لاکھ
ستتر ہزار چہ سو اٹھہ روپیہ بابت تنخواہ اسی فوج کی ریاست اودہ سے سرکار کمپنی کو دیا جاتا
تھا نواب سعادت علیخان بہادر نے بلحاظ رضامندی و آسانی وصول زر نصف ملک ایک کروڑ
پینتیس ہزار چار سو چہتر روپیہ کا دیا جسکے حساب سے اٹھتر لاکھ بیالیس ہزار آٹھ سو روپیہ زیادہ
فائدہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا ہوا اور تنخواہین ملازمان شمس النسا بیگم صاحبہ اور بہو بیگم صاحبہ
بنات نواب آصف الدولہ و نواب شجاع الدولہ بہادر و اولاد حیدر بیگخان پیشدست
حسن رضاخان مدار المہام عہد نواب آصف الدولہ بہادر و تحسین غلام بتحریک اہالی
سرکار کمپنی انگریز بہادر نواب سعادت علیخان نے مقرر کردین ۔ اور سنہ ۱۲۱۱ ہجری مطابق سنہ [illegible] عیسوی
بطبق ضرورت سرکار کمپنی انگریز بہادر کو بہت سے گھوڑے دیئے اور نواب سعادت علیخان بہادر نے
انتظام اس ریاست کا حسب قاعدہ و تجویز خاص کیا ۔ مشہور ہے کہ نواب نے خوبی انتظام
و حسن بند و بست سے اپنی مدت حکومت مین بائیس ۲۲ کروڑ روپیہ خزانہ ریاست اودہ مین جمع کیا
اور از تحقیقات لارڈ ولسلی صاحب بہادر بعد منہائی خرچ کے تیرہ ۱۳ کروڑ معلوم ہوتا ہے
قصہ کوتاہ نواب ممدوح کو بعد حکومت اٹھارہ سال سن شصت و سہ سالہ تاریخ بیست و سوم ۲۳
شہر رجب ۱۲۲۹ ہجری روز سہ شنبہ وقت شب کو دیوان ریاست نے زہر دیکر ہلاک کیا اور مکان
خلعت ارشد نواب غازی الدین حیدر خان بہادر واقع لکھنؤ مین دفن ہوئے اور مقبرہ تیار
ہوا مصرعہ تاریخ وفات ۔ آہ شد گنج سعادت بزمین ﴿ رزیڈنٹ لمسڈن صاحب بہادر

کرنیل ولیم اسکاٹ صاحب بہادر۔ کرنیل کالنس صاحب بہادر۔ کرنیل جان بیلی صاحب بہادر
دیوان ابتدا ہین۔ راجہ ٹکیٹ رای۔ بعد اوسکی نصیر الدولہ متذکرہ صدر۔ بخشی راجہ طارام۔
راجہ بہولا ناتہ۔ بخشی ہولاس رای۔ مجلس رای۔ شمار فرزند۔ چہار دختر

## تذکرہ نواب غازی الدین حیدر خان بہادر خلف اکبر نواب سعادت علیخان بہادر حضرت جنت آرامگاہ

نواب غازی الدین حیدر خان بہادر نے سن چہل و دو سالگی مین تاریخ ستائیسوین شہر رجب سنہ ۱۲۲۹ ہجری کو مسند ریاست کو زینت بخشی اور بہ لقب یمین الملک مدار المہام اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ رفیع الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی محمد اکبر شاہ بادشاہ نامزد ہوئے اور شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین تمغا عنایتی شاہ لندن کا پایا اور بطریق خود مختاری ملک اور باستصواب سرکار کمپنی انگریز بہادر سکہ زر بنام نامی خاص جاری کیا سکہ عبارت طرف اول۔ سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن + غازی الدین حیدر عالی نصب شاہ زمن + عبارت طرف دوم۔ سنہ احد دار الامارۃ و تصویر سنہ جلوس شکل مدور خط نستعلیق۔ اور تاریخ اٹھارہوین شہر ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ ہجری کو نواب معلی القاب بتحریک واستدعای نواب گورنر جنرل بہادر کے لقب وزارت موقوف کرکے مخاطب بشاہ زمن ہوئے یعنے حسب دستور شاہان قدیم کے تخت نشین ہوئے اور تعظیم اور آداب اسین ریاست کی مثل بادشاہون کی مقرر ہوئی اور خطاب ہر ایک اہلکار اور دفترون کی ترجمہ ہوا اور طریقہ تحریر احکام نے بھی مانند ریاستہای شاہی کی رواج پایا اور شہر لکھنؤ نام ور بدار السلطنت لکھنؤ ہوا الغرض فیما بین سرکار کمپنی و بادشاہ یعنی غازی الدین حیدر شاہ زمن کی بہت رضامندی رہی بلکہ ایک تحریر بجانب اشرف الامرا لارڈ مائرا صاحب بہادر گورنر جنرل بہادر حضرت شاہ زمن کی نام آئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مقدمہ مین توسل سرکار

انگریزی کا نڈ ہو نڈ سے بادشاہ اپنے ملک کا مالک ہے اہل غرض کو بادشاہ سے عرض کرنا چاہئے
رزیڈنٹ کو امور سلطان مین دخل نہین ہے - اور بادشاہ نے بعد تخت نشینی کے سکہ زرین عبارت
طرف اول بدستور رکھی مگر عبارت طرف دوم مین - سنہ ۱۲۳۵ ہجری - سنہ جلوس مینت مانوس
صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ بیچ تصویر تبدیل کر دی - اور اس بادشاہ نے مبلغ دو کرور
پچاس لاکھ روپیہ بطور قرض حسب ضرورت سرکار کمپنی کو بدفعات یعنے اول مرتبہ ایک
کروڑ اور دوسری مرتبہ ایک کروڑ وقت مہم گورکھا - اور تیسری مرتبہ پچاس لاکھ دیا - اور
وقت مہم نیپال کے تین سو زنجیر فیل مع اخراجات متعلقہ اونکے بھیجے - اور بعد حکومت چودہ
برس کی عمر چھپن سال مین تاریخ ستائیسوین ربیع الاول ۱۲۴۳ ہجری روز شنبہ یوم دیوالی کو
وفات پاکر مقبرہ نو تعمیر نامزد یہ شاہ نجف مین دفن ہوئے **تاریخ وفات** از روی بکا واہ
گفتم + حیدر بہ نجف مقام بگرفت + دیوان راجہ دیا کرشن - و مہاراجہ نول کشن - و
افتخار الدولہ مہاراجہ میوا رام - و راجہ بھوانی پرشاد - و امید رائے - منشی راجہ بھولا ناتھ
و رد تق علیخان - بخشی مجلس رائے - رزیڈنٹ - منکٹن صاحب بہادر - ریجار ڈ اسٹر ...
صاحب بہادر - کپتان بیکس صاحب بہادر - سست ریٹر صاحب بہادر - مارڈ نٹ
ریکٹس صاحب بہادر - وزیر - شہامت و عوالیمرتبت حشمت و عوالیمنزلت اعتضاد
سلطنت عمدۃ الامرا مدار المہام برادر عزیز نواب معتمد الدولہ مختار الملک سید محمد خان بہادر
ضیغم جنگ یار وفادار - فرزند - نصیر الدین حیدر - جنکو بطن بادشاہ بیگم سے نہین قرار دیتے
ہین - ایک دختر بطن بادشاہ بیگم سے تھی

واضح ہو کہ راقم نے بیان تسمیہ ملک اودہ مین مع تمثیلات کے حتی الوسع خامہ فرسائی کی ہے کہ
شہر لکھنؤ ریاست گاہ و تخت نشینی کا مقام ہوا لہذا وجہ تسمیہ شہر لکھنؤ کی لکھنا ضرور ہے
ظاہرا ضرب سکہ زر بنام صوبہ ملک اودہ راقم کی نظر سے بجز سکہ عہد شاہ عالم
بادشاہ جو ذیل مین درج ہے نہین گذرا - سکہ - عبارت طرف اول - سکہ زد بر ہفت کشور ...

سایہ فضل الٰہ - حامی دین محمد شاہ عالم بادشاہ ۰۰ عبارت طرف دوم - سنہ [illegible] ہجری
جلوس میمنت مانوس ضرب [illegible] دار الامارۃ [illegible]

## تسمیہ لکھنؤ

لکھنؤ - طول اسکا ایکسو سولہ ۱۱۶ درجہ تیرہ ۱۳ دقیقہ - اور عرض چھبیس ۲۶ درجہ اونتیس دقیقہ ہے کتاب ہرتیس پوران منجملہ اٹھارہ ۱۸ کتاب ہندوستان تصنیف جناب بیاس جی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت ہرناچھ راجہ جس مقام پر گرا - وہ مقام بنگلہ نخو کہ بہ بیدہ ناخن کو کہتے ہین مشہور ہوا یہ وہی لکھنؤ ہے جو کہ تلفظ لہجہ سے لکھنؤ زبان زد خاص و عام ہوا زمانہ سلف مین دریاے گومتی پر گوون رکھ جس مقام پر قیام پذیر تھے اونکے نام کی مناسبت سے وہ مقام آجتک کوڈیا گھاٹ مشہور ہے۔

مرقوم ہندی لکھنؤ کو منسوب بہ لکھن برادر [illegible] ہین کیونکہ کتب زبان [illegible] لکھن پوری ایک معنی رکھتا ہے [illegible] پایا جاتا ہے کہ جو مقام بہ تکیہ شاہ پیر محمد مشہور ہے اوسکا نام لچھمنا [illegible] تھا اور سید بہمت علی و شوکت علی اولاد سید رکن الدین و شہاب الدین وزیر شاہ مسعود اوس مقام پر قیام پذیر تھے رحیم رحمان و بی بی اسۃ الزہرا اپنا کتخدا اولاد شوکت علی سے اوس مقام پر مقیم تھی مسمی ملیچا راجہ ذات پاسی ٹہا جسکی نام پر ملیح آباد آباد ہے بطریق سیر لکھنا پوری مین آیا بی بی موصوفہ کی حسن و جمال کا شیدا ہو کر درخواست ازدواج پیش کی چونکہ راجہای اس قرب و جوار کی بسبب کثرت جنگ و جدل کے عاجز تھے تین لاکھ روپیہ سالانہ مقرر کرکے سادات کو آباد کرکے متعہد ہو گئے تھے بنا بر ان ملیچا مذکور زبردستی سے باز رہکر درپی تدبیر تھا رحیم رحمان کو درخواست اوسکی سے ملال ہوا مگر از روی مصلحت بمشورہ لکھنا قوم اہیر درخواست ملیچا مذکور منظور کرنا پڑی اور مہلت تین مہینے کی واسطی سرانجام اسباب شادی کی حاصل کرکے سمت قنوج جو کہ

اوسوقت مقام تختگاہ راجگان تہا بغرض تدارک ملیچان مذکور روانہ ہوا اثنای راہ مین
یہ دریافت ہوا پہنچنے لشکر امیر تیمور مقام دہلی مین طرف دہلی کے چلا بمقام تاس گنج کہ
اوسوقت چیتر پور مشہور تہا شیخ عبد الرحیم سرگروہ فوج سے ملاقات کی اور اپنی حال
سے خبردار کرکے داد چاہی شیخ موصوف نے دو لاکھہ روپیہ رحم رحمان کو دیکر کہا کہ
پچاس ہزار روپیہ کی شراب اور پچاس ہزار روپیہ کا غلہ خرید کرو اور ایک لاکھہ روپیہ
جہیز کے سامان مین صرف کرو اور برات طلب کرو اور پانچ روز پیشتر برات آنے سے
ہمکو خبر ہو المختصر رحم رحمان اپنے مکان پر پہنچکر اوسیطور کاربند ہوا طرفثانی یعنی ملیچان مذکور
قریب بائیس ہزار آدمی کے اپنے ساتھ برات مین لایا اور شیخ عبد الرحیم سرگروہ فوج مذکور نے بالا
برطبق اطلاع رحم رحمان کے بیس ہزار سوار و دو ہزار شترنال و دیگر اسباب جنگی کے پہنچکر
قریب بیالیس (۴۲) ہزار آدمیون کے جو برات کے ساتھ مدہوش و مخمور تھے تہ تیغ کیا اور بہت سے
آدمی تاب آتش صمصام خون آشام کی نہ لاکر دریاے گومتی مین غرق ہوئے اور
تین ہزار آدمی کو گرفتار کرکے اپنے ساتہیون کو سپرد کیا اور ضعیف عورتون سے
بوڑہی سر سفید ہوا کر شہر بدر کیا اور بعد اطفای نایرۂ شورش و فساد کے شیخ موصوف نے یہانکی
حکومت ریاست کو بنام روشن زمان خان و عبد الحکیم خان جو کہ خاص فرزند تہے
قایم کیا اور حکم آبادی رعایا جاری کیا رحم رحمان نے مسمی لکہنا قوم اہیر مذکور کو ملازمت
شیخ موصوف مین لیجاکر بسفارش خاص عطای خلعت سے سرفراز کرا دیا اور یہانکی
آبادی کو بمناسبت نام لکہنا اہیر مذکور کے لکہنؤ مشہور کردیا اور عبد الحکیم خان نے حسب
تجویز اپنے پدر بزرگوار کے ایک عمارت بیچ محلہ سنوالی اور محل سنگین واسطے اقامت
اپنے کے قریب نالہ سہریا اور اوسی مقام پر ایک عمارت موسوم بہ دلہیا پردہ دارا
جو تغیر زبان سے دہیاپا مشہور ہوا تیار کرائی
دوسری شرح تسمیہ لکہنؤ کی یون بیان ہے کہ جسوقت محمود غزنوی نے قصد ہندوستان کا

کیا اور سنہ ۴۰۹ ہجری مین پہلی مرتبہ نگرکوٹ کو فتح کیا اور دوسری مرتبہ سنہ ۴۱۴ ہجری مین تھانیسر کو
گھیر کر اہل ہند کو برباد کیا اور مورت سومنات معبد اہل ہند کو مقام غزنین مین لے گیا
ایک درویش مسمی شاہ قیام الدین کہ ہمراہ لشکر تھا جدا ہو کر اس سرزمین لکھنؤ مین پہنچا
اور بسا طیون کی مسجد کے قریب زیر درخت بڑ کے قیام پذیر ہوا اسمی لکھنا قوم اہیر ساکن موضع
متصل کاکوری جو کہ اسی سرزمین مین ہے اپنی مویشیون کو چراتا تھا ایکروز ایک گاومیش اسکی
گم ہوئی اہیر مذکور نے ہر چہار طرف جستجو کی لیکن پتا نہ پایا ازروی اعتقاد شاہ صاحب کی خدمت مین
پہنچا شاہ صاحب نے مراقبہ سے سر اوٹھایا اہیر نے اپنی حاجت کو بیان کیا درویش نے بزبان
فارسی اوس اہیر بے تمیز کو مطمئن کر کے ہٹا دیا اہیر نے آگے بڑھکر گاومیش گم شدہ کو آپ سے تر
پایا اوس روز سے اہیر مذکور ہر روز شیر تازہ شاہ صاحب کے پاس لانے لگا اور خدمت نیت دل سے کرنے لگا
اہیر مذکور برکت خدمت درویش اہل کمال سے روز بروز دولت و کثرت اولاد سے بہرہ ور
ہونے لگا اور پس از حصول حکم حاکم ایک گانون اسی مقام پر آباد کیا جسکا نام درویش صاحب
نے بمناسبت نام لکھنا اہیر کے لکھنؤ رکھدیا جبکہ فقیر صاحب نے قالب عنصری چھوڑا قبر اونکی نیچے
اوسی درخت کے تیار ہو کر زیارت گاہ ہوئی عہد غازی الدین حیدر بادشاہ خلد مکان مین
مسمی میا مظہر علی برادر نواب معتمد الدولہ وزیر نے قبر کو کھدوا کر خاک مین ملا دیا الغرض یہ
وہی لکھنؤ ہے جو عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین نامزد بدار السلطنت لکھنؤ اور عہد
محمد علیشاہ سے عہد واجد علیشاہ تک بیت السلطنت لکھنؤ رہا جب سے ملک اودھ
سرکار کمپنی انگریز بہادر نے قبضہ کیا فقط لکھنؤ رہا سنہ ۱۸۵۸ع مین بشمول دیگر
ممالک ہند صوبہ اودھ بھی قبضہ کمپنی سے نکلکر زیر حکم خاص اعلی الیان جناب ملکہ
معظمہ بادشاہ انگلستان کے ہوا اور یہی نام لکھنؤ آجتک قائم ہے —

## تذکرہ نصیر الدین حیدر

نصیرالدین حیدر نے بتاریخ ستائیسوین ۲۷ شہر ربیع الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۲۵ع بسن بست و
پنج سالگی دارالسلطنت لکھنؤ مین تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور بہ لقب ابوالنصر قطب الدین
سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان نصیرالدین حیدر بادشاہ معروف و مشہور
ہوئے اور سکہ نے یون رواج پایا - عبارت طرف اول - بدہر سکہ شاہی زدہ ز لطف الٰہ
سپہر مرتبہ شاہ زمان سلیمان جاہ + عبارت طرف دوم - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب
صوبۂ اودہ دارالسلطنت لکھنؤ و تصویر - شکل مدور در خط نستعلیق سنہ ۱۲۴۳ ہجری - سکہ دوم -
عبارت طرف اول - سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل الہ + نائب مہدی نصیرالدین حیدر
بادشاہ - عبارت طرف دوم بشرح صدر شکل و خط ایضاً سنہ جلوس و سنہ ۱۲۴۵ ہجری
اس عہد مین بوجہ مقدمہ مہدی علیخان و معتمدالدولہ فیمابین سرکار شاہ و سرکار کمپنی انگریز بہادر
عہد رزیڈنٹی مسٹر ماڈ صاحب بہادر مین نوبت بہ شکوہ و شکایت آئی تھی کہ جو باعث
نیک فہمی لارڈ مسک صاحب بہادر کی فرو ہو گئی بادشاہ نے بنظر رفاہ عام تین لاکھ روپیہ
سرکار کمپنی کو تفویض کیا کہ منافع اوسکا ایکہزار روپیہ ماہانہ باہتمام سرکار کمپنی آیا کرے
معدودے چند محتاجین کو تقسیم ہوا کرے اور تین ہزار روپیہ ماہواری واسطے مدد معاش طالبان علم
اور ایکہزار روپیہ مصارف دارالشفا جس سے بیمارون کو دوا و غذا دیجاوے مقرر کیا
چنانچہ دارالشفا بمقام چوک اور خیراتخانہ بمقام وکٹوریہ روڈ باہتمام حکام وقت بدستور
جاری ہے مگر نسبت جایداد مدد معاش طالبان علم راقم کو نہین معلوم ہوا کہ اوس جایداد کا
کیونکر بندوبست ہے قصہ کوتاہ اسی بادشاہ نے دربارۂ امتناع خرید و فروخت بنی آدم
اشتہارات تاکید جاری کیے اور حسب خواہش رزیڈنٹ بہادر ایکہزار بیگھہ زمین چارباغ
واسطے کمپنی باغ بنانے کو دی اور واسطے خرچ باغ کے کسیقدر تنخواہ مقرر کی اور صرف
کوٹھی رزیڈنٹی کا بیس ۲۰ ہزار روپیہ سے پچاس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا جسکو کرنل لاگت
صاحب رزیڈنٹ بہادر نے ناپسند کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر کو اطلاع دی عہد مسٹر

متعلقہ صفحہ ۳۴

نصیر الدین حیدر بادشاہ اودہ



॥ नसीरुद्दीनहैदरबादशाहअवद ॥ ५॥

مسٹر ریڈک صاحب بہادر مین مبلغ پانسو روپیہ ماہانہ سوای مصارف عمارت تجویز ہوا۔ اور محکمہ استیصال ٹھگی و ڈکیتی کا حسب ایمای صاحب رزیڈنٹ بہادر مقرر ہوا اور جو کہ وقت سرکشی زمیندار کی حسب عہود قدیمہ فوج سرکار کمپنی سے اعانت رئیس ملک اودہ ہوا کرتی تھی عہد مسٹر مارونٹ رکٹس صاحب بہادر مین اعانت سی عذر ہوا جس سے توہمات نفاق فیما بین سرکارین خاص و عام کو پیدا ہوئے۔

اور واضح ہو کہ یہ بادشاہ عہد ولیعہدی مین بوجوہات چند باریابی خدمت ملازمت والد ماجد یعنی غازی الدین حیدر بادشاہ سی محروم رہتا تھا لہذا کارگذاران مقرب شاہی سے کسیقدر عداوت قلبی تھی۔ بنابران ہنگام حصول سلطنت کی و بی ... ارکان دولت قدیم تھا جیسا کہ پہلے معتمد الدولہ وزیر کو کوٹھی رزیڈنسی مین معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر سے قید کرایا لیکن جو کہ عہد حکومت غازالدین حیدر بادشاہ مین معتمد الدولہ کی تنخواہ بذریعہ وثیقہ ضمن قرض موبد مقرر تھی اس سبب سی ذیل حمایت سرکار کمپنی مین آگیا تھا اور بادشاہ کے جبر تشدد سے محفوظ رہا مگر احاطہ دار السلطنۃ لکھنو مین قیام کرنے کو حکم نہین رہا۔ اور دوسری رای امرت لال عرض بیگی جو ایک ذی علم و صاحب مرتبہ عہد نواب سعادت علیخان بہادر جنت آرامگاہ سی منظور نظر رئیسان با توقیر تھی اور غازی الدین حیدر بادشاہ خلد مکان ان کی عادت و دیانت و خدمت سی راضی ہو کر عہدۂ ایشک اقاصی یعنی داروغگی دیوانخانہ پر سرفراز کیا تھا نصیر الدین حیدر بادشاہ نی آغاز سلطنت مین اوسی عہدہ کو قایم رکھکر خطاب راجگی اور اضافہ تنخواہ سی سرفراز کیا مگر چونکہ بادشاہ باطن مین انکی طرف سی ملال رکھتے تھے گرفتار کر لیا اور طرح طرح کی مصیبتون مین ڈالا آخر کو راجہ سابق الذکر نے جب کسیطور حفظ نہ دیکھا کسی حکمت سی بحراست محافظان اپنی مکان پر آئی اور شمشیر آبدار سی اپنی گلی کو آپ کاٹ ڈالا انکی وفات کی تاریخ کا مصرعہ شاعر دن نی یہ رواز رکھا مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ اور تیسری اپنی مادر یعنی بادشاہ بیگم کی ساتھ کہ وہ بھی ان سب بد مزاج تھین

ایسی عداوت کی کہ عہد سلطنت تک بیگم موصوفہ مع فریدون بخت عرف منا جان اس بادشاہ کی عمارت الماس باغ بیرون شہر مین مقیم رہین اور طرح طرح کے فساد فیما بین بادشاہ و بیگم بعمل آئے اور بوجہ اسی نزاع کے بادشاہ نے ابطال وراثت منا جان اپنی حین حیات مین کر دیا۔ المختصر یہ بادشاہ عیش دوست اور فضول خرچ تھا بعد حکومت دس برس نو مہینے دن کی چھتیس برس کی عمر مین شہر ربیع الثانی ۱۲۵۳ہجری مین وفات پا کر کربلای نو تعمیر اندرون کوٹھی مین دفن ہوا۔ اس بادشاہ نے معرفت مارڈ وِنڈ رکٹس صاحب بہادر رزیڈنٹ صاحبات محل وغیرہ کے واسطے تاریخ چوبیسوین شعبان ۱۲۴۳ہجری مطابق یکم مارچ ۱۸۲۸ع کو مبلغ باسٹھ لاکھ چالیس ہزار روپیہ سرکار کمپنی مین داخل کیا تھا جسکا منافع فیصد پانچ روپیہ مقرر ہو گیا اس بادشاہ کیوقت مین رزیڈنٹ۔ مارڈ وِنڈ رکٹس صاحب بہادر۔ کرنل لاکٹ صاحب بہادر۔ سر تامس ہربرٹ میڈک صاحب بہادر کرنیل جان لو صاحب بہادر۔ وزیر معتمد الدولہ۔ اعتماد الدولہ ضیاء الملک نسید فضل علیخان بہادر سہراب جنگ ذی اقتدار وفا شعار منتظم الدولہ بہادر حکیم مہدی علیخان روشن الدولہ محمد حسین خان منیر الملک۔ دیوان مہاراجہ بالکرشن۔ منشی۔ راجہ رتن سنگہ۔ بخشی۔ برای ٹہیر چند۔ وغیرہ تھے۔

## تذکرہ فریدون بخت عرف منا جان

مرزا فریدون بخت عرف منا جان کو بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ کے بوجہ ابطال ولدیت سلطنت نصیب نہوئی اور جو چند ساعت کے واسطے تخت نشین ہوئے تو بسبب چند بد اندیشون کے اس معرکہ نے طول کیا صدہا آدمی قتل ہوئے اور بیست بادشاہ بیگم انگریزون نے گرفتار کر لیا اور قلعہ چنار گڈھ مین قید رکھا جلوس واسطے چند گھڑی کے ۱۲۵۳ہجری کے آخر کو چودہ برس چنار گدہ مین رہکر اسی حالت مین وفات پائی حال مفصل اس جلسہ کا لکھنا کچھ ضرور نہین خلاصہ یہ ہے کہ بایمای کرنل جان لو

صاحب بہادر رزیڈنٹ مکنس صاحب ملازم سرکار شاہی ڈگولزفی سنا جان
گرفتار کیا روشن الدولہ وزیر و دیگر روسا و اہلکاران وقت اوس ... سی
نصیر الدولہ متوسط فی وقت فراری کو ایسی ضرب اوٹھائی کہ اوسکو پیر مین سخت ضرب
آئی یک لنگڑا ہوگیا اور مصطفی خان قندہاری ڈکہ اوسوقت رفاقت مین تھا
جان دی غرض کوئی مرتبہ توہین اور تذلیل کا باقی نرہا اور سرکار شاہی سی مبلغ
بطور مصارف وظیفہ سنا جان مقرر ہوا

## تذکرہ نواب نصیر الدولہ

نواب نصیر الدولہ بہادر نے بتاریخ چوتھی ربیع الثانی ۱۲۵۳ ہجری تریسٹھ برس کی
عمر مین سریر سلطنت کو زینت بخشی اور بلقب ابو الفتح معین الدین سلطان الزمان
نوشیروان عادل محمد علیشاہ بادشاہ خلف وسطی جناب نواب سعادت علیخان
بہادر غفران مآب مشہور ہوئے اور سکہ سیم و زر اپنے نام نامی پر یون جاری کیا
سکہ - عبارت طرف اول - بجود و کرم سکہ زد در جہان + محمد علی بادشاہ زمان
عبارت طرف دوم - سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ
و تصویر - شکل سکہ مدور خط نستعلیق - چونکہ بادشاہ کو لفظ دار ناپسند ہوا لفظ
بیت روا رکھا یعنے دار السلطنت کو بیت السلطنت اور دار الانشا کو بیت الانشا
و بیت الاجرا و بیت الضرب وغیرہ کو قایم کیا اور لفظ صوبہ کو حسب تجویز راجہ کندنلال
و منظوری کمپنی انگریز بہادر آخر ۱۲۵۳ ہجری و آغاز ۱۲۵۴ ہجری مین تبدیل کیا
یعنے صوبہ اودہ سے ملک اودہ ہوگیا راجہ موصوف کو اس تجویز کے صلے مین مبلغ
دو ہزار روپیہ نقد عطا کیا اور سکہ ثانی مین عبارت طرف اول بدستور رہی اور
عبارت طرف دوم مین بجاے لفظ دار السلطنت کے بیت السلطنت اور بجاے
لفظ صوبہ اودہ ملک اودہ ترمیم کی گئی واضح ہو کہ یہ بادشاہ خلف نواب سعادت علیخان بہادر

بن نواب شجاع الدولہ بہادر بوجہ ثبوت حق وراثت کہ از روی استحقاق و رواج عہد
سلطنت غازی الدین حیدر بادشاہ و نصیر الدین حیدر بادشاہ خانہ نشین رہا جب حق
وراثت مرزا فریدون بخت کا نہ ٹھہرا تب باتفاق و مشورہ کار پردازان سلطنت و باعانت
اہالی سرکار کمپنی کے اپنے حق موروثی پر مالک ہوا امر انتظام امور خانگی و امور سلطنت بہ نفس
نفیس ایسا کیا کہ جسکے سبب سے سب خاندان کے لوگ راضی رہے اور ملک کی آمدنی بھی
بہ نسبت سابق کے زیادہ ہوئی یعنے ایک کرور تیتیس [۳۳] لاکھ روپیہ تک نوبت پہنچی
بعضے علاقہ امانی و بعضے اجارہ رکھے اور بنظر رفاہ عام محصول غلہ جو لیا جاتا تھا یکقلم
معاف کیا اور کوا غذات پیشی پر خود تجویز فرماتی تہا اور خوشنودی اہالی سرکار کمپنی میں بدل
مصروف رہے چودہ [۱۴] لاکھ روپیہ حسب اظہار صاحب رزیڈنٹ بہادر بضرورت مہم افغانستان
بکمال خوشی سرکار کمپنی کو بطور قرض پیش کیا اس عہد میں ارباب کورٹ آف ڈیرکٹرس
نے سنہ ۱۲[illegible] ہجری مطابق سنہ ۱۸[illegible]ء میں حکم نافذ فرمایا تہا کہ رعایاے اودہ متوسل سرکار
کمپنی کو چاہیے کہ اول سرکار اودہ میں رجوع کرے صاحب رزیڈنٹ کو کچھ مطلب نہیں
کہ دروازہ بادشاہ پر اپنی دوسری عدالت مقرر کرے المختصر تاریخ چوتھی ربیع الثانی
شب سہ شنبہ کو اڑسٹھ [۶۸] برس کے سن میں وفات پائی اور امام باڑہ حسین آباد تعمیر
کردہ خاص میں دفن ہوئی۔ انکی وقت میں۔ رزیڈنٹ۔ کرنیل جان لو صاحب بہادر
جمس ہاٹن صاحب قایم مقام۔ اور جیمس کالفلڈ صاحب قایمقام۔ میجر لو صاحب بہادر
وزیر۔ روشن الدولہ۔ ظہیر الدولہ مصلح الملک غلام یحیی خان بہادر مقیم جنگ رکن رکین
سلطنت و بہادری اعتضاد سلطنت فدوی خاص۔ منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان
بہادر ذو الفقار جنگ۔ دیوان۔ مہاراجہ بالکرشن بہادر۔ و فخر الدولہ مہاراجہ رتن سنگہ
بہادر۔ اور ریتی رتن سنگہ منشی۔ بخشی۔ قیام الدولہ راجہ ٹیر چند۔ اور پیشدست
میرزا احمد بہادر۔ شرف الدولہ محمد ابراہیم خان (وغیرہ تھے)

# تذکرہ امجد علیشاہ خلف محمد علیشاہ

امجد علیشاہ نے تاریخ پانچوین شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۸ ہجری کو سریر سلطنت پر بعمر چہل سال مین جلوس کیا اور بلقب ابو المظفر مصلح الدین ثریا جاہ سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علیشاہ بادشاہ نامزد ہوئے اور سکہ سیم و زر جو بنام نامی جاری کیا یہ ہے سکہ درجہان زد سکہ شاہی بتائید اله + ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ + اس عہد مین انتظام سلطنت بجز عزل و نصب بعض اہالیان سرکار کے سلسلۂ قدیم پر جاری رہا اور ایک محکمہ فوجداری و پولیس جدید مقرر ہوا جسکا مصارف بتجویز اعالی سرکار کمپنی انگریز بہادر عامور ہوا اور بادشاہ حال نے مبلغ بیس لاکھ روپیہ حسب استدعاے صاحب رزیڈنٹ بہادر وقت آراستگی فوج انگریزی جو افغانستان مین مصروف تہی بطور قرض سرکار کمپنی انگریز بہادر کو پہنچایا اور چہرہ براس اسپ وقت پیش ہوئی جنگ لاہور کے دیئے اور ایک سڑک پختہ حسب آئین سرکار کمپنی لکھنؤ سے کانپور تک بصرف پانچ لاکھ روپیہ کے باہتمام لفٹنٹ میم صاحب بہادر تیار کرائی اور ایک پل آہنی دریاے گومتی کا مابین کوٹھی رزیڈنٹی و چھاونی منڈیانون باہتمام کپتان فریزر صاحب بہادر بصرف تین لاکھ روپیہ کے نصب کرایا غرض کہ اس بادشاہ کو رفاہ خلایق و خوشنودی سرکار کمپنی کا زیادہ خیال تہا کیونکہ اس ملک مین باوجود آمد و رفت اہالیان سرکار کمپنی کسی رئیس نے راستی کی درستی نکی اور متردین و مسافرین کو خصوصاً صاحبان عالیشان کو جو تنگ راہون مین چلنے سے علاوہ تکلیف ناپسند ہی کرتے ہین اور منجملہ انتظام ملک تیاری سڑک صفائی کو ایک عمدہ کام تصور کرتے ہین بڑی آسانی ہوئی اسی عہد مین ایک محکمہ واسطے فیصلہ مقدمات بیرونجات زیر حکم مجتہد مقرر ہوا اور مفتیان شرع ہر ایک قصبات و شہر ملک اودہ مین واسطے انفصال مقدمات کی مقرر کئے گئے تہے الغرض بعد حکومت پنج سال و یکماہ و نہ یوم بعمر چہل و ہشت سال ... تاریخ چبیسوین شہر صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری روز شنبہ مطابق سنہ ۱۸۴۷ع مین انتقال کیا ... آباد واقع حضرت گنج مین دفن ہوئی ۔ اس عہد مین دو عہدہ ...

مختار الدولہ راجہ رتن سنگھ چند ماہ - و بعد مہاراجہ بالکرشن - منشی - فخر الدولہ چند ماہ و بعدہٗ راجہ گندنلال - بخشی - قیام الدولہ راجہ ٹیر چند - راجہ لالجی - فتح الدولہ بہادر - رزیڈنٹ جان لو صاحب بہادر - ہر آنر کلکنسی میجر جنرل سر ولیم ٹاٹ صاحب بہادر - جنرل پالک صاحب بہادر - کپتان سکپیر صاحب بہادر - ٹامس ریڈ لوس صاحب بہادر - کرنیل رچمنڈ صاحب بہادر تھی - وزیر امین الدولہ - منور الدولہ - وبہر - امین الدولہ - وغیرہ تھی

## تذکرہ واجد علیشاہ

جبکہ امجد علیشاہ دنیای فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے میرزا واجد علی ولیعہد حسب دستور دولتخانہ قدیم سے بمعیت کپتان ہالکنس صاحب بہادر دار الامارۃ سلطانیہ مین تشریف لائے ایوان گلستان ارم مین کہ جہان صاحب رزیڈنٹ بہادر بمعیت دیگر صاحبان موجود تھے رونق بخش ہوئے صاحب رزیڈنٹ بہادر نے کلمات تعزیت زبان پر لاکر واسطے جلوس تخت موروثی کے التماس کیا الحاصل بعد گذرنے ۹ ساعت و سی و پنج دقیقہ شب کی بتاریخ ستائیسوین شہر صفر سنہ ۱۲۶۳ ہجری پچیس برس کی عمر مین عمارت بارہ دری مرصع مین بعد ادای نماز شکرانہ عقب اورنگ خلافت کی سریر سلطنت پر جلوس فرمایا جسکی تاریخ یہ ہے تاریخ زیب تاج و تخت شد شاہ زمان واجد علی + صف شکن صفدر صف آرا صاحب تمکین و فوج + اختر تابندہ بر اوج سعادت شد بلند + مشتری با زہرہ در برج اسد گردیدہ زوج + فکر تاریخ چون باوج آسمان تاریخ جست + زہرہ با الحان سرودہ آمدہ اختر باوج + اور سکہ کو یون رواج پایا - سکہ - سکہ زد بر سیم و زر از فضل تائید الٰہ + ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ + اور بہ لقب ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ غازی مشہور ہوا سے - صاحب رزیڈنٹ بہادر حسب آئین قدیم اوس کرسی پر جو بہا تخت کی جانب راست کی تھی جاگزین ہوئے اور انگریز موجود استادہ رہے اکیس فیر توپ اضراب انگریزی سے

متعلقہ صفحہ ۴۰

حضرت واجد علی سلطان عالم بادشاہ



॥ हज़रत वाजद अली सुलताने आलम बादशाह ॥

بابت مبارکبادی کے سر ہوئین اور مردم رجمنٹ نے بندوقین چھوڑائین اور اکادون
بکار توپس ہر سہ توپخانہ یعنی توپخانہ عنایتی۔ توپخانہ اردلی گولہ افگن۔ توپخانہ خسروی قمر افگن
سر ہوئے اور جملہ مراتب تخت نشینی کی ادا ہوئے بعدہ صاحب رزیڈنٹ بہادر رخصت ہوئے
اور حضرت سلطان عالم بسواری تخت ہوادار محلسرائے خورد واقع گلستان ارم مین رونق افزا
ہوئے اور زبان خاص سے الہام البیان دولت دار رکین سلطنت کو واسطے اجرای فرمان مشعر اس مضمون کے بنام
خبر جلوس میمنت مانوس ولیعہدی اشارہ فرمایا جسکی تعمیل میر منشی راجہ کشن لال بہادر نے فوراً کی اور
فرامین بنام عمال جاری ہوگئے جسکی اصل نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے

## نقل فرمان بنام عمال ممالک اودھ

بیست و ششم ماہ صفر ۱۲۶۳ ہجری جناب رضوان مآب ابو المظفر مصلح الدین ثریا جاہ
سلطان عادل خاقان زمان محمد امجد علی شاہ جنت مکان این جہان فانی و خاکدان
ظلمانی را گذاشتہ بعلیین تمکین فرمودند و ما بطالع و اقبال باستحقاق وراثت بعنایت
الٰہی و تائید سرکار دولتمدار انگریز کمپنی انگریز بہادر بر سریر سلطنت موروثی جلوہ
فرمودیم لہذا فرمان قضا جریان شرف صدور می یابد کہ بجمعی و اطمینان تمام بر عہدۂ
مفوضہ خود مامور بودہ دقیقہ از دقایق حزم و ہوشیاری نامرعی و مہمل نگذارد و احدی از
فساد پیشگان و متمردان را سر بر داشتن ندہد و مالواجب سرکار بمعرض ایصال در آوردہ
ارسال دارد و درینصورت ہر آئینہ مورد انظار عاطفت خواہد شد و مدار المہامی این سرکار دولت
ابد پایدار بدستور متعلق برکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و شہریاری عمدۃ الامرا
مدار المہام وزیر الممالک امین الدولہ عمدۃ الملک امداد حسین خان بہادر ذو الفقار جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی خاص جان نثار وابستہ سوال و جواب امور مرجوعہ مشار الیہ در
حق خود موثر پندارد

بعدہ ہوسکی نواب گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمت مین ایک محبت نامہ مشعر اطلاع جلوس تخت

سلطنت بادشاه نے ارسال کیا نقل اوسکی یہ ہے —

## نقل محبت نامه

قادر ذو العز و الجلال ریاض دولت و اقبال اریکه آرای سلطنت و حشمت و رونق بخش
سریر شوکت و عظمت را بآبیاری سحاب عنایت خویش مدام شگفته و خندان و مخضر
ریان دارا د اما بعد بر ضمیر منجلی نظیر مخفی و محتجب نماند بتاریخ بیست و ششم ۲۶ شهر جمادی سنه ۱۲۶۳ هجری
جناب رضوان مآب اعلیحضرت جنت مکان والد ماجد طاب ثراه و جعل الجنة مثواه
ازین جهان فانی و خاکدان ظلمانی ارتحال فرموده بجنت الماوا جاگزیدند بهجوم غموم حالتی
طاری بود که از ماهی تا ماه و داغ جگر و از زمین تا آسمان شعار بر مینمود گاه سیل اندوه و الم
رخت سکون و شکیب را بآب میداد و گاه آتش یاس و اضطرار خرمن صبر و قرار می فتاد
دران هنگام غم انضمام صاحب بسیار مهربان دوستان لفٹنٹ کرنل اے ایف
رچمنڈ صاحب بهادر ریزیڈنٹ که جانشین آن اریکه آرای سلطنت و حشمت بود دوست
صمیم این نیاز مند بارگاه صمدیت جلب قدرته اند علی الفور آمده در حین اژدهام و ملال
بکلمات تسلی و تشفی دل بیقرار و خاطر پر اضطرار تسکین دادند و از ته دل شریک حال [illegible]
مانده و آنچه صلاح و صوابدید این دولت بوده دقیقه از دقایق جد و جهد مهمل و نا مرعی
نگذاشتند و شب بیست و هفتم ۲۷ شهر مذکور که بصلاح صاحب موصوف بر سریر سلطنت موروثی
جلوس کردم حسب دستور آئین سلطنت حاضر گردیده بگذرانیدن نذر مورد انظار
بامهنیت شدند از انجا که استحکام این سلطنت ابد بنیان و استقرار دولت این دودمان
عالیشان بعد تائیدات ایزد منان جل جلاله و عم نواله از مدت مدید زمان بعهد
وابستهٔ اعانت و امداد سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بهادر بوده و هست مهذا سوای
آن رونق بخش سریر شوکت و عظمت شفیق غمخوار و مونس شفقت شعار ندارم دران حالت
اضطراب و اضطرار سرمایهٔ تسکین خاطر اخلاص آئین همین بوده که آنچه شایان گزیدگان

گر بکار رو فرمانروایان عالیمقدار است از طرف آن کرمفرما ہموارہ بمقتضای شعور خواہد بسپید
نتایج آن مراتب محبت و وداد و مودت و اتحاد فیما بین دولتین عالیتین روبافزونی و ترقی
مترقی خواہد گردید الحمد للہ کہ آنچہ متیقن بود بر نہج احسن بسمت وقوع پیوست آنچنی
آمود صفا و ضمن تلطف آثار محررہ بیست و دوم ماہ فروری ۱۸۸۲ع مسیحی متضمن مضامین
تضمین شفقت و عاطفت تشفی و طمانیت دل اخلاص منزل چنانکہ باید صورت بست آیندہ ہم
از لطف و کرم آن فرازندۂ لوای عز و اقبال مرجو و متوقع است کہ ہر گونہ مدد و اعانت
و لطف و رافت نسبت باخلاص کیش مبذول خواہد ماند و در ہر بابے آنچہ باعث شہود
و بہبود این دولت خواہد بود و از ان طرف بعمل خواہد آمد و نظر مخلص نوازیہای سامی
صاحب جانشین موصوف کہ دوست صمیم و بدل خواہان بہتری این سلطنت اند بصلاح
نیک ہر قسم سرسبزی و بلندنامی این سرکار ملحوظ خواہند داشت و ہر آیینہ ہمین باعث حسن
تمشیت اوامر و نواہی مخلص بیرپا گردیدہ منتج انتظام و انتساق سلطنت و رفاہ و فلاح
رعایا و برایا خواہد بود۔

اس بادشاہ فرادائیل مین پہلا دستور یہ مقرر کیا کہ چوبی صندوق سڑکون پر رکھوا دیئے
اور وہ صندوق نامزد بہ مشغلہ سلطانی ہو کر ان معتمد متعلقہ سواری خاص کے سپرد کیے
کہ ہر شخص مظلوم و داد خواہ بغیر دقت و مزاحمت حاجب و دربان و توسط غیری و سفارش
شخصے و بیخوف و خطر و اندیشہ انتقام و اقتدار طرفثانی جو کچھ کہ ماحصل اسکی عرضی لکھکر
صندوق مذکور میں داخل کیا کرے چنانچہ بذریعہ کارروائی جدید داد خواہان نزدیک و دور
بذریعہ صندوق اپنی دلی حال ظاہر کرنے لگے اور بادشاہ بہ تعمیل قواعد عدالت طلوع صبح سے
آدھی رات تک ایکدم استراحت نہین فرماتے اور بملاحظہ عرضداشت سائلان و اہل
معاملات و مرفوعات ارباب حاجات و قراطیس وقایع بلاد و قریات اور فیصلہ عرست
رو داد زبانی عرض بیگمات و خواہش مندان بحضور خاص سے لیتے تعرض و تعلق تمہیدات

و اجرائے احکام و داد و ہی مستغیثان و تقرر جفا پیشگان و تنقیح مقدمات ملکی و مالی و تقرر
وظائف ادانی و اعالی مصروف رہتے اور جسقدر عرضیان بذریعہ صندوق جمع ہوتین دستخط
خاص سے مزین ہو کر بحاضری فریقین پیشگاہ خاص سے تعمیل ضابطہ کیواسطے دفترون میں بھیجی جاتی تھین
مختصر کہ اکثر مقدمات بتجویز خاص بادشاہ تصفیہ ہوتے اور پس از چندماہ معاملات ملکی وغیرہ کا
بند و بست اچھا نہ دیکھا تب امین الدولہ وزیر کو موقوف کیا اور بتاریخ بیست و دوم شہر رجب
سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق پنجم اگست سنہ ۱۸۴۷ع عہدۂ وزارت کو بنام نواب علی نقی خان بہادر
جو رشتہ دار اور خاندان نواب مدار الدولہ سے تھے مقرر کر کے اور انیس پارچہ کے خلعت و
خطاب سے سرفراز کیا تاریخ تقرری یہ ہے تاریخ ثانی و عشرین شعبان یوم سعد پنجشنبہ
خان محمود الخصال ❊ یعنے ہم نام علی و ہم تقی ❊ شد وزیر شہ بحکم ذو الجلال ❊ کلک اشفق
سال تاریخش نگاشت ❊ دوست بادشاہ و دشمن پایمال ❊ اسوقت سے جملہ مدار کار دیگا
وزیر کو اعتماد پر محول کیا سنہ ۱۲۶۳ ہجری میں بنت نواب موصوف سے سلطان عالم بہادر نے عقد اپنا
کیا اور بخطاب اختر محل صاحبہ کے سرفراز فرمایا تاریخ عقد کی درج ذیل ہے تاریخ شادی
شاہ سلیمان جاہ شد ❊ با ہمہ شان و شکوہ و زیب و زین ❊ گفت ہاتف مصرع تاریخ عقد
اقتران نیرین اسعدین ❊ ایضاً از بہر وقت اسعد کہ این ہر دو ہم ❊ چو خورشید و قمر
ہم بزم گشتند ❊ رقم مصرعہ سال تاریخ کردم ❊ سلیمان و بلقیس ہم بزم گشتند ❊ چونکہ
ان دنون میں بادشاہ نے تعلیم و آراستگی فوج میں متوجہ ہو کر پٹالن اختری وغیرہ نام رکھین
اور سواران سواری سے کام قواعد کا لینا شروع کیا مگر بسبب شکایت رزیڈنٹ بہادر
یکقلم دل کو اس طرف سے پھیر لیا اور بادشاہ تاریخ چھبیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل
کی ملاقات کو بمقام کانپور گئے اور تاریخ آٹھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری کو لارڈ صاحب موصوف لکھنؤ میں تشریف
لائے لارڈ صاحب نے نسبت امور سلطنت کی نصیحت کر کے کہا کہ سرود خوانان کو کوئی عہدہ نہ دینا چاہیے مگر حکم
بادشاہ نے سرود خوانان سے یعنے ثابت الدولہ و رضی الدولہ و تاج الدولہ و نجیب الدولہ

حیدر علیخان قطب الدولہ و وحید الدولہ غلام نبی خان وغیرہ کو جو عہد امجد علی شاہ میں [illegible]
خراج کیواسطے مقرر تھے اور آغاز سلطنت مین خطاب [illegible] سرفراز کئے گئے تھے موقوف کئے گئے
صرف خواجہ سرایان حسب رواج و دستور قدیم سرکار اسلام کے انتظام امور محلات شاہی پر
مامور رہے اور مصاحبت تخلیہ مین (مسیح الدولہ و حکیم شفاعت الدولہ و طبیب الدولہ
و صحت الدولہ و فتح الدولہ و آفتاب الدولہ و ذوالفقار الدولہ) باقی و منظور رہے
اور ملک کو اکثر امانی کر دیا اور ایک اشتہار بمقدمہ رہن و بیع و ہبہ دیہات و اراضی وغیرہ
جاری کیا تاکہ بیع وغیرہ بطور خانگی [illegible] سے ہونے نپاوے کہ باعث حق تلفی ہو اور دو رسالے
فیصل سپاہیان سرکار کمپنی کے تین محکمے جداگانہ مقرر کئے گئے [illegible] رزیڈنٹ
بہادر ہوتا تھا اور تحصیلداروں کی موقوفی و بحالی رزیڈنٹ کے اختیار مین کر دی اور نیابت
اودھ فرائیڈر پولیس کی مع پیادہ و سوار اسی عہد مین بموجب ایماء رزیڈنٹ صاحب بہادر
کے زیادہ کی گئی اور اضلاع ملک اودھ مین تھانجات مامور ہوئی اور رصدخانہ سلطانی جو واقع
لکھنؤ جو عہد خلد منزل سے باہتمام مسٹر ولکاکس صاحب بہادر [illegible] تعمیر [illegible]
ہوا لیکن بموجب تحریک کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ نسبت [illegible] بنام [illegible] نشین [illegible] رصدخانہ
کی منظور رہی اور اسی عہد مین کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ موصوف نے ملک اودھ کا دورہ کیا
اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے خلاف مراسم و ضابطہ قدیم عرائض رعایای ملک اودھ [illegible]
کمپنی انگریز بہادر لیکر احکام تجویز بنام بادشاہ لکھے اور اکثر تحصیلداران [illegible] علیخان تحصیلدار
سلطانپور و محمد حسین تحصیلدار بہرایچ اور فتح چند تحصیلدار بیسواڑہ وغیرہ کو اسناد عطا کین
اور اکثر تعلقداران یعنے لونی سنگہ تعلقدار متولی و بجنا ورسنگہ تعلقدار شاہ گنج و اور
نواب علیخان تعلقدار محمود آباد اور راجہ مادہو سنگہ تعلقدار امیٹی سے بخوشی خاطر ملاقات
کی اور تحائف گذرانیدہ اونکی قبول کئے و واضح ہو کہ کرنیل سلیمن صاحب نے ترکاری میوہ وغیرہ جو [illegible] کا
شاہی سے بطور ڈالی جاتا تھا لینا موقوف کر دیا [illegible] تھے بلکہ ایک مقدمہ مین علاوہ [illegible]

یعنے کسی ایک شخص غیر ہتیار بند کا کوٹھی رزیڈنسی بندوق سر کرنیکا بادشاہ سے شکوہ کر دیا تھا
مگر برعکس اسکے جب رزیڈنٹ نے ایام دورہ مین غیرونکی تحفہ تحایف قبول کیے اور نئی کارروائی کی تب
خاص و عام پر سبب رنجش فیمابین سرکارین ظاہر ہوگیا —

قصہ مختصر اس عہد مین فیمابین اہالیان سرکار کمپنی انگریز بہادر
و سرکار شاہ کوئی صورت رضامندی و پابندی دستور قدیم کی باقی نہین ہی اور جبکہ
شہر جنوری ۱۸۴۸ع سے لارڈ ڈلہوسی صاحب عہدہ گورنری ہند پر مقرر تھی رپورٹ اسکی
برابر ہوتی رہی اور آخر کو بہ طبق رپورٹ کرنل سلیمن صاحب و جنرل اوٹرم صاحب بہادر بابت
۱۸۵۵ع نقش ارتباط مراسم سابقہ بکقلم مٹ گیا اور الزام بدانتظامی کا ذمہ بادشاہ کی
پیشگاہ صدر سے قایم ہوا ۱۲۷۲ ہجری مطابق ۱۸۵۶ع مین جنرل اوٹرم صاحب بہادر
کلکتہ مین طلب ہوئی اوسوقت عوام مین بادشاہ کا ملک اودہ سے بیدخل کیے جانیکا
شور مچا تب اہالیان سرکار شاہی نے بلا غور و تحقیق کی ایک قطعہ اشتہار بدین خلاصہ کہ سرکار
شاہی کی چراغ کو اعانت سرکار کمپنی انگریز بہادر روغن ہی بیکارونکی افواہ کوئی راستی نہی خلاف کلام
جنرل اوٹرم صاحب بہادر نے کانپور مین مع فوج پہونچکر بادشاہ کو خبر دی بادشاہ نے حسب دستور
ارکان دولت کو استقبال و رسد رسانی کیواسطی روانہ کیا صاحب ممدوح لکھنؤ مین داخل ہوئے
اور بادشاہ کو اندیشہ فوج سے مطمئن کر دیا مگر تاریخ یکم ماہ فروری ۱۸۵۶ع بادشاہ کو اطلاع دی گئی
کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر تاریخ ہفتم فروری سنہ حال سے ملک اودہ پر اپنا قبضہ کریگی آپ
کو بند و بست کیواسطی ایکہفتہ کی مہلت ہی بادشاہ نے بغور سماعت اسبات کے کل کاروبار سلطنت کے
بند کر دیا توپون کو چرخے گردا دیا اور احکام بنام جملہ ملازمین و تعلقہ داران اس مضمون کے
جاری فرمائی کہ خود بدولت سمت لندن واسطی استغاثہ کی جاتی ہین تم سب تعمیل احکام
اعالی سرکار کمپنی انگریز بہادر مین مصروف رہو تاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۵۶ع کو قطعہ اشتہار
خاص شہر لکھنؤ مین مشتہر ہوا اور بذریعہ اوسی اشتہار کی کل دفاتر شاہی پر قبضہ کر لیا گیا

# نقل اشتہار

اشتہار بنابر اطلاع سکناے ملک اودہ بموجب حکم بندگان نواب مستطاب
معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ

بموجب اوس عہدنامہ کے جو سنہ ۱۸۰۱ع مین موکد ہوا سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر نے
حفاظت بقیہ ملک سرکار اودہ کے جملہ معاندان اندرونی و بیرونی سے اپنے ذمہ کرلی اور
والی ملک اودہ ایسے سررشتہ ایسے بندوبست کے جاری کرنیکے واسطے بمعرفت اپنے
اہلکارون کے خود ذمہ دار ہوا کہ اسکی باعث سے رفاہ خلایق و حفاظت جان و مال سکان
ملک اودہ کی حاصل ہووے چنانچہ خود ذمہ داری اس عہدنامہ کی روسے سرکار دولتمدار کمپنی انگریز
بہادر کو عاید ہووے زیادہ عرصہ پچاس برس تک تعمیل اوسکے وعدہ وفائی کی ساتھ علی الاتصال
تمام کمال ہوتی رہی مگر سرکار دولتمدار درمیان اس عرصہ مذکور کے جنگ و جدل شدید آخر
مصروف رہی تاہم کوئی دشمن بیرونی قدم بھی دہرنے نپایا اور کسیطرح کا فساد عظیم
تخت اودہ کی پایداری مین خلل انداز نہوا افواج سرکاری ہموارہ شاہ اودہ کے قریب
حضور مین حاضر باش رہی اور جب کبھی بہ نسبت اقتدار بادشاہ کے ناحق کسینے سرکشی
دکھلائی تو افواج مذکور کی اعانت دینے مین ہرگز دریغ نہین ہوا باوجود اس معاہدہ عظیمہ
استوار عہدنامہ مذکور کے جملہ والیان اودہ کی جانب سے برعکس علی الاتصال بالکلیہ تساہل
تغافل ہوتا چلا آیا اور جو میثاق واسطے اجراے ایسی سررشتہ بندوبست کے ظہور مین آیا کہ وہ
بموجب حفاظت جان و مال رعایا و سکناے ملک اودہ و منتج رفاہ انکی کی ہوتی باہم گویا کہ وہ
دیدہ و دانستہ بطور روییہ اپنی کے اسی تجاوز و انحراف کرتے رہے بسبب انحراف شنا وس میثاق
کے ممکن تہا کہ سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر اسکی کہین پہلے عہدنامہ مذکور کو ناجایز گردانتی
اور بہ نسبت خبرگیری والیان ملک اودہ کے انکار کرتی معہذا تا الحال سرکار کمپنی انگریز بہادر کی

کو امید تھی ایسے امورات کی کہ جو حسن اختیار و اقتدار ایکنے دومان عالیشان کی جو منظور تھا
مگر چنانچہ انھون نے اپنی رعایا کی نسبت کیسی ہی احکامات خلاف عدل و انصاف کی ہون مگر
ہمیشہ وہ نسبت کمپنی انگریز بہادر کی دوستی و وداد پر قایم رہی تاہم کمپنی انگریز بہادر نے
واسطے بہبودی رعایا ملک اودہ کی اوس تعدی عظیم و پریشانی سے جو عاید حال رعایا اسکے
تھی انفصال کی بکمال کوشش متوجہ رہی بہت برس گذرے کہ گورنر جنرل بہادر لارڈ
ولیم بنٹنک نے بنظر اسکی کہ عہد و پیمان واسطے بہتری احوال رعایای ملک اودہ پیشتر ظہور مین
آیا تھا اسکی مزاحمت یا تعرض ہوا حسب سرشتہ دربار لکھنؤ مین اطلاع دی کہ ضرور ہے
تمام و کمال انتظام ممالک اودہ کا باہتمام اہلکاران سرکار کمپنی انگریز بہادر کی دخل کرنی ہوگا
چنانچہ جو کلمات و تنبیہ لارڈ ولیم بنٹنک کی جانب سے ظہور مین آئی اوسکو آٹھ برس کا عرصہ ہوا
کہ لارڈ ہارڈنگ بہادر نے بذات خود اعادہ کیا اوس زمان مین والی اودہ کو بڑی اصرار
کیساتھ سمجھایا گیا کہ آیندہ کیسا ہی واقعہ وقوع مین آوے یہ بات تمام عالم پر روشن
ہو گئی تھی کہ بطور دوستانہ ہر وقت مناسب تنبیہ و آگہی دی گئی مگر بسبب تمردی و نالایقی
و یا بسبب انکاری وزرا و بادشاہان اودہ کی مقاصد دوستانہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا
رایگان ہوا پچاس برس سے زیادہ عرصہ تک جو صلاح بے غرض و چشم نمائی ہای غضبانہ معہ
تنبیہات و اعتراضات و تہدیدات متواتر و متوالی وقوع مین آئی ہین سے کوئی بھی
اصلا اثر پذیر نہوئی عہد نامہ کی اصل منشاء پر عمل نہوا شاہ اودہ کو وعدہ کی تعمیل نہوئی
اور رعایای ملک اودہ اب تک بیچارہ مایوسانہ نسبت نالایقی و خیانت و تعدی عمال کے
و بربادی ہوتی ہے فقط یہ بات تمام ملک مین مشہور ہے کہ شاہ اودہ مثل اکثر والیان پیشین
ملک مذکور کی اس ملک کی مہمات کے انتظام مین کچھ بھی مداخلت نہین کرتی ہین تمام
ملک اودہ مین اختیار حکومت عموماً یا تو مقربان کمین یا اشخاص جابر و خائن کو جو
کارگذاری مین نالایق اور بوجہ اعتبار سے ساقط ہین تفویض ہوا ہے محصلات مالگذاری

اپنی علاقجات مین سرخودی کی ساتھ حکمرانی کرکے رعایا سی بلالحاظ عہد سابق وحال کے
جبراً کوڑی کوڑی تک مواخذہ کرتے ہین فوج شاہ بوجہ ضبط و ربط و بسبب بداعمالی بخشیان
افواج مشاہرہ سی محروم ہین اور اپنی معیشت کیواسطی دیہات کو گویا لوٹنی کی مختار ہین یہانتک
کہ جیسے ملک کی حفاظت کیواسطی وہ متعین ہین اوسپر وہی جابر و قاہر ہوتی ہین غول کی غول
ڈاکوونکی علاقجات کو غارت کرتی ہین آئین و عدل کا نام و نشان نہین ہی ہتھیار باندہ کر خانہ
جنگی اور خونریزی رات دن ہوتی رہتی ہی اور کسی جگہہ لحظہ بھر بھی حفاظت جان و مال کی
مطلق نہین فقط اب وہ وقت آیا ہے کہ سرکار انگریز بہادر اور زیادہ متحمل اون تباہیون
اور خرابیون کی نہین ہوسکتی جنکو بسبب تعلق ہونی سرکار کی عہدنامہ مذکور کی مضبوطی حاصل
ہوئی ہی سرکار وہ خبرگیری والیان اودہ پر کہ جسکی باعث سی صرف وہ اقتدار کہ نتیج خرابیان
مذکور کا ہی بحال و برقرار نہین رکہہ سکتی پچاس برس کی تجربہ سی بخوبی ثابت ہوا کہ عہدنامے
سے انتزاع نتیج رفاہ و خیریت سکنای اودہ کی نہین ہوا اور یہی واضح ہوا کہ حفاظت سکنای
ملک مذکور کی اس تعدی عظیم سے جو کہ مدت سی لاحق حال ہی کسی صورت ممکن الوقوع
نہین ہے بجز اسکی کہ انتظام کلی ممالک اودہ مستدام سرکار کمپنی انگریز بہادر کو مفوض
ہووی اس غرض سی حسب الحکم خاص و استصوابی انریبل کورٹ آف ڈایرکٹرس یہ بات ٹھہری
کہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ع ہین کہ اس سی ہر ایک والی اودہ نی انحراف و تجاوز کیا ہی آجکی تاریخ
سے پیمانہ ناجائزہ و ساقط ہے چنانچہ واجد علی شاہ اودہ سے کے واسطی انعقاد ایک عہدنامہ
جدید کی نصیحت کی گئی جسکی روسے دوام مستدام نظم و نسق کل ملک اودہ بلا شرکت غیرے
سرکار کمپنی انگریز بہادر کو تفویض کیا جاوے و مراتب ضروری واسطی بحال و برقرار رکھنے
منزلت و دولت و توقیر بادشاہ و اقربا اوسکے کی ظہور مین آوی مگر شاہ موصوف نی
ایسے عہدنامہ دوستانہ کی انعقاد سی انکار کیا فقط از انجا کہ شاہ اودہ واجد علی شاہ
مثل جملہ والیان پیشین ملک اودہ کی اس میثاق استوار عہدنامہ ۱۸۰۱ع کی تعمیل مین

متنکر یا سہل انگاری یا غافل ہوا جسکے رو سے ایسی سررشتہ بندوبست کا اپنی ممالک مین کہ بموجب رفاہ و خیریت رعایا کی ہو لازم گردانا گیا اور اسکا کہ عہدنامہ جس سے یون ہا انحراف ہوتا ناجائز و ساقط گردانا گیا اور چونکہ شاہ موصوف انعقاد عہدنامہ جدید سے جو بجای عہدنامہ سابق ملحوظ تہا منکر ہوا اور چونکہ شرائط عہدنامہ سابق جیسا کہ بحال تہے نسبت مداخلت اہالیان کمپنی انگریز بہادر ملک اودہ مین مانع نہین اور بدون ایسی مداخلت کی اجرای سررشتہ بندوبست شایستہ اس ملک مین ممکن نہین ہے ان وجوہات سے تمام عالم کو واضح ہو جاتا ہی کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کو سوای دو صورت کی اور کوئی چارہ نہین ہے یا تو ملک اودہ کی رعایا کو ترک کرین اور انکو ہاتھ پاؤن باندہ کے اس مرض ظلم و تعدی مین ڈالدین جو کہ ظاہرا سرکار کمپنی انگریز بہادر نے بنظر شرایط منضبطہ عہدنامہ کو مدت تک روا رکہی یا سرکار موصوف اپنی اقتدار عظیم کو بحق ان لوگون کی نفاذ کرین جنکی رفاہیت کی واسطے بربنکی عرصہ سی دست اندازی کا وعدہ کیا گیا تہا اور تمام و کمال نظم و نسق و بندوبست ممالک اودہ کو ہمیشہ کیواسطے اپنی قبضہ اختیار مین کر لیوین ان دونو صورتون مین سرکار کمپنی انگریز بہادر نے بلاتامل دوسری صورت کو اختیار کیا ہی لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ آج کی دن سے نظم و نسق ممالک اودہ بلا شرکت غیری دوام و مستدام القبضہ اقتدار کمپنی انگریز بہادر کے آگیا ہی سب عامل و ناظم چکلہ دار و جملہ نوکران دربار و سب اہلکاران چہ مالی و ملکی و چہ دیوانی و فوجی و سب سپاہیان دربار دیہی جا سکتی ہی اودہ کو لازم ہی کہ آیندہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کے اہلکارون کی اطاعت و فرمانبرداری کلی کرتی رہین اگر کوئی اہلکار دربار یا جاگیردار یا زمیندار یا کوئی دوسرا شخص ایسی اطاعت اور فرمانبرداری سے اغماض کریگا یا اگر کوئی مالگذاری دینے مین عذر لاویگا یا اور کوئی طرح سے سرکار کمپنی انگریز کی حکومت مین تعرض و مزاحمت کریگا تو وہ شخص مفسد گنا جاویگا اور بہی وہ مقید کیا جاویگا اور جاگیر اور اراضی اسکی ضبط سرکار کمپنی کیجاویگی اور اونہون کو جو فوراً بلا عذر تابعداری سرکار کمپنی انگریز بہادر قبول کرینگی

عامل ہوں یا اہالیان دربار یا جاگیردار یا زمیندار یا سکنائے اودھ سبکو وعدہ کیا جاتا ہے کہ وہی حفاظت و لحاظ و التفات اہالیان کمپنی انگریز بہادر کیا وینگے اور بایں طریقہ معین تعداد مالگذاری ازروی انصاف و بندوبست واجبی کی عمل مین آویگا و بتدریج آبادانی و آراستگی ملک اودھ کی جد و جہد برابر ہوتی رہیگی ہر سبکو بلا طرفداری احدی عدل گستری ہوتی رہیگی جان و مال کی حفاظت کیجائیگی اور ہر ایک شخص اپنے حقوق واجبی پر بلا اندیشہ و بلا دست اندازی کسیکی قابض و متصرف رہیگا۔

واضح ہو کہ جیمس اوٹرم صاحب بہادر نے جو پیشگاہ گورنمنٹ ہند سے عہدہ چیف کمشنری ملک اودھ پر مقرر ہو کر او مع تمامی حکام مالی و ملکی و فوجی لکھنؤ مین آکر او تاریخ ہفتم ماہ فروری ۱۸۵۶ء کو واجدعلی بادشاہ کو بذریعہ اشتہار متذکرہ بالا معزول کر کے دفترون بادشاہی پر قبضہ کیا اور ایک ایک افسر واسطے نگرانی و ترتیب کا غذات کے مقرر کیا اور ملک اودھ کو اوپر چار حصون کے یعنی قسمت اول خیرآباد۔ قسمت دوم لکھنؤ۔ قسمت سوم بہرائچ۔ قسمت چہارم فیض آباد تقسیم کیا اور حکام صدر نے خاص لکھنؤ مین اجلاس اپنا جداگانہ مقرر کیا۔

## اسمای حکام صدر ملک اودھ

| نمبر | نام عہدہ | نام عہدہ دار | مقام اجلاس |
|---|---|---|---|
| ۱ | چیف کمشنر ملک اودھ و ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر | جیمس اوٹرم صاحب بہادر | مقام لکھنؤ |
| ۲ | سکرٹری و اسسٹنٹ چیف کمشنر اودھ | کپتان فلیچر ہیس صاحب بہادر | لکھنؤ |
| ۳ | کمشنر عدالت فوجداری و نظم و پولیس | امانی صاحب بہادر | لکھنؤ |
| ۴ | کمشنر عدالت دیوانی ملک اودھ | ڈلیس صاحب بہادر | لکھنؤ |
| ۵ | گبنس صاحب بہادر | جوڈیشل کمشنر بہادر | لکھنؤ |

| قسمت | نام کمشنر | ڈپٹی کمشنر | اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر | |
|---|---|---|---|---|
| قسمت [illegible] | جی الیگزینڈر کرسٹمن صاحب بہادر | تھارن ہل صاحب بہادر | لفٹنٹ گولڈ صاحب بہادر | لفٹنٹ بلیک صاحب بہادر |
| | | مارٹین صاحب بہادر | لارنیس صاحب بہادر | ونسیٹن صاحب بہادر |
| | | کپتان ار صاحب بہادر | لیسٹر صاحب بہادر | |
| قسمت [illegible] | میجر بنگس صاحب بہادر | سمس صاحب بہادر | کیپر صاحب بہادر | بلاک صاحب بہادر |
| | | کپتان آبوٹ صاحب بہادر | چنگٹہ صاحب بہادر | لفٹنٹ اندرسن صاحب مہتمم خزانہ |
| | | پالک صاحب بہادر | کپتان کرنیگی صاحب مجسٹریٹ | کپتان گولڈ وسیٹن صاحب پولیٹیکل جہلی |
| | | | سورٹین صاحب بہادر | |
| قسمت [illegible] | فنگ فیلڈ صاحب بہادر | فاربس صاحب بہادر | ہیسن صاحب بہادر | کیلف صاحب بہادر |
| | | کپتان بن بری صاحب بہادر | لفٹنٹ کیلاگ صاحب بہادر | |
| | | کپتان ہیلو صاحب بہادر | | |
| قسمت [illegible] | کرنل گولڈنی صاحب بہادر | کپتان ولسن صاحب بہادر | لفٹنٹ ٹیڈ صاحب بہادر | تھارن ہل صاحب بہادر |
| | | کپتان ہیرو صاحب بہادر | لفٹنٹ گرنٹ صاحب بہادر | لفٹنٹ نیک صاحب بہادر |
| | | کپتان الکزنڈر آر صاحب بہادر | اسٹریٹین صاحب بہادر | لفٹنٹ تھارنٹن صاحب بہادر |

الغرض حکام متذکرہ صدر نے اپنے علاقجات پر پہنچکر افواج شاہی کی تنخواہ بیباق کردی اور ہتیار لے لئے مگر کچھ فوج بیقاعدہ اور دہ مثل پٹالن اختری و ناگری وغیرہ ملازم رکھکر بزمرۂ فوج سرکار کمپنی انگریز بہادر میں شامل کرلیا اور اکثروں کی پنشن مقرر کردی اور کارگذاران و ملازمان دفاتر شاہی یکقلم

برخاست کئے اور تجویز عطای پنشن تحقیقات شروع کی اور صیغہ نانکار و چندہ بالکل ناجائز سمجھا گیا
اور نانکار جو باسم قانونگویان مقرر تھی وہ بھی نامنظور ہوئی مگر ہر ایک علاقہ صدر و تحصیل مین ایک ایک
قانونگو اوسی خاندان کا ملازم رکھا گیا اور دیہات یا اراضی بطور جاگیر یا معافی جسکے نام تھی بدستور
اونکے ساتھ بندوبست ہوا اور علاقجات مالگذاری کا جمع عہد شاہی مالگذاران عہد شاہی
خواہ تعلقدار و زمیندار و خواہ ٹھیکہ دار بابت سنہ ۱۲۶۳ فصلی کی بندوبست کرکے پٹہ دیئے اور اس جمع
سالتمام مین ساڑھی چار قسط نعایۃ نصف ماگھہ عملداری بادہ مہینا کرکے مابقی ساڑھی پانچ
قسط کی قسط بندی سے سند پٹہ لکھدی اور سماعت حق وعذرداران کا بندوبست من ابتدای سنہ ۱۲۶۴ فصلی
پر منحصر کردیا اس مابین مین بادشاہ نے جملہ انتظام خانگی و محلات وغیرہ حسام الدولہ حافظ الملک
نقی علی خان بہادر شیر جنگ بہنوئی اپنے کو تفویض کردیا اور خود بدولت بمعیت جناب عالیہ متعالیہ
مادر خود مع ابو الحرب غفور جاہ خاقان حشم صاحب عالم ولیعہد مرزا محمد جاوید علی بہادر
اور مرزا سکندر حشمت بہادر چھوٹی بھائی آور رکن رکین خلافت و جہانداری اعتضاد سلطنت و
شہریاری امیر الامرا مدار المہام وزیر الممالک معتمد الخاقان تلمیذ السلطان سیف مسلول
بازوی شاہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی صاعد مصاعد یکرنگی و صفا ناہج مناہج صداقت
و وفا مرید مرشد پرست اخلاص گزین خانہ زاد عقیدت سرشت صفوت آئین مختار ذی اقتدار
یار وفادار رستم ہند مدار الدولہ منتظم الملک علی نقی خان بہادر سہراب جنگ فدوی خاص
جان نثار ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ
بادشاہ اودہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ وغیرہ کے لکھنؤ سے کلکتہ مین پہونچے اور دیوان مہاراجہ مشیر الدولہ
بالکرشن بہادر و بابو پورنچند سر دفتر بیت الانشا وغیرہ کو اہالیان سرکار انگریزی سے بضرورت
نشاندہی کاغذات دفتر شاہی اجازت نہین ملی پیشگاہ حکام منتظم حاضر رہے بادشاہ تو خود
کلکتہ مین مقیم ہوسے اور صاحب عالم ولیعہد و سکندر حشمت بہادر چھوٹی بھائی کو ہمراہ جناب عالیہ
متعالیہ کے واسطے استغاثہ کے لندن کو روانہ فرمایا اور حکام اودہ نے بندوبست سہ سری من ابتدای

سنہ ۱۲۶۳ فصلی لغایت ۱۲۶۷ فصلی شروع کیا اور بندوبست دیہات کا اکثر بنام مقدمان وغیرہ دعویداران عام کردیا اور جو لوگ بیدخل ہوگئے تھے اونکو بہدایت تحقیقات حقیقت پختہ بندوبست پر فرمائی گئی اس طریقہ بندوبست سے اکثر تعلقجات شکست ہو گئی پہلا انقلاب سلطنت اور دوسری انقلاب بندوبست مالگذاری سے پہلی صورت یعنی انتظام شاہی بالکل بدلگیا انقلاب سلطنت سے ملازمان شاہی کو نقصان معاش ہوا تھا انقلاب مالگذاری سے ملازمان تعلقہ داران کو بیکاری نے صورت دکھائی لیکن فضل خدا سے بدولت خوبی انتظام حکام عالیمقام و اطاعت و فرمانبرداری رعایای ملک اودہ بیکنام کسیطرح کا غدر و ہنگامہ نہوا اور حکام کے احکام کا بخوبی عملدرآمد ہوا حکام حسب آئین سرکار انتظام ملک مین بدلجمعی تمام مصروف ہوئے اور رعایا تعمیل احکام حکام عالی مقام مین بسر و چشم حاضر و موجود رہی راجہ راضی رعیت سکھی کا نقشہ ہوا —

## غدر کا بیان

واضح ہو کہ یہ دنیا وہ مقام عبرت ہی کہ اسکی کارخانی جو شدنی ہوتی ہین ہرگز انسان کی سمجھ مین نہین آتے ہین آج اور کچھ ظہور ہی دوسری روز اور ہی سامان پیش نظر ہوجاتی ہین دیکھئے کہ اس ملک اودہ مین تھوڑی سی مدت مین کیا کیا انقلاب ہوئی یعنی ساتوین فروری ۱۸۵۶ع کو ریاست ملک اودہ کی قبضہ سرکار کمپنی انگریز بہادر مین آئی اور واجد علیشاہ کلکتہ کو راہی ہوئی حکام انگریزی نے حسب آئین خاص بندوبست ملک کا کیا باوجودیکہ بندوبست عہد شاہی اور انگریزی مین بہت فرق ہی مگر خوبی بندوبست و اقبال صاحبان انگریز سے کسیطرح کا کوئی فتور برپا نہین ہوا مگر آغاز ماہ اپریل ۱۸۵۷ع مین بمقام لکھنؤ چھاونی منڈیانون یہ ایک نیا گل کھلا کہ ڈاکٹر ولیر صاحب نی ایکمرتبہ دوا کو خود پہلی چکھا اور کسی مریض سپاہی کو دینا چاہا سپاہی نی اوس دوا کو نہ کھایا اور بہ پیشگاہ پامر صاحب جو اڑتالیسوین پلٹن کی کرنیل تھی اس امر کی فریاد کی کہ جوٹھی دوا سے ہمارے ایمان مین ڈاکٹر صاحب فرق ڈالنا چاہتے ہین کرنیل صاحب نی سپاہی کو سمجھایا کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ تجویز تھی تمہاری مذہب لینی سے کچھ کام نتھا مگر سپاہیون نی اوسی شب کو ڈاکٹر صاحب کی بنگلہ کو جلا دیا ۱۸۵۷ء

اور مابعد اوسکی تیرہوین رجمنٹ کی پیادون نی چہاونی مین آگ لگادی کوئی خاص مجرم معلوم
نہوا آخر اپریل مین والٹس صاحب افسر پلٹن نمبر ہفتم پیادگان اودہ کو معلوم ہوا کہ سپاہی
بہرتی جدید کارتوس قدیم کی کاٹنی مین عذر کرتی ہین صاحب موصوف نی فہمایش سی اونکو راضی کیا
پہلی تاریخ مئی کو پہر اونہون نی ناراضگی ظاہر کی بسبب عدول حکمی کی بہت سی سپاہی قید ہوئی دوسری
تاریخ کو بریگیڈیر گری صاحب مع کپتان والٹس صاحب و بارلو صاحب پلٹن مذکور کی لین مین گئی
اور ہر ایک کمپنی سی علیحدہ پوچہا کہ تمکو کارتوس کا کاٹنا منظور یا نامنظور ہی سب نی انکار کیا بریگیڈیر
صاحب نی اوس پلٹن کی جسنی انحراف کیا تہا رات کو نگہبانی کی اور مقدمہ کو دوسری روز پر
ملتوی رکہا تیسری تاریخ کو پلٹن مذکور کی گرانیڈ کمپنی ہتیار بند قتل و فساد پر امادہ ہوئی اور
موسی باغ کی چہاونی مین بلوہ مچادیا ساتوین اودہ رجمنٹ کی ایک چٹھی اڑتالیسوین پیادگان
بنگال کی نام (جو کہ چہاونی منڈیاون مین مقیم تہی) گرفتار ہوئی جسمین لکہا تہا کہ ہمارے شریک ہو
اور چٹھی مذکور کو صوبہ دار اڑتالیسوین پلٹن نے کرنیل پامر صاحب کو دکہلایا صاحب موصوف
مع ساتوین رسالہ اودہ اور چوتہی پلٹن پیادگان اودہ اور ایک حصہ اڑتالیسوین اور اکہتروین
پلٹن پیادگان بنگال اور ایک بازو بتیسوین پلٹن بادشاہی گورہ اور توپخانہ کی موسی باغ مین
جس جگہ ساتوین اودہ کی پلٹن امادہ سرکشی تہی پہنچی پلٹن سرکش دیکہتی ہی فرار ہونی لگی بعضون نی
تو چپ چاپ ہتیار رکہہ دیئی اور جو لوگ بہاگی سوارون نی اونکا پیچہا کیا اکثر لوگ گرفتار آئی الغرض
اس پلٹن مین گو کہ ایکہزار جوان تہے بالکل ٹوٹ گئی سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر
نے دربار عام واسطے تقسیم انعام اون لوگون کی جنہون نی اس بغاوت مین خیرخواہی کی
تہی میدان رزیڈنسی کے سامنی مقرر کیا اور فرش قالین کا بچہوایا اور صحن مین کرسیان
واسطے نشست افسران ملکی و جنگی ہندوستانیونکی رکہوائین اور تیس حاکم انگریز ملکی اور
جنگی برآمدہ مین آئی تب سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر نے چند کلمات
نصیحت بطور اسپیچ فرما کر چار اشخاص یعنی صوبہ دار سیوک تیواری اور حوالدار [illegible]

دو لی اور رام نراین اور حسین بخش سپاہیونکو انعام حسب لیاقت عنایت کیا اوسوقت
سے کسطرح کا ہنگامہ و فساد ملک اودہ نہین ہوا اطمینان کی ساتھ حکام اپنی حکمرانی مین
مشغول رہتے تھے شروع ۱۸۵۷ع مین بمقام دمدمہ جو کہ کلکتہ کی قریب واقع ہی کسی سپاہی قوم
ہندو نمبر دوم بنگالہ گرانیڈیر کی ایک برہمن سپاہی سی لوٹا مانگا برہمن نی نہین دیا اوسنی کہا کہ تم اپنی
ذات پر گھمنڈ کرتی ہو اور سور کی چربی کی کارتوس منہہ سی کاٹنی پڑینگی چنانچہ اس بات کا تمام فوج
ہندوستانی مقام دمدمہ مین توہم پیدا ہوا غرض کہ خبر اسکی افسران انگریزی کی کان تک
پہنچی اور انہون نی رپیٹ پر بعد استفسار سبب ناراضگی خشک کارتوس دیئے اور کہا کہ چکنائی
سے انکو چکنا کرکی استعمال کرو بعد وقوع اس ماجرہ کی بارکپور جو کلکتی کی چھاونی ہی وہان
کے سپاہیون نی کارتوس کی کاٹنی سی انکار کیا چھٹی تاریخ فروری کو جنرل ہیرسی صاحب حاکم
فوج بارکپور نی مع دیگر صاحبان فوج کی تحقیقات کیواسطی اجلاس فرمایا پلٹن نمبر دوم گرانیڈیر
کی سپاہیون کو سامنی بلا کر پوچھا کہ کارتوس کاٹنے کا کیا سبب ہی چنانچہ سپاہی نی بیان کیا
کہ اس کارتوس کی کاٹنی سی ہمارے ایمان مین فرق آویگا کہ اسمین چربی لگی ہوئی ہی صاحب مذکور
نی اوس کاغذ کو دیکر کہا کہ روشنی مین دیکھو کہ اسمین کونسی چیز لایق اعتراض ہی سپاہی مذکور
نے کہا کہ یہ سخت مثل کپڑے کی ہی اور کاغذ نہین معلوم دیتا اور پھر چاند خان نی بیان کیا کہ وہ مثل
چمڑی کی سخت ہی اور جلانی سے چربی کی بو آتی ہی چھٹی تاریخ کو کاغذ کارتوس جب پانی سے
بھگو کر جلایا چرا ہند پہلی تمام رجمنٹ خائف ہوگئی اجلاس کیوقت ایک ٹکڑا کارتوس
کے کاغذ کا جلایا اور چاند خان سی پوچھا گیا اوسنے کہا کہ اب تو بدبو نہین آتی مگر کاغذ کی استعمال سے
بہتو مشترف رہا اور خدا بخش صوبہ دار نی عندالاستفسار بیان کیا کہ اس کاغذ کی کاٹنی مین
انکار نہین مگر چھاونی مین افواہ ہی کہ اسمین چربی چڑھی ہوئی ہے پھر گلاب خان جمعدار نی
یقیناً یہ کہا کہ کارتوس مین چربی ضرور ہے مانند پہلی کاغذ کی نہین ہی تب صاحبان عدالت انکو
ظاہر ہوا کہ فوج کی لوگ کارتوس سی بسبب توہمات مذہبی کی بالکل ناراض ہین اوسی ایام مین

پہنچے سپاہی چونتیسوین پلٹن کی بہرام پور سے بارکپور کو تبدیل ہوئی سپاہیان انیسوین پلٹن متعینہ بارکپور نے سپاہیان
بہرام پور کی دعوت کی اونہون نے روداد مقدمہ کارتوس کی انیسوین پلٹن کے سپاہیون سے کہی ثانی
چھبیسوین فروری سنہ صدر کو حسب دستور کارتوس قدیم سے قواعد کرنے کو حکم ہوا اونہون نے انکار کیا
تب حکام کو عدول حکمی پسند نہوئی لفٹنٹ کرنیل مچل صاحب حاکم فوج نے رسالہ و توپخانہ کو صبح کے وقت
حاضر ہونیکو حکم دیا سپاہیان انیسوین رجمنٹ وقت گیارہ بجے رات کی کرتہ سے بطور بلوہ کی اپنی
اپنی بندوقین لیکر لین مین آئی صبحکو توپین تیار ہوئین افسر لوگ جب پریڈ پر پہونچے سپاہیون کو
مسلح بلوہ کی شور و غل کرتے دیکھا تب مچل صاحب نے کہا کہ تم لوگون کو وہم ہوا ہے جو گمانات
تمہارے ہین وہ سب غلط ہین تم اپنے ہتیار رکھکر اپنی لین مین چلے جاؤ افسران ہندوستانی نے اسکے
جواب مین کہا کہ توپخانہ و رسالہ جب تک آپ نہ ہٹادین گے سپاہی ہتیار نہ رکھین گے صاحب موصوف
نے توپخانہ ہٹادیا اور سپاہیون نے بھی ہتیار رکھدیے تاریخ چوتھی مارچ ۱۸۵۷ع کو اس مفسدہ
کی خبر کلکتہ مین پہنچی تاریخ بیسوین مارچ کو پلٹن نمبر ۸۴ پیادگان شاہی گورہ مقام رنگون سے بموجب
طلب کلکتہ مین آگئی ۳۱ مارچ کو انیسوین پلٹن جسنے بہرام پور مین عدول حکمی کی تھی حسب الطلب
میجر جنرل ہیرسی صاحب بارکپور مین طلب ہوکر آئی اور ہتیار انکے لیکر تنخواہ دی گئی اور اوسکو
پہلیا گھاٹ سے دریا پار اوتار دیا بیشتر اسکے چونتیسوین پلٹن متعینہ بارکپور نے انیسوین پلٹن کو
پیغام بھیجا کہ افسران انگریزی کو مار کر بارکپور مین آؤ کہ ہم اور تم باتفاق سب افسرون کا نکام تمام
کرین اور چھاونی و بنگلون کو پھونک کر کلکتہ پر حملہ کرین مگر انیسوین پلٹن نے اوسے نامنظور کیا تھا اور ایکروز مسلح
منگل پانڈے سپاہی چونتیسوین پلٹن کا نشہ مین بدمست مسلح ہوکر گھر سے نکلا اور اپنے بہائی بندونکو کہا کہ جو افسر
انگریزی ملیگا مارڈالونگا لفٹنٹ باصاحب باستماع آشفتگی مزاج پلٹن لین مین آئے منگل پانڈے مذکور نے صاحب
موصوف کی گولی ماری صاحب تو محفوظ رہے مگر گھوڑا زخمی ہوا اوسوقت صاحب نے طپنچہ سے کیا نشانہ خالی گیا تب اوسنے
صاحب کو تلوار سے زخمی کرکے گھوڑے سے گرادیا تب صاحب موصوف نے بہزار خرابی جان بچائی میجر جنرل ہیرسی صاحب نے
مع دیگر افسران کے موقع واردات پر آکر منگل پانڈے کو گرفتار کرلیا اور بموجب حکم عدالت مارشل کے

آٹھوین تاریخ اپریل کو سزای پھانسی عمل مین آئی [illegible] مذکور اور بھی برگشتہ و گستاخ ہوگئے
۵ تاریخ ماہ مئی کو [illegible] فوج گورہ و ہندوستانی معہ توپخانہ قریب چھاونی لکھنؤ مین تھی بمقام [illegible] جمع کی گئی
تاریخ ششم کو وقت صبح کل فوج دو رویہ استادہ ہوئی اور چار سو سپاہی چوالیسوین پلٹن
کی چھاونی لکھنؤ مین سامنی توپون کی [illegible] جنرل ہیرسی صاحب بہادر نی بموجب حکم لفٹنٹ
[illegible] ان سی ہتیار [illegible] رکھوائی اور تنخواہ دیدی خیر اب یہی خبر کارتوس کی بمقام
انبالہ پہنچی جسکی سبب سی جابجا بازار شور و شر گرم ہوگیا اور طرح طرح کی فساد برپا ہوگئی مگر کوئی
بانی ان فسادات کا نہ ثابت ہوا اور پھر خبر کارتوس کی میرٹھ مین بھی پہنچی اور مشہور ہوا کہ واسطے
تخریب مذہب کی آٹی مین گائی اور سور کی ہڈیان سرکار نی پسوائی ہین تب سپاہیان میرٹھ کو
یقین ہوا اور چرچا اسکا پھیلا یا میجر جنرل ہوپ صاحب بہادر نی فوج کو فہمایش کی کہ سرکار
انگلشیہ کو مذہب سی کچھ واسطہ نہین ہی تم افواہ غلط پر ہرگز یقین نکرو مگر سپاہیون کو تسکین نہوئی
اور چھاونی مین آتش زدگی کا بازار گرم ہوا تاریخ بیست و سوم اپریل کو کرنل سمتھ صاحب بہادر
نی سوم رسالہ ترک سواران ہندوستانی کو جسکی وہ حاکم تھی حکم دیا کہ صبحکو پریڈ ہو چوبیسوین تاریخکو
رسالہ مذکور پریڈ پر آراستہ ہوا اور الدار میجر نی کارتوس جدید بائین ہاتھ سی پھاڑ کی بھر اور پھوڑ اکر
دکھایا پھر سوارونکو حکم قواعد ہوا اسوقت انھون نی کارتوس کی لینی مین پس و پیش کیا میجر ہیرس
صاحب نی معاینہ اس حال کی تاریخ پچیسوین کو تحقیقات کی اسوقت مردم فوج نی بیان کیا
کہ کوئی چیز کارتوس مین بظاہر معلوم نہین ہوتی لیکن مشہور ہی کہ نجس چیز سی تیار ہوا ہی مگر صاحب
موصوف کی فہمایش سی راضی ہوکر اپنی عدول حکمی سے نادم ہوئی اور کہا کہ آیندہ استعمال کارتوس
مین عذر نہوگا تاریخ چہارم ماہ مئی کی صبحکو تیسرے رسالہ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور پانچ تاریخ
شام کو قدیم کارتوس تقسیم ہوئی پچاسی سوارون نی کارتوس نہ لئی جسکی سبب سی یہ لوگ سپرد
حوالات ہوئی اور جب بعض عدول حکمی و بغاوت کا ثابت ہوا اور ہر ایک کو چھہ چھہ برس سی دس
دس برس تک کی قید با جولان با مشقت سخت ہوئی اسوقت مقام میرٹھ مین چھبیسوین

فوج گورہ جسمین ایک ہزار مضبوط جوان تھے اور چھ سو جوان کا چھٹا رسالہ ڈرگون و ولایتی توپخانہ
اسپی مع پانسو توپچی یعنے جملہ فوج ولایتی قریب دو ہزار دو سو کے تھی اور ہندوستانی فوج
اس سے کسیقدر زیادہ تھی جسکے سبب سے حکام کو کچھ خیال نتھا کہ ناگاہ تاریخ دسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء
روز یکشنبہ کو وقت شام میں اور صاحبان انگریز عبادت خانے کو جاتے تھے کہ بندوقون کی صدائین
آئین اور ہر طرف شعلہ آتش نمودار ہوا اور ہنگامہ قتل عیسائیان برپا ہوگیا پانچ بجے شام کے
تیسرا رسالہ اور بیسوین پلٹن مسلح گیارہوین پلٹن کی لین مین آئی اور اونکو اپنے ساتھ لیا۔
کرنیل فنیس صاحب حاکم گیارہوین پلٹن کی لین مین خود پہنچے اور اپنے سپاہیون کو فہمایش کی لیکن
بیسوین پلٹن کے سپاہیون نے باہم ایسے وار کیے کہ اونکے جسم کو غربال بنادیا اس افسر کی ہلاکت نے
بغاوت کے ہنگامے کو خوب مشہور کردیا تیسرے رسالے کے سوارون نے سرکاری جیلخانے کو توڑ کر اپنے
بھائی بندون کو جنکی ایکہزار دو سو سے کم تعداد تھی رہا کردیا تب تو یہ سب مفسدین باہم ہوکر خوب
شور و شر برپا کرنے لگے عیسائیون اور اونکے بال بچون کو جہانتک پایا قتل کیا اور سخت ایذائین
پہنچائین فوج گورہ نے یہ حال پر ملال دیکھکر اپنی تیاری کا سامان کیا مگر رات بہت آگئی تھی
سرکش لوگ دہلی کیطرف راہی ہوئے فوج گورہ اونکے مقابلہ سے مجبور رہگئی مفسدون نے
اس مقام سے سررشتہ ڈاک و تار و پولیس وغیرہ کو برہم و شکستہ کردیا تھا جس سے
ہر طرحکی بدانتظامی آشکارا تھی

## دہلی مین سرکشون کی آمد

تاریخ گیارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو حسب دستور سرکاری کچہریان ہو رہین تھین کہ اتنے مین
باغیون کی آمد کا ہر طرف سے شور و غل مچگیا صاحب مجسٹریٹ شہر فوراً چھاونی پر پہنچے اور تیاری
فوج کا حکم دیا اور صاحب موصوف چھاونی سے واپس ہوکر شہر کے کشمیری دروازہ پر پہنچے ایک عجیب
عالم نظر آیا اور باغیون کی غول جمع دیکھے مسٹر لباس صاحب جج نے اونکو روکا کہ آپ
اندر نجائین مگر اونھون نے نہ مانا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مجسٹریٹ اوسی غول مین مارے گئے

اور نعش کا بھی پتا نہ لگا مسٹر سائمن فریزر صاحب کمشنر شہر کی کلکتہ دروازہ کی طرف پہنچے تلوار ایک
باغیان سرکش نہو سکا باغی لوگ صاحب مہتمم تلگراف برقی وغیرہ کو قتل کر کے شہر میں داخل
ہو گئے اس اثنا میں جن حکام نے باغیوں کا مقابلہ کیا قتل ہوئے اور اوکثر
باغیوں نے قلعہ میں جا کر بہادر شاہ کو بادشاہ اپنے عہد کا بنایا اور وہاں کا قیدخانہ توڑ کر قیدیوں کو
آزاد کر دیا اور سیکڑوں عیسائیان پنشن خوار و صاحبان ذوالاقتدار کو جنہوں نے
مکان میں پناہ لی تھی مار ڈالا اور خونریزی کا حوصلہ میموں اور انکے بچوں سے نکالا
چونکہ ۵۴ ویں پلٹن جو چھاونی سے باغیوں کی تنبیہ کیواسطے روانہ ہوئی تھی وہ کشمیری دروازہ تک
گئی تھی باغیوں کی شریک ہو گئی اور کئی انگریزی افسروں کو اوسی جگہ پر مار ڈالا بریگیڈیر
صاحب نے یہ حال دیکھکر چھاونی کا انتظام کیا اور سب انگریزوں کو برج نشان میں
جو چار دیواری کا گول گھر بامیں شہر واقع تھا جمع کر دیا اور خیال کیا کہ یہ مقام نہایت
محفوظ ہے کیونکہ میرٹھ سے انگریزی فوج دفع فساد کیواسطے ضرور آئیگی اور ہر طرح سے
توپیں و سامان حرب درست کر دیا ادہر باغیوں نے میگزین کی دیواروں پر سیڑہیاں
لگا کر قبضہ کر لیا مگر تاہم چند انگریزوں نے پانچ گھنٹہ تک ہزارہا آدمی کا مقابلہ کیا آخر کو
حسب الایمای لفٹنٹ ولولی صاحب مسٹر اسکلی صاحب نے باروت خانہ صدر میں آگ
لگا دی جس سے تمام شہر میں ایک زلزلہ پڑ گیا اور زمین و آسمان تھرا گیا بہت سے
باغی میگزین کی دیواروں کے نیچے کچلکر مر گئے مگر کل صاحبان انگریز اس صدمہ سے محفوظ
رہے گو آخر کو یہی لوگ باغیوں کے ہاتھ سے مارے گئے غرض کہ حکام نے بہت تدبیریں
کیں مگر ظالموں کے پنجہ سے نہ نکل سکے تب چند انگریزوں نے مع میموں اور بچوں کے میرٹھ
اور کرنال کی راہ لی ان لوگوں کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا حال ایسا تھا کہ اوس حال کے
یاد آنے سے قلم کے سیاہ آنسو نکلتے ہیں اور سنگدلوں کے کلیجے موم کیطرح پگھلتے ہیں وہ کہاں بیان
کیا جاے اور یہ قصہ غم انگیز کہانتک سنایا جاے القصہ یہ ہنگامہ بغاوت اضلاع

شمال و مغرب میں پھیل گیا اور اوسی روز بغاوت کی وحشتناک خبر بذریعہ تار برقی لاہور پہنچی اور اسیطرح ہندوستان کے ہر ایک مقام پر بغاوت کی خبر پھیلتی گئی اور ہنگامہ شورش و فساد روز بروز بڑھتا گیا واضح ہو کہ راقم کو اس مقام پر صرف غدر و بغاوت کی بنیاد لکھنی تھی وہ مختصر بیان کر دیا مگر اس کتاب کی تکمیل میں اودہ کی حال سے مطلب ہے اور یہ بھی غدر ہی جو یہانتک پھیلا لہذا اودہ کا حال لکھا جاتا ہو

## بغاوت اودہ کا بیان

جسوقت دہلی اور میرٹھ کے غدر کی وحشتناک خبر لکھنؤ مین آئی جملہ حکام اودہ پریشان ہوئی اور تاریخ سولھوین ۱۶ می ۱۸۵۷ء کو ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ نے حسب الحکم نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر کے قطعہ اشتہار حسب ذیل جاری کیا

## اشتہار

اشتہار مجاریہ لفٹنٹ گورنر بہادر مطبوعہ آگرہ گورنمنٹ گزٹ

مورخہ ۱۶ - می ۱۸۵۷ء

جو رعایا ہی خیرخواہ سرکار انگریزی شہر و قصبات و اضلاع مغربی مین رہتی ہی اونکی اطلاع دہی کے واسطے لفٹنٹ گورنر بہادر اشتہار دیتی ہین کہ جن باغی اور قاتلون نی میرٹھ اور دہلی کے شہر اور کمپوں مین سپاہیون کا نام بدنام کیا اور نہایت دغابازی اور سنگدلی سی پیش آئی ہین یہانتک کہ بیچاری عورتون اور اطفال خورد سال کو بھی نہین چھوڑا اونکی سزای نمایان کیواسطی تدبیر شروع ہوئی ہی اور تدارک قرار واقعی بہتی وجہ لائق عمل مین آئیگا اور مفسدان مذکورین کو ایسی سزا دیجائیگی تا دوسرونکو عبرت ہو اور افواج انگریزی اور رجمنٹ میرٹھ اور انبالہ اور پہاڑون پر سے جمع ہوتی ہی اور راجپوتانہ کی فوج سی متفق ہو کر سرکشونکو گھیر لینی مین باہم کوشش کرینگی اور جو سزا باغیون نی ابھی اوپر اپنی سرکشی سی عاید کی ہی اوسکی تعمیل کیواسطی ایسی تدبیر قرار واقعی کیجاویگی کہ وہ کسیطرح سزای اعمال اپنی سی بچنے نپاوین اور لفٹنٹ گورنر بہادر سرکار انگریزی کی جمیع معاندینا

اور رعایا ہی خیرخواہ عملداری انگریزی ہی استدعا کرتی ہین کہ جب افواج انگریزی باغیان مطرودین کا تعاقب کرین
ہو اور ہر ایک کو تشہیر کرین اور وہی سرکش قصد بھاگنے کا کرین تو معاندین و رعایا ہی مذکور بھی خوب
گوشمالی کرین اور جہانتک ممکن ہو ان کو گرفتار کرین — جو افواج انگریزی اور ہندوستانی بنگالہ کی تمام
ہندوستان سے الگ یا خود بخود ایک دوسرے کی سبقت لیجاتی ہین ان گمراہون کی استیصال مین
کمال جانفشانی کرینگی اسواسطی کہ ان گمراہون نے فیمابین سرکار ذوی الاقتدار انگریزی اور افواج
خیرخواہ ہندوستانی کی تخم نزاع کا بویا ہے یہ فوج ہندوستانی کیسی ہی کہ سرکار انگریزی ابتدای
عملداری سے اپنے ساتھ پناہ مین رکھکر ہمیشہ نظر رعایت کی رکھتی آئی ہے اور سپاہ ہندوستانی نے بھی ایسی
ایسی شجاعت اور جانفشانی سرکار کی نوکری مین کی ہے کہ دنیا مین اونکی شہرت ہوگئی ہے اور سرکار
انگریزی کے طرف سے سپاہیان نیک کی خدمت شایستہ کی ہمیشہ قدردانی ہوگی اور انعام ملیگا
اور ان سپاہیون کے حقوق اور دستور اور رسمیات مذہبی پر بخوبی لحاظ کیا جائیگا اور سرکار
انگریزی ان سپاہیونکو مثل اپنے لوگون کے ہمیشہ سمجھتی آئی اور جوانی اور ضعیفی مین نہیں بنا ہی رکھا
مگر بے ایمان گمراہون کو فوراً سزا دیجائیگی — بد اندیش آدمیون نے ناحق شکایت ہونے
نیت فاسد سرکار انگریزی کی کرکے سپاہ ہندوستانی کو بہکایا ہے مگر نیت سرکار ہمیشہ سے بطرف
حفظ مذہب اور دستور اپنی رعایا اور نوکرون کی متوجہ رہی ہے اور سرکشای اس ملک کی اپنی اپنی پیشگی
کام امن و امان سے کرینگے اور جہان اور جس جگہ ضرورت ہوگی پولیس زاید یا فوج اونکی
حفاظت کیواسطی معین ہوگی مگر سبھونکو اس بات پر عزم مصمم کرنا چاہیے کہ مجرمان مفرورین بھاگنی نپاوین
اور ہندوستان مین جہان کہین کہ جاوینگے حملہ کرکے اونکو مغلوب کیا جاوے گا — فقط

بعد اسکے صاحب چیف کمشنر بہادر اودھ نے باتفاق رای اہلکاران ماتحت آراستگی قلعہ کا بندوبست
شروع کیا اور مکان سکونت نواب یحیی علیخان بہادر معروف بہ مچھی بہون متصل دریای
گومتی و پل پختہ کو خالی کرالیا اور عمارت امام باڑہ کلان کو بھی شامل کرکے قلعہ مقرر کیا اور
ہر چہار طرف دمدمہ اور خندق اور مورچہ بندی بنوانی شروع کرادی گئے اور اسیطرح کوٹھی فریدی

میں بندوبست ہوا اگرچہ پیشتر کے مکانات نیچے والوں سے خالی کرائے گئے کوئی مکان نہ

شامل کوٹھی ریزیڈنسی کے نیچی ہوں ہوا اور کوئی بضرورت میدان منہدم ہوا اور ہر ایک

نہایت مضبوط بنا لیا جلد سامان حرب توپ و گولہ و باروت وغیرہ جمع و نصب ہونا

شروع ہو گیا و اشیای ضروریات مثل غلہ و شکر وغیرہ ہر دو مکان میں پہونچ

کوٹھی میں مہیا کر لیا اور دو ہزار سر قند از بشاہرہ فی نفر مبلغ روپیہ دو ہزار سوار

سوا پچیس روپیہ معرفت کرنیگی صاحب بہادر جدید بھرتی کیے گئے اور کسیقدر دوسری

ملازم رکھی گئی اور باقی زیر حکم محمود خان کوتوال شہر واسطے حفاظت و ترقی انتظام میں

چونکہ اضلاع اودہ میں بھی بغاوت کی طور پیدا ہو چکے تھے کہ ناگاہ خاص لکھنؤ میں ۳۰ تاریخ

ماہ مئی ۱۸۵۷ع کو نوبجے رات کے فتنہ بغاوت جاگ اوٹھا بندوقوں کی آوازیں اونیسوین ۱۹ پلٹن

کی طرف سے برابر آنے لگیں اور پلٹن مذکور منقسم پانچ حصوں پر اس غرض سے ہوئی کہ انگریزوں کی

خونریزی سے شہر میں ایک ریا بہائیں اور شہر میں آگ لگائیں تیرھوین ۱۳ اور اڑتالیسوین ۴۸

پلٹنوں کے بیلے صرف تہوڑے ہی آدمی اوس باغی پلٹن کے شریک ہوئے تھے برگیڈیر ہند کوب

صاحب بہادر افسر فوج انگریزی نے جسوقت توپوں کی آواز سنی فوراً اونیسوین ۱۹ پلٹن

کی طرف جا پہنچے مگر باغیوں نے گولیوں سے صاحب بہادر کو ایسا سلام کیا کہ اونکا کام تمام

کیا لفٹنٹ گرانٹ صاحب جو اوس وقت گشت کر رہے تھے مجروح ہوئے اور اون کو

ایک پہرہ کے صوبیدار نے اپنی چارپائی کے نیچے محفوظ کر دیا مگر دوسرے حوالدار نے اس امر سے

فتنہ گردوں کو آگاہ کر دیا جنہوں نے صاحب ممدوح و مجروح کو چارپائی کے نیچے سے گھسیٹ کر

اور بڑی برچھی سے قتل کیا۔ اور جب سر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودہ نے بندوقوں کی

آوازیں سنی تھیں فوراً سوار ہو کر دو توپیں اور ایک کمپنی گورہ قریب پل کے

جہاں سے اونیسوین ۱۹ پلٹن کے باغی سپاہی آسکتے تھے مقرر کر دی کیونکہ سوا اسی اوس گوشہ کے

اور راستہ آمد شہر یہ تہا اور باقی انگریزی فوج کو دشمن کے مقابلہ پر جا دیا جو ہین باغی

آگے بڑھے توپون سے گراب چلنے لگے کالی اور گورون کے حوصلے نکلنے لگے باغی الاچیا باغی فوج ان پر
طرف بڑھی اور فوج گورہ فیر کرتے ہوئے اونکے پیچھے پڑی اور سوارون کو بھی حکم ہوا کہ باغیان سرکش کو
قتل کرو مگر کہ سوا لفٹنٹ ہارڈنج صاحب بہادر کی ہمراہی کسی نے اور اوس روز بڑی بہادری
کیے گئے تھے مگر کچھ کام نہ کر سکے باغیون کے قتل سے عاجز رہ گئے اور باغی فوج بمقام مڈکی پور داخل
ہوئی اور خیال کیا کہ اوہ ہندوستانی فوج ہماری شریک ہو جاویگی مڈکی پور مین سوار دنگی
چھاونی مین آگ لگا کر پھر چھاونی کیطرف متوجہ ہوئے لیکن صاحب چیف کمشنر اودہ انسداد فوج باغیان
سے غافل نہ تھے ریذیڈنسی کو مضبوط اور مستحکم کر کے مع دو سو گورہ اور دو توپون اور چند سوار
رجمنٹ وغیرہ کے چھاونی کیطرف روانہ ہوئے اور باغی پلٹن کے پانسو سپاہی جو اوسوقت تک وفادار
اور صداقت شعار تھے فوج انگریزی مین آملے ساتوین رسالہ کے کسوارون کو آگے بڑھنے کو حکم ہوا
لیکن جب فوج باغی کا مقابلہ ہوا دو تین رسالہ مذکور باغیون کے شریک ہو گئے فوج باغی نے دیکھا
کہ انگریزی فوج آگے کو بڑھتی چلی آتی ہے پیچھے کو بھاگی اوسوقت توپخانہ انگریزی سے فیر ہونے لگی
غرضکہ فوج انگریزی نے مڈکی پور تک باغیون کا تعاقب کیا اور ہندوستانی رسالہ فوج انگریزی کا
دس کوس تک سیتاپور کیطرف اونکے پیچھے گیا مگر اس تعاقب سے کچھ فائدہ نہوا صرف تین
باغی سپاہی ہلاک ہوئے اور سات آدمی قید اور زخمناک ہوئے چونکہ صاحب چیف کمشنر اودہ کو
لکھنؤ کے باغیون سے اطمینان نہ تھا چھاونی مین تشریف لائے اور دو سو گورون کو مع چار توپون کے
وہان ٹھہرا دیا اور دون کو ریذیڈنسی اور مچھی بھون مین مقرر کیا اور دو دو توپین ہر ایک مقام کے بیچ مین
قائم رکھین اور مارشل لا یعنی قانون جنگی کی تشہیر کی پسندیدہ تدبیر کی اور پولیس شہر کی حفاظت
کیواسطے سو گورہ مقرر کیے اوس رات کو شہر مین بلوہ عظیم کا خوف و خطر تھا سامان شور و شر تھا
اگر سر ہنری لارنس صاحب بہادر مع کرنیل انگلس صاحب کے خود شہر مین قیام نہ فرماتے ضرور
ایک بڑا ہنگامہ بغاوت کا گرم ہو جاتا کیونکہ کئی بار مفسدین شہر نے پولیس کا مقابلہ کیا مگر ہر بار پسپا
ہو کر بھاگ گئے اور وہ حوالدار جسنے لفٹنٹ گرانٹ صاحب کو قتل کیا تھا گرفتار ہوا اور
اوسکو مع اور چھ سپاہیون کے جو بڑے مفسد تھے پھانسی ملی۔

اسوقت تک کل فوج ہندوستانی متعینہ اضلاع ملک اودہ حسب دستور اپنے افسرون کی اطاعت مین وفادار تھی اور تاریخ تیس ماہ مئی تک ہر افسر کو اپنے ہمراہیون پر بھروسا تھا مگر چونکہ بغاوت میرٹھ پھیلتی جاتی تھی اور نامہ و پیام آنکی بہی خبر اپنے سپاہیون سے سُن رہے تھے کسی افسر جنگی اور ملکی کو بجز تدبیر انسداد بغاوت اور کوئی کام نتہا جبکہ بغاوت خاص شہر لکھنؤ مین شروع ہوگئی جسکا ذکر اوپر ہوچکا سر ہنری لارنس چیف کمشنر بہادر بلکہ عوام کو روشن ہوگیا کہ اب ملک اودہ مین بہی بغاوت رُک نہین سکتی لہذا صاحب ممدوح نے ازروی مصلحت و لوازم ملکداری میرزا مصطفی علی حیدر خلف امجد علیشاہ و محمد حسن علیخان نسل نواب سعادت علیخان بہادر وغیرہ کو جنکو استحقاق ریاست اودہ پہنچتا تہا بیلی گارڈ مین اپنے ساتھ زیر نگاہ و محفوظ کرلیا اور کوٹھیات واجد علیشاہ سے اشیای بیش بہا مثل جواہرات وغیرہ مع تخت شاہی کی بیلی گارڈ مین اوٹھوا لیا مردم پلٹن اختری و نادری منجملہ فوج واجد علیشاہ کو جو زمرہ ملازمان بھرتی جدید ملک اودہ سے حاضر باش لکھنؤ تھی اعتبار سے ساقط گردانا اور واسطی حفاظت حسین آباد وغیرہ کی تعینات کردیا لکھنؤ مین تو بدولت بغاوت دہلی یہ حال گذرا اب اضلاع اودہ کا حال ذیل مین لکھا جاتا ہے

## بغاوت محمدی مع سیتاپور کا بیان

مسٹر طامس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر محمدی کو تاریخ اکتیس ۳۱ ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو ایک چٹھی جنٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور کی جسمین سرگذشت بغاوت شاہجہان پور لکھی تھی اور مقام پوین سرحد اودہ سے روانہ کی تھی اور سواریان مانگین تہین ملی مسٹر طامس صاحب نے فوراً سواریان بھیجدین اور چونکہ اسوقت دو کمپنی نوین ۹ پلٹن اودہ اور دو کمپنی پولیس پلٹن اور پچاس سوار محمدی مین موجود تھے طامس صاحب ڈپٹی کمشنر کو یقین کامل ہوگیا کہ اٹھائیسوین رجمنٹ کی سپاہی یعنے باغی شاہجہانپور کی خزانہ محمدی لوٹنے ضرور آوینگے اوسی تاریخ کو ہیم صاحبہ کپتان اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو مع ایک پہرہ سپاہیان ماتحت ایشری سنگہ کی پاس راجہ لونی سنگہ تعلقہ دار متولی وغیرہ کی بھیجدیا جسنے ہیم صاحبہ کو گڈہی کچیانی جو جنگل مین واقع تھی بھجوادیا

اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سابق الذکر مع اڈر صاحب کے قلعہ محمدی کو گئے پہلی تاریخ جون کو
صاحب لوگ اور میمین جو شاہجہانپور سے فرار ہوئے تھے محمدی مین پہنچے بعض اونمین سے مجروح و خستہ
تھے طامس صاحب نے کرسچن صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور سے گاڑیان طلب کین غرضکہ سیتاپور
سے گاڑیان محمدی مین آئین جو سپاہی سیتاپور سے گاڑیون کے ساتھ آئے تھے اونہون نے مشہور کردیا
کہ جنہون نے مذہب عیسائی قبول نہین کیا انگریزی حاکمون نے اونکو قتل کیا چوتھی تاریخ جون کو
کل صاحب لوگ اور میمین جو محمدی مین تھے سیتاپور کیطرف روانہ ہوئی فوج محمدی نے قریب شام کے
خزانہ سرکاری کا ایک لاکھ دس ہزار روپیہ اپنے قبضہ مین کرلیا اور جیلخانہ کے قیدیون کو رہا کردیا صاحب
لوگ پانچ تاریخکو اورنگ آباد کے قریب پہنچے تھے کہ ایک گروہ سپاہیونکا تعاقب کرتا ہوا آپہنچا اور
ایک سپاہی نے لفٹنٹ شیلس صاحب کے گولی بندوق سے مارڈالا پھر تو ہر چہار طرف سے گولیونکی بوچھار
شروع ہوگئی صاحب لوگ سکوت مین کھڑے ہوگئے تب تو اون بیباک سپاہیون نے سبکو کمال
بیرحمی سے قتل کیا اور لوٹ لیا فقط کپتان اڈر صاحب اسسٹنٹ کمشنر محمدی جان بچا کے
متولی مین جہان سے صاحب اونکی تین پہنچی محمدی کے صاحب لوگون اور میمون اور بچون پر عجیب
مصیبت گذری جسکی بیان سے رقت آتی ہے مشیت خدا مین کسکو چارہ ہے یہ کسکو معلوم تھا کہ دفعتاً ایسا
غدر ہوگا سچ ہے ایام گردش سے آتے ہین کوئی تدبیر راست نہین آتی انسان امر شدنی سے مجبور رہے
یہ صاحب لوگ سیتاپور نہ پہنچے اور قتل ہوگئے حسرت سیتاپور پہنچنے کی دلمین لیگئے —

سیتاپور مین اودھ کی نوین اور دسوین پلٹن اور اکتالیسوین پیادگان
بنگال معمور تھی کہ ستائیسوین مئی ۱۸۵۷ع کو دوپہر کیوقت دسوین پلٹن کی لین جو خالی پڑی تھی
مفسدین شہر نے آگ لگادی مگر خدا نے فضل کیا کہ جلد امن و امان ہوگیا آگ گل ہوگئی دسوین
پلٹن اودھ بڑی معتبر سمجھی جاتی تھی تین یا چار گمنام چٹھیان زبان ہندی مین لکھی ہوئی اوس
پلٹن کی سپاہیون نے گرفتار کین اور اپنے افسرون کو دکھادین اون چٹھیون مین تاریخ درج نتھی
صرف یہ لکھا تھا کہ اکتالیسوین پلٹن پیادگان بنگال اور انیسوین پلٹن اودھ متفق ہوکر آمادہ

سرکشی سے ہے اور اپنے افسران ولایتی اور عیسائیون کو قتل کرنا چاہتی ہے اٹھائیسوین[۲۸] تاریخ
مئی ۱۸۵۷ع کو چند چھکڑے جسمین آٹا بھرا تھا کوتوال شہر نے دسوین پلٹن اودہ کیواسطی بھیجے
جب وہ چھکڑے آئے اور آٹا تقسیم ہونے لگا پلٹن مذکور کے سپاہیون نے کہا کہ اس آٹے مین کچھ خراب چیز
ملی ہوئی ہے جس سے اونکے ایمان مین فرق آجائیگا غرضکہ بعد تکرار و قیل و قال بسیار وہ آٹا
دریا مین پھکوا دیا گیا اوسی روز اوس پلٹن کے چند سپاہیون نے صاحب ڈپٹی کمشنر مسٹر کرسچین کے
باغکو پامال اور خستہ و خراب کردیا لفٹنٹ گرین صاحب متعلقہ اونیسوین[۱۹] پلٹن اودہ اور مسٹر
بکر صاحب سر دفتر محکمہ صاحب کمشنر اون سرکشون کی فہمایش کو آئے اور کہا کہ یہ بڑی خطا کی
تم لوگون نے کیون کی اور باغ کو کیون لوٹ لیا مفسدین نے جواب دیا کہ ہمارا قصور نہین اور لوگ
یہی کرتے تھے ہمنے بھی دیکھا دیکھی ایسا ہی کیا اور اگر آپ ہماری اس فعل کو قصور مین داخل کرتے ہین
ہم مجبور بیقصور ہین صاحب کمشنر بہادر نے یہ باتین سنکر کچھ جواب ندیا اور سکوت کرلیا۔ آٹہ نیچے
۳ - جون کو ایک مسلمان صوبہ دار اودہ کی پلٹن کا مسٹر بکر صاحب سر دفتر محکمہ کمشنری کے پاس
آیا اور باغیون کی نسبت کلمات طعن و تشنیع کہہ سنائی اور کہا مین سرکار انگریزی کا نہایت وفادار
اور خیرخواہ غمگسار ہون اور میری پلٹن کو بھی اسیطور پر خیال کیجئے اور صاحب ممدوح سے یہ بھی
پوچھا کہ آپ نے اپنی عیال و اطفال کو صاحب کمشنر کی بنگلہ پر کسواسطے بھیجدیا ہے جس سے دسوین[۱۰]
پلٹن کی وفاداری مین گمان بد عائد ہو سکتا ہے لہذا بہتر یہی ہے کہ اپنی قبائلیون کو یہان بلوا بھیجئے
مین اونکی حفاظت کا ذمہ دار ہون گو صاحب ممدوح نے اوسکی باتون پر یقین ظاہر کیا مگر اپنے
عیال و اطفال کا اپنے پاس بُلانا مناسب نہ سمجھا چونکہ بہت سے انگریز اور میمن چھاونی اور احکام ملکی
کے قیامگاہ مین جمع تھے اور کرنیل برچ صاحب دوسری ماہ جون کو سیتاپور مین واپس
آگئے تھے تیسری تاریخ جون کو صبح کیوقت افسر اکتالیسوین[۴۱] پلٹن نے صاحب کمشنر مسٹر کرسچین
کو خبر دی کہ اکتالیسوین[۴۱] پلٹن آمادہ سرکشی ہے صاحب ممدوح اس خبر حیرت اثر کو سنتے ہی
کرنیل برچ صاحب کے پاس گئے اور بعد مشورہ باہمی اونیسوین[۱۹] پلٹن کو تیاری کا

حکم دیا اور پولیس کی نئی بھرتی کئی ہوئی سپاہیون کو پہرون پر مقرر کر دیا آٹھ بجے کے قریب میجر
ریٹ ہورٹ صاحب مسٹر کرشچین صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس آئی اور کہا کہ سپاہی میری فہمایش کو
ذرا بھی نہین مانتی اور بغاوت کا مصمم اور مستحکم قصد کر رکھا ہی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک کمپنی نے
اپنی لین سے لکھنو کی سڑک کیطرف سرکاری خزانہ کی قریب کوچ کر دیا اور باقی پلٹن اودہ کی لوگ
نوین اور دسوین پلٹن کی جانب چلی اور جملہ افسران فوج انگریزی و حکام اپنی اپنی تدبیرون مین تھے
اور بند و بست انسداد باغیان کر رہے تھے کہ ایک گھنٹا گذر گیا اوس وقت کپتان ہیرسی
صاحب و مسٹر تھارن ہل صاحب و صاحب ڈپٹی کمشنر نے خزانہ کیطرف سے بندوقون کی آواز سنی اور معلوم ہوا
کہ دو افسر فوج انگریزی کے مارے گئے اس ماجرے سے حکام جنگی اور ملکی کو انتشار پیدا ہو گیا اور
باغی روز بروز بیرحمی و ایذا رسانی پر مائل ہو گئے ناچار کچھ افسرون نے لکھنو کیطرف کوچ
کیا خزانہ مین گولیان چلنی لگین اور شور برپا ہونیکے بعد چھاونی سے بھی بندوقون کی صدائین
آنی لگین اور ایک سپاہی نے خبر دی کہ کپتان گونصاحب اور ڈاکٹر بل صاحب باغیون کے
ہاتھ سے مارے گئے اور کئی افسر زخمی ہوئے مسٹر کرشچین صاحب ڈپٹی کمشنر نوین ۹ پلٹن اودہ کی طرف سے
بندوقونکی آواز سنتی ہی رفل لیکر پولیس پلٹن کی جانب روانہ ہوئی جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ باغیون کے
حملے نے ایسا زور کیا کہ اکثر عیسائی اسمقام ایسے بیرحمی سی قتل ہوئی جنھون نے یہ معرکہ اپنی آنکھون سے
دیکھا ہوگا اونہین کا دل خوب جانتا ہی میمون اور چھوٹی بچونکا سسک سسک کر مرنا اور
تڑپ تڑپ کر جان کھونا غضب کا سامنا تھا غرضکہ بعض افسر بڑی مشکل سے جان بچا کر ادہر
اودہر بھاگ گئی مسٹر بکرس صاحب مع اپنی میم اور تین ۳ لڑکون کے جسمین ایک لڑکا اوسوقت
آٹھ روز کا تھا دریا اوتر کر جنگل کیطرف چلے گئے اور بڑی مصیبتین اوٹھا کر اٹھوین تاریخ جون کو
لکھنو مین پہونچے اور باقی انگریز اور میم صاحبات جو زندہ بچے اٹھائیسوین ۲۸ جون تک لکھنو مین
داخل ہوئی غرضکہ اس مقام سیتاپور مین علاوہ متفرق مقامون کی چوبیس ۲۴ انگریز اور میم مارے گئے
اور جو زندہ بچے اونکی داستان غم انگیز تھی

# بغاوت فیض آباد کا حال

حکام فیض آباد نی جسوقت خبر ہنگامۂ مقام دہلی و میرٹھہ کی سنی تہی یقین ہوگیا تہا کہ اس مقام مین بہی اثر بغاوت ضرور ظاہر ہوگا اسواسطہ تہربرن صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو انتظام بہم رسانی رسد و دیگر ضروریات کا تفویض ہوا اور چار دیواری شہر کو مضبوط کرانا شروع کردیا اور امید کی تہی کہ باتفاق و اعانت زمینداران و رئیسان نشین دار شہر کو بچا لیوینگی مگر جب زمینداروں سی استفسار کیا اونہون نی انکار کیا کہ فوج قواعد دان سی ہم نہین لڑینگی تب حکام نی مجبور ہوکی وہ انتظام بند کیا اس مابین مین دریا آباد اور لکہنؤ کا حال حکام فیض آباد پر روشن ہوگیا جسنی حکام کو زیادہ متوحش کردیا اس مقام پر چہٹی پلٹن اودہ اور بائیسوین پلٹن پیادگان بنگال اور تیسرا رسالہ بی آئین اور توپخانہ ایسی تعینات تہا حسب دستور قدیم وفاداری و فرمانبرداری مین یہ سب سرگرم تہے کہ تاریخ تیسری جون کو فیض آباد مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ پیادگان بنگال کی سترہوین پلٹن اعظم گدہ سے لوٹ مار کرتی ہوئی فیض آباد مین جلد آنیوالی ہی کرنیل لینوکس صاحب نی حسب تجویز و مشورہ دیگر افسران باغیون کی مقابلی کی تجویز کی مگر آخر کو وہ خبر صحیح نہ ٹھہری پانچوین تاریخ جون کو حکام نے یہ تجویز کیا کہ میمون اور بچون کو راجہ مانسنگہ کی قلعہ شاہ گنج مین بہیجدین کہ وہ رئیس بخوبی حفاظت کریگا چونکہ راجہ مان سنگہ اوس تاریخ تک بحکم صاحب چیف کمشنر اودہ پیشتر سے مہینے بعد وقوع غدر چہاؤنی فیض آباد مین قید تہا لہذا اوسنی اسبات کو منظور کیا مگر افسران جنگی نے اپنی عیال و اطفال کو شاہ گنج مین بہیجنا منظور نہین کیا تب حکام ملکی نی اپنی عیال و اطفال کو مع ایک میم اور چار لڑکون کپتان ڈلیس صاحب گدہ کپتان کی شاہ گنج کی قلعہ مین بہیجدیا اور راجہ مانسنگہ کو رہا کردیا تا کہ وہ آدمی بہرتی کرکی قلعہ کی حفاظت اچہی طرح کرے اور آٹہ تاریخ کو کچہہ اور میمون اور بچون کو شاہ گنج روانہ کیا اور ملازمان جدید کی تنخواہ تقسیم کی اور مبلغ دس ہزار روپیہ قلعہ شاہ گنج مین بہیجدیا اور کاغذات دفتر مکانات بیگمات خاندان شاہی مین رکہوا دئی اسی تاریخ آٹہوین کو اعظم گدہ اور بنارس اور جونپور بعد قتل و قمع حکام انگریزی جوق جوق فیض آباد مین داخل ہوئے

اور پانچ آدمی مع فرمان بادشاہ دہلی جاؤلی فیض آباد مین سپاہیون کی پاس بھیجے دن تو
خیریت سے گذرا لیکن رات کو کل فوج فیض آباد برگشتہ ہو گئی حالانکہ تاریخ ساتوین کو باغیونکی آمد
کی خبر مشہور ہوئی تھی اور کرنل صاحب نے مقام سورج کنڈہ جو فیض آباد سے پانچ کوس کے
فاصلہ پر ہے باغیون کو روکنا چاہا تھا مگر اونکی فوج نے وہان کو جانے سے محض انکار کیا اور کہا
کہ ہم اپنے بال بچون کو چھاؤنی مین تنہا نہین چھوڑ سکتے اس سے سورج کنڈ پر نجائین گے
جب فوج باغی شہر مین آجائیگی مقابلہ کرکے بتادین گے یعنی بہادری کا جوہر میدان مصاف مین
دکھادین گے مگر حکام کو اوسوقت کچھ چارہ نہوا اور اونہین کے ساتھ مقیم رہے جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ تاریخ آٹھوین وقت شب کو کل فوج برگشتہ ہو گئی اور افسران انگریزی کو قید کر لیا مگر کشت و خونکا
بازار گرم نکیا اور تمام رات افسران کو پہرہ مین رکھا افسرون نے نکلنا چاہا مگر نکلنے نپائے
صبح کو دلیپ سنگہ افسر بائیسوین پلٹن جو بغاوت کا بانی تھا کرنل لینکس صاحب کے پاس آیا اور کہا
کہ مین آپ سب صاحبون کو کشتیون مین سوار کرکے دریای گھاگرا کے پار اوتروا دونگا تاکہ آپ سب لوگ
داناپور پہنچ جائین مگر راستہ کی حفاظت ہماری ذمہ نہین اور سکندر شاہ جو چند روز سے بجرم اغوا
فساد قید تھا اوسکو رہا کر دیا تب سکندر شاہ نے سب اسسٹنٹ سرجن فیض آباد کی معرفت کرنل لینکس
صاحب کو پیغام دیا کہ سب افسر اپنی وردیان ہماری حوالہ کرین تاکہ اونکو نجات دیجائے
غرض کہ کرنل صاحب نے ایسے سخت وقت مین بجز اطاعت کی اور چارہ ندیکھا انگریزون کی وردیان
حوالہ کر دین تب سب سپاہیون نے اونکے واسطے کشتیان مہیا کر دین اور سب افسرونکو مع اونکی
ذاتی مال و اسباب کے کنارہ دریای گھاگرا تک اپنی حفاظت مین پہنچا کر چار کشتیون مین سوار کرا دیا
ایک کشتی کے سب صاحب یعنی کرنل اوبرائن صاحب افسر چھٹی پلٹن پیادگان اودہ - کورڈن صاحب
افسر دوم پلٹن پیادگان اودہ - ڈاکٹر کولیزن صاحب و لفٹنٹ اینڈرسن صاحب متعلقہ بائیسوین
پلٹن پیادگان بنگال - لفٹنٹ پیول متعلقہ توپخانہ و علاوہ اسکے شٹر صاحب نے بچکر داناپور مین
پہنچ گئے اور باقی سب صاحب لوگ یعنی کرنل گولڈنی صاحب کمشنر فیض آباد - لفٹنٹ کری صاحب

متعلقہ توپخانہ ـ لفٹنٹ کاٹلی صاحب ـ انسائن رچی صاحب متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال
میجر ملز صاحب افسر ـ ولیم سن جل کش ـ سارجنٹ اڈوارڈز ـ سارجنٹ بشر متعلقہ توپخانہ
لفٹنٹ پارسٹر صاحب ـ سارجنٹ میجر ہیوس صاحب متعلقہ چھٹی پلٹن پیادگان اودہ ـ لفٹنٹ
برایٹ صاحب جیمٹن ـ لفٹنٹ انگلس صاحب ـ لفٹنٹ لینڈری صاحب لفٹنٹ طامس صاحب
متعلقہ بائیسوین ۲۲ پلٹن پیادگان بنگال ـ اثناء راہ مین مارے گئے ـ اور یہان فیض آباد مین
کل باغیون نے باتفاق راے احمد اللہ شاہ جسکے پیشین گوئی وغیرہ کی پیشتر سے معتقد تھے راجہ مانسنگہ کے
میمون کو طلب کیا اور درخواست اعانت کی کی راجہ مانسنگہ نے میمون کو بجبر است اپنی ملازمان کے
جای امن مین پہونچا دیا اور فوج سرکش کو لیت لعل مین چندی رکھکر یکبار مبلغ [illegible] بوعدہ اعانت
اپنی علاقہ کو سرکشی سے بچالیا تب فوج انتظام روانگی لکھنؤ مین مصروف ہوئی ـ

## بغاوت پرسدپور کا حال

دسوین تاریخ ماہ جون کو پلٹن اول پیادگان آئین اودہ نے اس مقام پر سرکشی شروع کی اور
اسی روز ایک ترپ تیسری رسالہ آئین اودہ کا پرتاب گڈہ سے پرسدپور مین داخل ہوا اور
سہ پہر کو ایک سوار کپتان طامس صاحب کے پاس آن پہنچا اور بیان کیا کہ مین فوج سرکش سے
علیحدہ ہو کر چلا آیا ہون اور براہ خیرخواہی عرض کرتا ہون کہ باغیون کا روکنا مناسب ہے
کہ سلطانپور سے فوج باغی حملہ کرتی ہوئی چلی آتی ہے کپتان صاحب نے یہ خبر سنتے ہی اپنی پلٹن کو تیار کرا دیا
اور ایک دفعدار کو مع ہمراہیون کے واسطے صداقت اس خبر کے روانہ کیا تھوڑی دیر کے بعد
دفعدار نے واپس آکر خبر دی کہ سب دروغ ہے تب پلٹن پریٹ سے رخصت کیگئی اور صاحب بھی وقت
بنگلہ پر جا پہنچے شام کیوقت سپاہی اپنے افسرون سے کہنے لگے کہ اگر آپ سب صاحب لین مین
قیام پذیر ہون تو نہایت عمدہ بات ہے کیونکہ اگر باغی حملہ آور ہون گے تب بنگلون سے زیادہ حفاظت
لین مین ہے چنانچہ افسرون نے ایسا ہی کیا صبح کو کپتان طامس صاحب نے دیکھا کہ کل پلٹن وردی سے
آراستہ اور سامان جنگ سے پیراستہ ہے اس سے عجیب عجیب توہمات انکے دل مین پیدا ہوگئی اور سوائے

سوا اسکی یہ بہی خبر ملی کہ کپتان بیرو صاحب ڈپٹی کمشنر سلون کو سرکشی کی خبر پہنچی ہی اور اونکا
ارادہ ہے کہ علاقہ کو چھوڑکر چلے آئین القصہ کپتان طامس صاحب ڈپٹی کمشنر نی اپنی پلٹن کے
سپاہیون اور ہندوستانی افسرونسی کہا کہ تم لوگ باغیون سی علحدہ ہوکر الہ آباد مین چلو تھوڑی دیر
کے بعد ہندوستانی افسر صاحب ڈپٹی کمشنر کی پاس آئی اور کہا کہ خزانہ کا چھوڑ دینا اب بہت مناسب ہے
ورنہ لوٹ ہوجائیگی مگر آپ ہم لوگونکو چہہ چہہ مہینے کی تنخواہ عنایت کردیجیے تاکہ ہم سب افسران
انگریزی کی ساتھ الہ آباد چلین اسبات پر صاحب ممدوح نی ہر چہہ تنخواہ خزانہ سی دلوایا چونکہ خزانہ کی روپیہ پر
باغیون کا دانت لگا تہا وہ سب بالاتفاق آمادہ سرکشی تہی اس خیال سے صاحب ڈپٹی کمشنر مع
اور حکام وقت کی چہاونی مین [illegible] درمیان ہی گذرتے ہوئی روانہ ہوئی راستے مین سپاہی بندوقین
بہرے ہوئے نظر آئے لیکن وہ خاموش رہی اور کسی سی کچہہ نہ بولی راجہ ہنونت سنگہ تعلقدار نی جملہ حکام
انگریزیکو قلعہ دہارو پور مین بحفاظت تمام لیجاکر بائیسوین ۲۲ ماہ جون کو الہ آباد مین پہنچادیا۔

## بغاوت سلطانپور کا حال

نوین جون کو پہلی پولیس کی پلٹن نی سرکشی پر کمر باندہی اور لفٹنٹ کرنیل فشر صاحب کو جو بعد
ملاقات مسٹر بلوک صاحب ڈپٹی کمشنر سلطانپور چہاونی کو واپس جاتی تہے صبح کیوقت زخمی کیا
صاحب مجروح پندرہوین ۱۵ لی آئیت رسالیکی لین مین پہنچے اور کپتان ڈی گسکر وغیرہ سی ملاقی
ہوئے ان صاحبون نی علاج زخم مین کوشش کی مگر صاحب ممدوح نی کہا کہ اب زخم کاری لگ چکا
میرا زندہ رہنا محال ہے آپ لوگ اپنی حفاظت کرین اتنے مین پلٹن مذکور بہی بغاوت پر
آمادہ ہوگئی اور کئی انگریزی افسرون کو مار ڈالا باقی افسران انگریزی بہاگ گئے۔

## لکھنؤ

واضح ہو کہ راقم نے کیفیت بناء بغاوت اودہ صاف صاف بیان کردی جس سی ظاہر ہے
کہ صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ پہلے ہی سی خبر ہنگامہ قتل میرٹھ سنکر آراستگی و پایداری کوٹھی زیدی نیسی
و قلعہ مچھی بہون مین بدلجمعی تمام مصروف تہے کہ تیس ۳۰ تاریخ مئی کو جو لکھنؤ مین ہنگامہ ہوا اوسکا بہی

بیان ساتم کرچکا اور یہ ہنگامہ بدولت بیدارمغزی سرہنری لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر اودہ پہلی ہی بار
دفع ہوگیا جس سے معلوم ہوا تہا کہ اب کوئی سرکش سر نہ اوٹھائیگا کہ اس تاریخ تک اضلاع اودہ کے
سب سپاہی و رعایا اطاعت افسران جنگی و ملکی مین بدل مصروف خیرخواہی معلوم ہوتے تھے صرف
اطراف سرحد اودہ کی باغیون کا البتہ خوف اور اضطراب تہا کہ تاریخ نوین ماہ جولائی کو ضلع گونڈہ
مین حال ہوا کہ وینگفلڈ صاحب بہادر کمشنر نے بدریافت برہمی مزاج فوج چھاونی سکرورہ گونڈہ مین
داخل ہوکر افسرون سے جو وہان موجود تھے کہا کہ اپنی جان بچانے کی تدبیر کرو غرضکہ باتفاق ساتھ باہمی کل
افسر دسوین تاریخ ماہ مذکور کو راجہ بلرامپور کی پناہ مین پہنچے تیسرے روز راجہ صاحب کو خبر پہنچی کہ فوج
باغی تبلاش حکام انگریزی چلی آتی ہے راجہ صاحب نے بذریعہ اپنی چٹہی کی کچہ صاحبون کو بغرض حفاظت
نیپال کو روانہ کیا اور کچہ صاحبون کو اپنی چٹہی کی وسیلے سے پاس راجہ پاریں متعلقہ ضلع گورکہپور بھیجدیا
گیا گو اسیطرح ہر ایک مقام سے بغاوت کی خبر آئی تاہم شہر لکھنؤ کے ہر امیر و غریب اطاعت حاکمانہ
وقت مین سر بہ تسلیم تھے کہ ہر ایک ضلع مین باغیان اطراف یعنی شاہجہانپور لوٹ مار کرکے
محمدی مین آپہنچے اور باغیان بنارس و اعظم گڈہ و جونپور فیض آباد مین داخل ہوئے جسکی سبب سے
ان جگہون مین قتل اور لوٹ کا بازار گرم ہوگیا اسیطرح پر ہر ایک ضلع ملک اودہ مین حکام انگریزیکا
نام و نشان باقی نہ رکہا ضلع محمدی و سیتاپور و سلطانپور و پرسدیپور و فیض آباد کے حکام بعض
بدولت اعانت تعلقہ داران اودہ کے جو آغاز غدر سے پہر اپنے تعلقون پر قابض ہوگئے تھے الہ آباد وغیرہ مین
پہنچگئے اور اکثرونکو سپاہیون نے جان بخشی کرکے علاقہ اودہ سے نکالدیا جسکی تفصیل بغاوت ہر مقام مین
مفصل درج ہوچکی المختصر جب اضلاع اودہ تمام انگریزون سے خالی ہوگئے لکھنؤ مین آئے
باغیان نزدیک و دور کا غل مچا حکام و رعایا کی اوسوقت عجب حالت تھی نہ پائے
ماندن نہ جائے رفتن کا نقشہ تہا ہر طرف بغاوت پھیلتی جاتی تھی اور امن و امان کی خبر
کہین سے نہ آتی تھی حاکم اور رعایا کو اپنی جان اور مال کے لالے پڑے تھے کہ اس اثنا مین
خبر ہنگامہ باغیان کا پورا اسطور پر پہنچی کہ تاریخ آٹھوین ماہ جون ۱۸۵۷ع کو

باغیون کی کانپور مین بغاوت کرکے مسمی نانا راو جانشین باجی راو پیشوا رئیس پونا ستارا کو (جو ایکمد تسے
ریاست سے خارج ہوکر زیر حفاظت سرکار کمپنی بمقام بٹھور مین تھا اور جسکو حکام انگریزی کانپور نے
ہنگام بغاوت میرٹھ و دہلی سے صلاح و مشورہ و اعانت کیواسطے کانپور مین بلا لیا تھا) اپنا افسر
بنا لیا اور حکام انگریزیکو محصور کر لیا چونکہ اوس وقت مین بسبب حفاظت بہانہ مال و خزانہ و لوازمات
حکومت ریاست اودہ مین صرف تہوڑی فوج یعنی تخمینا بارہ سو آدمی سوار و پیادہ کی بیلی گارڈ مین
موجود تھی صاحب چیف کمشنر اودہ اعانت کانپور سے مجبور رہ گئے - پندرہ تاریخ کو
بل پختہ گومتی جو متصل قلعہ مچھی بہون تھا شکست کرا دیا اور ایک جماعت گورہ واسطے مقابلہ دشمن کے
قائم کردی بیسوین تاریخ جون کو نواب گنج بارہ بنکی مین آمد فوج باغی محاصرہ لکھنو کیواسطے شروع
ہوئی تب صاحب چیف کمشنر بہادر نے مقام نادر گنج جو لکھنو سے قریب چار کوس کے ہے ترتیب فوج کا
بندوبست کیا کہ اسی اثنا مین تاریخ چھبیسوین جون کو کانپور سے پہر خبر آئی کہ باغیون سے از خود
یا بشاہد نانا راو کے کہنے سے محصورین کانپور کو کشتیون پر سوار کرا کے الہ آباد روانہ کر دیا
اثنای راہ مین بد معاملہ اونکے قتل پر مستعد ہو گئی جسکے سبب سے لکھنو مین اور بھی تردد ہوا صاحب چیف کمشنر
بہادر نے لکھنو مین قطعہ اشتہار چھپوا کر جسکی نقل بجنسہ ذیل مین درج کیجاتی ہے

## اشتہار محکمہ صاحب والا مقام چیف کمشنر بہادر ملک اودہ مرقومہ ۲۶ جون ۱۸۵۷ع

چونکہ اندنون مین ایک شخص مرہٹہ لے پالک باجی راو مرحوم مشہور نانا صاحب نے گرد و نواح شہر کانپور
و بیشتر ملک عملداری سرکار کمپنی انگریز بہادر مین از طرف سپاہیان باغی ناعاقبت اندیش بلوہ
و فساد کر دیا ہے اور اکثر مردون اور عورتون اور لڑکون اور لڑکیون خصوصا صاحبان انگریز بہادر کو
از راہ ناعاقبت اندیشی قتل ورا عضای بدن اونکے قطع کرداتا ہے اور تاخت و تاراج شہر خانہ ہای روسا
و شہر قاطنہ مین لاکر اور اکثر مردمان شہر کو بانواع عقوبت اور اذیت گرفتار کرکے بجبر و زبردستی
اونسے روپیہ لیتا ہے غرض کوئی امر بدعت اور ظلم کا نہین چہوڑا ہے جو اوس خونگرفتہ کے ہاتھ
سے سرزد ہونا تہا بہا نظر بران قتل یا گرفتار ہونا اوس بدمعاش مشہور کا نظر رفاہ و آسودگی

۲۹۱

رعایا ضروری خصوصاً اسوقت مین باقبال عدو مال سرکار بدقرار خبر فتح دہلی و شکست باغیان
مجمع اوس نواح کی آچکی ہی ضرور ہی کہ بہت جلد انجام اوس کوتہ اندیش کا بہی کیا جاوے کہ
شہر کانپور اور گرد نواح اوسکا بہی فسادات سی پاک ہوکر امن اور امان بخوبی اوسمین ہو جاوی نظر بران
اشتہار دیا جاتا ہی کہ جو کوئی میعاد ایکہفتہ مین سر نانا ہاے مقہور کا کاٹ لاویگا یا زندہ پکڑ کر کسی حاکم
سرکار انگریزی کی پاس حاضر لاویگا ایک لاکہہ روپیہ انعام سرکار سی پاویگا اور بعد انقضای میعاد سات
دن کی جو سر اوسکا لاویگا تو اوس مقدار انعام مین کمی واقع ہوگی اور واضح ہو کہ اگر کسی شخص کی
شرکت قتل کسی صاحب انگریز بہادر مین ثابت ہوگی تو وہ جملہ شرکا اوسکی مانند جانوران درندہ کے
بے سبطر حکمی رحم کی بکمال خواری قتل کئی جاینگی اور جو کوئی شخص کسی صاحب انگریز یا گورے کو بچالاوے
اور حفاظت سی لاویگا تو فی صاحب لوگ اور گورہ دو ہزار روپیہ انعام پاویگا اور خیر خواہ سرکار اونکا متصور ہوگا

۲۹ جون کو کچہ فوج باغی بمقام چنہٹ جو لکہنؤ سے پانچ چہ کوس پر واقع ہے آپہنچی اور مشہور
ہوا کہ کل تاریخ تیسویں جون روز شنبہ کو وہ فوج چنہٹ پہلی مندر مہابیر واقع علی گنج کی طرف
درشن کیواسطی روانہ ہوگی اور پہر لکہنؤ مین گہس آویگی چنانچہ وہی فوج چنہٹ تاریخ مذکورہ کو کسی قدر
آراستہ ہوکر تین حصہ پر منقسم ہوئی ایک حصہ تو اوسی راہ پر کچہ فاصلی سی قایم ہوگیا اور ایک حصہ بہ رخ
طرف مندر مہابیر جو لکہنؤ سے طرف شمال پانچ چہ میل مابین لکہنؤ اور چہاؤنی منڈیانون کی واقع ہے
چلا اور تیسرا حصہ قریب نالہ گکرایل پہونچکر اودہر اودہر کمین مین بیٹہ رہا اور ادہر لکہنؤ سی صاحب
چیف کمشنر بہادر اوسی تاریخ تیسویں جونکو بموجب آمد خبر فوج باغی بسمت لکہنؤ (چار توپ اسپی
فیلڈ باڑی و دو توپ نمبر ۳ اسپی اور ایک غبارہ اور رسالہ والنٹیر اور تین سو گورہ تیسویں ۳۲
رجمنٹ شاہی اور تیس سپاہی رجمنٹ اکثر ہندوستانی قوم سکہہ اور ڈیڑہ سو سپاہی رجمنٹ چالیس ۴۸
ہندوستانی اور ایکسو تیس سوار رسالہ پہلا و دوسرا و تیسرا) اپنی ساتہ لیکر باغیون کی مقابلے کو
چل نکلی اور اپنی حد معینہ گکرایل پر پہنچے مگر باغیون کا جب کہین پتا نہ لگا تب آگی بڑہے یہانتک کہ اوس
مقام پر پہنچ گئے جہان باغی لوگ خفیہ آڑ مین بیٹہی ہوئی تہے جب فوج نے باغی لوگ دیکہا کر فوج

انگریزی ہماری دو طرفی زد پر آگئی دفعتاً گولہ و گولی مارتی ہوئی آگرے اور فوج انگریزی کو گھیر لیا
جسکے سبب سے فوج انگریزی سراسیمہ ہو گئی اور کوئی تدبیر لڑائی کی بن نہ پڑی توپین فوج انگریزی کی
باغیون نے اپنے قبضہ مین کر لین فوج انگریزی کا قدم لکھنؤ کی طرف اوٹھ گیا اثنائے راہ مین وہ حصہ فوج
باغی جو درشن سہاے سے واپس ہو کر بقصد لکھنؤ چلا آتا تھا فوج انگریزی سے مقرور سے دوچار ہوا اور فوراً
ایک باڑہ ماری کہ فوج انگریزی اور بھی پریشان ہو کر بھاگی صاحب چیف کمشنر بہادر کی پیر مین خفیف سا
زخم بھی لگا اور پیچھے فوج باغی تعاقب مین تیغ چلی ہی آتی تھی آخر کار فوج انگریزی مع صاحب چیف کمشنر بہادر
بیلی گارڈ مین داخل ہو گئی باغی بھی جو سایہ کی طرح پیچھے پیچھے چلے آتے تھے برابر پہنچ گئے تین دروازے بیلی گارڈ
کے پہلے سے بند ہو چکے تھے ایک دروازہ جو کھلا تھا فوراً بند ہو گیا پھر کیا تھا باغیون نے چشم زدن مین
بیلی گارڈ و مچھی بھون کو گھیر لیا گولہ گولی دونو طرف سے چلنے لگا باغیون کی آمد شہر مین شروع ہو گئی لوٹ
مار نے شہر مین تہلکہ ڈالدیا انتظام سرکار انگریزی بالکل بگڑ گیا پولیس کے لوگ بھاگ گئے پلٹن اختری نادری
باغیون کی شریک ہو گئی دوسری ۲ تاریخ جولائی تک کل فوج باغی اودہ لکھنؤ مین جمع ہو گئی اپنے اپنے
مورچے قایم کر لئے تفصیل اس فوج کی یہ ہے پلٹن نمبر چوتھی ۴ و نمبر چھٹی ۶ و نمبر نوین ۹ و نمبر دسوین ۱۰ بی آئین اے و
پلٹن نمبر تیرہوین ۱۳ و نمبر سترہوین ۱۷ و نمبر بائیسوین ۲۲ و نمبر اٹھائیسوین و نمبر سینتیسوین و نمبر اکیانوین ۹۱ —
اور رسالہ نمبر ہشتم ۸ و پانزدہم ۱۵ — مابین تاریخ یکم و دوم ماہ جولائی لوٹ مار ہوا کی بلکہ انہین تاریخون مین
مکانات نواب محسن الدولہ بہادر نبیرہ حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ و داماد حضرت محمد علیشاہ و نواب
منور الدولہ بہادر وزیر ریاست عہد شاہی گھیرے گئے مگر چونکہ نواب صاحبان ممدوحین آغاز محاصرہ
کے وقت اون مکانون کو خالی کر چکے تھے مفسدون کی ہاتھ سے بچے مگر اسباب موجودہ غارت گیا دوسری ۲ تاریخ جولائی کو
سر ہنری لارنس چیف کمشنر اودہ نے اندرون حصار بیلی گارڈ کے ضرب گولی تفنگ سے قالب عنصری کو چھوڑا جس سے
محصورین کو بڑا غم ہوا اور باغیان ناحق کوش نے شادیانہ بجایا دسوین ۱۰ تاریخ شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق
تیسری ۳ جولائی کو مسمی احمد اللہ شاہ نے شہر لکھنؤ مین تھانجات مقرر کئے اور سنجانب فوج باغی اشتہار
دیا جسکا خلاصہ اسطور پر ہے کہ زمانہ سلطنت مین ہندو و مسلمان امن و امان مین بسر کرتے تھے چند مدت سے قوم انگریز

اس مملکت پر قابض ہوکر حکمران ہوئی اب چونکہ ان دونو گروہ باشکوہ کی ایمانون کی خواہان ہوئی ہین بدین نظر خارج کرنا انکا مملکت ہندسی مناسب معلوم ہوا لہذا رئیسان و ساکنان ملک اودہ کو چاہیے کہ اپنی گھرون مین اطمینان سی آباد ہوکر زر و مردم سی شریک فوج ہون کہ دنیا اور عقبی مین نیکنام اور بلند مرتبہ ہون اور جو لوگ زمرۂ برقندازون مین نوکر رہکر تکلیف دہ رعایا رہی ہین اونکو چاہیے کہ ہتیار داخل لشکر کی ملازمان فوج ہون اور احمد اللہ شاہ خود متصدی بکر نگرانی مورچہای حصار و انسداد ہنگامہ مین مصروف ہوا جماعت شہدون کی اسوقت تک دو فرقی تھے ایک فرقہ عرصۂ دراز سی ملازم کوتوالی عہد شاہی چلا آتا تہا اور بجای آلات ایک لٹھہ اونکی ہاتہ مین رہتا تہا یہ فرقہ بہت معتبر مشہور تہا اور دوسرا بازاری جنکی معاش اوس انعام سی تہی جو سواری امرا وغیرہ مین پہینکا اور لٹایا جاتا تہا یہ دونو فرقی آزادانہ طور سی حوالی رومی دروازہ جو قلعہ مچھی بہون کا بڑا پہاٹک مقرر کیا گیا رہا کرتی تہے جب فوج نی لکھنؤ مین حکام انگریزیکو حصار مین کردیا ان دونو گروہ شہدون نی محاذی رومی دروازیکی اپنا مورچہ قایم کرلیا تہا خلاصہ کلام اسی روز تاریخ تیسری جولائی کو وقت شب مردمان روند گشت شہدون کی مورچون پر پہنچی شہدی لوگ کمال استقلال کی ساتہ اپنی آوازونکو اونچی کہینچ کہینچ کی مار مار کا شور و غل مچا رہی تہی جب مردمان روند نی دیکھا اپنی مقام سی قدم آگی بڑہایا تہی و قرنا نوازون نی اس حال کو دیکھکر ترہی اور قرنا سی لکھا مار مار کا آوازہ خوب بلند کیا جسکے سبب سی محافظان قلعہ کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ہنگامہ اور حملہ اس تہوڑی جماعت موجودہ سی ترک نہین سکتا لہذا اونہون نی اوس سرنگ کو جو ایسے وقت کیواسطے راستی پر تیار کر رکہی تہی آگ لگادی جسکی آواز اور دہمک سی تمام شہر مین زلزلہ پڑ گیا اور خود مع ضروریات حرب ضرب توپ وغیرہ جو اوسوقت ممکن تہا اپنی ساتہ لیکر بیلی گارد مین صحیح و سلامت جا پہنچی اور یون بہی سنا گیا ہی کہ جب صاحب چیف کمشنر بیلی گارد مین محصور ہوئی تہی محافظان قلعہ کو چہوڑ دینی قلعہ کا حکم دیا تہا جسکی تعمیل مین قلعہ چہوڑا گیا اور چالیس پیپہ باروت اور سات لاکہہ کارتوس جنگی مین وقت نکلنی کی آگ دیدی الحاصل قلعہ باغیونکی قبضہ مین آگیا اور اضراب توپ بروج قلعہ علاوہ متفرقات اشیا جنگ کے ہاتہ آئین پہر تو باغیونکو اور بہی اطمینان ہوا شہدون نی بیلی گارد کا مورچہ لیا قریب چالیس مورچونکی حصار بیلی گارد پر اونہی قریب ہوگئی کہ جواب دینی

ہو رہے تھے محصورین قلعہ سے بخوبی بات چیت کر لیتے تھے چونکہ باغیون کو پہلے سے اسبابات کا خیال تھا
کہ کسی تمیز ملک اودہ کو اپنے قبضہ اقتدار مین لیکر بحمایت اوسکے انتظام ملک اودہ بخوبی کرنا چاہئے مگر اس تاریخ تک
بوجہ اسکے کہ وارثان نامی اودہ یعنی ولیعہد وغیرہ واجد علیشاہ کے ساتھ چلے گئے تھے اور باقیماندہ یعنی میرزا مصطفٰی علیحیدر
وغیرہ جنکا ذکر پہلے ہو چکا حفاظت صاحبان انگریز محصورین مین تھے اس سبب سے باغیون کے گروہ کو کوئی رئیس نظر نہ پڑا
اس فکر مین تھے کہ بمعرفت راجہ جید پال سنگہ خلف راجہ درشن سنگہ قوم کورمی کہ جو عہد نواب سعادت علیخان بہادر
سے عہد واجد علیشاہ تک علاوہ عہدہای جنگی وغیرہ کے اپنے حین حیات تک مع اپنی اولاد کے حضور رس و
معتمد ریاست اودہ تھا) میرزا رمضان علیخان برجیس قدر اولاد واجد علیشاہ کی جو ہمراہ حضرت محلصاحبہ
مادر اپنی کے بعمر دہ سالہ تخمیناً پرورش پاتا تھا خبر لی تب افسران باغی بوساطت راجہ مذکور بمکان سکونت
حضرت محلصاحبہ مین پہنچے اور مسند نشینی میرزا برجیس قدر کا سوال کیا اور اپنی جبرت اور زور کا دباؤ ڈالا
از انجا کہ اوسوقت تک کسی اور کسی مین بجز ممو خان داروغہ و شاگرد پیشہ و دیوان ڈیوڑہی و غلام حضرت
اتالیق برجیس قدر و واجد علی داروغہ ڈیوڑہی سلطان محلصاحبہ کے کوئی شریک نتہا خیال کیا کہ ہمارا
والی و سرپرست بادشاہ مجبورانہ ہمکو حفاظت حکام انگریز مین چھوڑ گیا تھا جبکہ اس فوج باغی نے
ناگاہ مین حکام انگریز کو محصور کرکے سخت مصیبت مین ڈالا جب تک سرکار بندوبست تدارک کرے
جیسا کہ بقول اوسکی تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود تمام خاندان شاہی اور
ملک اودہ کو برباد کر دینگی اسوقت بجز منظوری کے دوسرا چارہ نہین ہے شاید اس ذریعہ سے کوئی صورت بہتری
پیدا ہو جاوی کہ سپاہیون کی قید جلال سے اس قید مین آنا بہتر ہے خلاصہ کلام باتفاق رائے ممو خان
وغیرہ کے درخواست افسران باغی منظور ہوئی فیما بین میرزا برجیس قدر و افسران فوج ایک عہدنامہ
مرتب ہوا اور اوسکے ذریعہ سے تاریخ دوازدہم[۱۲] شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۳ ہجری مطابق پانچوین جولائی سنہ ۱۸۵۷ع
حسب قاعدہ قدیمہ جو عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک منجانب شاہ دہلی جاری تھا میرزا برجیس قدر کو
افسران فوج نے مسند نشین کرکے لوازم نذر و نیاز ادا کیا سلامی کی آواز سے جہان کو آگاہ کیا
تاریخ ششم ماہ جولائی کو قدرت خدا سے لارنس صاحب چیف کمشنر صدمہ گولہ ایسی سے جان دی باغیون نے

شادیانے بجائے اہلکاران قدیم عہد شاہی عہد واجد علیشاہ دربار مین بلائے گئے شرف الدولہ محمد ابراہیم خان
کو عہدہ نیابت - شیر الدولہ مہاراج ادہیراج بالکرشن کو عہدہ دیوانی - بابو پورنچند سرشتہ دار بیت الانشا کو
عہدہ منشی گری - منشی غلام حضرت کو کاغذات منشی پر دستخط کرنا تفویض ہوا اور علی ہذا القیاس ہر ایک عہدہ کا
عہدہ دار جداگانہ مقرر ہوا - داروغہ ممو خان کو کل کاروبار تقسیم روپیہ و تیاری آلات حرب توپ و گولہ
و باروت و تیاری دمدمہ و خندق و برج احاطہ عمارات سکونت میرزا برجیس قدر تفویض ہوا
اور ماتحت ممو خان داروغہ واجد علی و کاظم علی وغیرہ مامور ہوئے جب بندوبست تقسیم عہدون کا
بطور صدر ہو چکا حکمنامجات بنام زمینداران وغیرہ ملک اودھ جاری ہوئے جسکی نقل ذیل مین درج ہے

## حکمنامہ

للہ الحمد والشکر کہ بتاریخ دوازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری ما بدولت و اقبال بتائید ایزد متعال و
استصواب افسران فوج ظفر موج کہ ہمہ تن مصروف جانفشانی و جانبازی و خیرخواہی ہستند باستحقاق
و وراثت بریاست موروثی زینت افزای وسادۂ حکومت و ایالت شدیم لہذا حکم محکم شرف نفاذ می پوید
کہ او بعلاقہ متعلقہ بحفظ و حراست رعایا و برایا کہ بدایع و ودایع حضرت صمدیت اند پرداختہ و لیلاً و نہاراً
جادۂ اطاعت و انقیاد مسلوک داشتہ دقیقہ از دقایق صیانت مسافرین و مترددین از فواصل حدود
متعلقات خود فرو نگذارند و بجلدوی بجا آوری احکام عظام مورد مراحم و مستحق مکارم پندارند و مزید تاکید
شرف ترقیم می پذیرد کہ بہر یکی زمینداران از اطراف و قریہ قدغن شدید و تاکید اکید نمودہ باشد کہ ہرکس
از فوج و قوم کفار فرنگ چہ گورا و چہ سکہ کہ از فوج سابقہ اینجا گریختہ باطراف و اکناف مختفی و متواری
بودہ باشد و یا از دریای گنگ و گھاگھرا و گومتی و شوارع جلیلہ و صراحتاً عبور و مرور نماید
بقتل و گرفتاری گوران و کرسٹان و سکہان پردازد و تفحص و تلاش اینگونہ مردم و کشتیہای بہم
و بہیہ سوختنی وغیرہ کماینبغی نمودہ کیفیت مفصل بذریعہ وکیل عرضداشتہ باشد دریناب تاکید مزید
و قدغن شدید پندارد مرقوم دوازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۷۳ ہجری -
بعد اسکے کچہریان جاری ہوئین ٹکسال روپیہ گولی خوردہ مین قسم و ضرب کا جو [illegible]

بہادر تک جسمین شاہ عالم بادشاہ کا سکہ تھا) جاری ہوئی عمال حاضر ہوئے جنکو بہ تفصیل ذیل علاقی تفویض
ہوئی نظامت خیرآباد راجہ ہیرشاہ - علاقہ بیسوارہ صفدر علیخان و راجہ ہیرالال - چکلہ رسول آباد - چودہری
منصب علی - نظامت سلطانپور مہدی حسنخان - بانگر مئو راجہ شدو ناتہ سنگہ - علاقہ سلون فضل عظیم -
گونڈہ بہرائچ راجہ دیبی بخش - علاقہ سنڈیلہ حشمت علی چودہری - یہ سب اپنے علاقون پر باعانت فوج
باغی و بہرتی جدید کے انتظام مین مصروف ہوئے اور سب رعایا کو حاضر کرکے زر مالگذاری وصول کرنے لگے
اور لکھنؤ خاص مین علاوہ انتظام ملکی کارخانجات تیاری گولہ و باروت و مضبوطی مکانات تحت ممو خان
متعدد مقرر ہوئے بہرتی جدید سپاہ کی بنام نہاد نجیب شروع ہوئی مرزا علی رضا بیگ ملازم و کوتوال
عہد شاہی کوتوال شہر مقرر ہوا - شرف الدولہ غلام رضا خان بہادر چیلہ امجد علیشاہ جسکو عہد شاہی تک
بڑے بڑے عہدون تعلق تہا اور وہ بعد انقلاب سلطنت اپنے حسن کارگذاری سے بارگاہ حکام انگریزی مین
مورد پرورش ہوکر خدمت گنجیات و باغات وغیرہ سے سرفراز تہا حاضری دربار برجیس قدر سے چندے
متامل ہوا لہذا دربار سے واسطے حاضر لانے کے چند سپاہی جنگی اوسکے مکان پر بہیجے گئے شرف الدولہ نے حاضر
ہونے دربار سے انکار کیا کشمکش ہوئی بندوق چلنے لگی آخر کو فوج سے اطمینان لیکر حاضر دربار ہوا دربار
سے علاقہ حضور تحصیل اور باغات اور انتظام رسد رسانی اوسکے سپرد ہوا اور یوسف خان کو حفاظت
چوک کیواسطے حکم ہوا جسنے متصل گول دروازہ واقع بارہ دری مین اپنی کچہری کہولی اور بہ لقب کلکٹر مشہور
ہوا جسنے مخبری سے اکثر رعایا کے گھرون کا روپیہ لینا شروع کیا باغیون نے روز مسند نشینی
میرزا برجیس قدر سے یہ دستور کیا کہ اول وقت صبح کو کل افسر دربار مین جمع ہوکر ہر ایک کا ہدوائی
ادہر اودہر کی سنتے اور اپنی کہتے اور پہر جو مشورہ آپسمین ٹھہراتے اہلکارونسے احکام جاری کراتے اور باغیونکا
ایک دستور یہ تہا کہ جو کوئی بیچارہ اونکی نظرون مین مخبر مین مشتبہ پایا جاتا فوراً اوسکو گولی مار دیتے
یہ دستور دربار نے ناپسند کیا اور بعد تحقیقات جو جس لایق ہوتا اوسکی نسبت ویسی تجویز ہوتی جب یہ خبر
مشہور ہوئی کہ اکثر لوگ قلعہ سے باہر چلے آئے اور ایک شخص مسمی انگد قلعہ سے باہر آیا اور باغیونکو خبر آمد کومک
محصورین کی دی اور یہہ بھی بیان کیا کہ محصورین سے اہلکاران دربار سازش رکھتے ہین اس سبب سے باغیون کو

بڑا اشتدہ ہوا اسی عرصہ مین کرنیل نیل صاحب بہادر نے بامین تاریخ دسوین و سولہوین ماہ جولائی کے
ناناراؤ افسر فوج باغی کانپور کو تین مرتبہ شکست دیکر بٹھور کو بھگا دیا اور باغی ادھر ادھر بھاگ گئے
اور ناناراؤ بٹھور سے مع عیال و اطفال بمقام فتحپور چوراسی علاقہ جبا سنگھ چودھری ملک اودھ مین آیا جب
باغیان لکھنؤ کو بذریعہ تحریر ناناراؤ کے اس خبر سے وقفیت ہوئی بیسوین تاریخ جولائی کو لکھنؤ مین محاصرین نے
محصورین پر ایک بڑی سرنگ اڑائی اور حملہ آور ہو کر گولہ سیل و بم سے ایک آفت ڈھا کر احاطہ قلعہ کو اندر پہنچ گئے
اوسوقت محصورین نے اندر سے ایسی نشانہ بازی کی کہ بہت باغیون نے جان دی اور آخر کو باقیماندہ اوس مقام
چھوڑ کر اپنی جگہہ کو بھاگ آئے - اکیسوین تاریخ جولائی کو میجر بنکس صاحب کمشنر لکھنؤ جو بعد وفات سر ہنری
لارنس صاحب چیف کمشنر بہادر کے حصار بیلی گارد مین کام چیف کمشنری کا انجام دیتے تھے گولی بندوق
سے جان بحق ہوئے چونکہ اون دنون یہ ہنگامہ بغاوت ایک نمونہ قدرت پروردگار عالم تھا یہ مفسدہ
مذہب سے نہ تعلق رکھتا تھا نہ کسیکو شاہی کی ہوس تھی دفعتاً چرخ نے ایک گردش ایسی کہائی کہ اقبال سرکار
کمپنی انگریز بہادر مین ایک گرہ پڑ گئی اونکے ملازمان خاص وفادار کے دلون پر تاریکی چھا گئی جس سے جا بجا حکام
انگریزی کو قتل کیا

## حملۂ اول فوج انگریزی

جب لشکر کمپنی انگریز بہادر نے باغیون کو کانپور سے نکالدیا خیال محصورین لکھنؤ کا ہوا چنانچہ تاریخ ستائیسوین
ماہ جولائی کو لشکر انگریزی نے بسرکردگی جنرل ہیولاک صاحب بہادر دریای گنگا سے اوترنا شروع کیا
ناناراؤ تو فوراً مکان جبا سنگھ سے روانہ ہو کر لکھنؤ مین مقیم ہوا لشکر انگریزی باغیون کو پسپا کرتا ہوا
بمقام اونام داخل ہوا باغیون نے اس مقام اونام کو خندق دکہائین وغیرہ سے ایک مستحکم
کمین گاہ بنا رکھا تھا وقت حملہ انگریزی کے دو تین لڑائیان ایسی ہوئین کہ سنگینو سے سنگین اور تلوار سے تلوار کا
سامنا ہوا آخر کو لشکر انگریزی نے باغیونکو اوس جگہ سے نکال دیا اور گیارہ بارہ ضرب توپ چہین لین
اور اوس مقام پر قبضہ کیا اور اوسی ایام مین گڈہی جبا سنگھ چودہری پر قبضہ کرلیا مگر چونکہ کثرت مقابلہ
باغیونسے فوج انگریزی کو خوف ماندگی ہوا اور کانپور سے مدد کے آنے مین توقف ہوا لشکر انگریزی بموجب حکم

جنرل ہیولاک صاحب کانپور مین واپس گیا باغیون نے تعاقب کر کے قریب دریای گنگا کی پہر مورچہ لگایا۔ اور لکھنؤ مین باغیون نے علاوہ دمدمہ جات کے ایک تاریخ دسوین ماہ اگست کو بڑی جماعت سے کیا اور ایک سرنگ اڑائی کہ اسکے صدمہ سے دیوار بیلی گارد مین سوراخ ہو گیا اور دوسرے سوراخ سے حملہ کیا اور دوسری طرف سے دوسرا حملہ کر کے دیوار قلعہ پر سیڑہیان لگا دین اور فصیلون پر چڑہ کر ایک قیامت برپا کی اور قریب تہا کہ اندر پہنچ جاوین مگر محصورین نے اس دن خوب دلیری کی اور دوسرے باغیون کو مدد نملی لاچار باغی بسبب نقصان بہت ہو جانے کے اپنے مورچون پر بہاگ آئے اور اٹھارہ تاریخ اگست کو پہر ایک سرنگ اوڑا کر حملہ آور ہو کر مورچہ محصورین پر پہنچ گئے دیر تک بازار کارزار گرم رہا آخر کو جب باغیون کی بہت جانین گئین جسقدر زندہ بچے اپنے مورچون پر بہاگ آئے۔ جنرل ہیولاک صاحب کو کانپور مین اسعرصہ مین کمک لگئی اور انتظام رسد وغیرہ بخوبی ہو گیا الغرض محاصرہ لکھنؤ کے لشکر کو عبور دریای گنگ کا حکم دیا لشکر نے تاریخ انیسوین اگست سے دریای گنگ سے اوترنا شروع کیا اور باغیون کو جو اس پار جمع تہے ہٹا کر بڑہا دیا وہ لوگ بانسی ہٹ کر موضع مگروہ مین مورچہ لیا تاریخ اکیسوین کو فوج انگریزی اوس مقام مگروہ پر حملہ آور ہوئی چار گہنٹے تک خوب لڑائی ہی آخر کو فوج باغی تاب جنگ کی نلا کر بہاگتی ہوئی بشیر گنج چلی آئی جبا سنگہ چودہری جو نامی تعلقدار قصبہ چوراسی کا تہا اسمقام پر اوسنے خوب لڑائی کی مگر کچہ نہوسکا اور لشکر انگریزی وہانسی قریب عالم باغ کے پہنچکر خیمہ زن ہوا یہ مقام عالم باغ لکہنؤ سے فاصلہ چار پانچ میل سمت شمال واقع ہے اور وہی عالم باغ مین باغیون کا ایک مورچہ قایم تہا لشکر انگریزی کی آمد سے ایک ہنگامہ مچا باغیون نے مقابلہ لشکر انگریزی کیواسطے جا بجا اور دوسرے مورچہ بیلی گارد کی ہوا مین آباد چہاونی لشکر انگریزی کو سیدہی چلی گئی تہی رندی بنا کر سینہ سپر بیٹہے اور پہر ایک مورچہ بیلی گارد پر جمعیت زیادہ کی تیسرے روز فوج انگریزی دو حصہ ہو کر لکہنؤ کی طرف چل نکلی دونو طرف سے گولہ گولی چلنے لگی موت کا بازار گرم ہوا اور باغیان لکہنؤ مین تہلکا پڑ گیا حسام الدولہ اور مان سنگہ مقابلہ لشکر انگریزی کیواسطے بہیجے گئے غرضکہ جب یہ دونون فوجین لڑائی مین خوب مصروف ہوئین تب جنرل ہیولاک صاحب ادہر حصہ فوج انگریزی نامزد بہ گورہ نمبری وغیرہ کو مع جلد ضروریات

لگے ... حسین گنج و حضرت گنج کیطرف چل نکلے اور چھبیس دن مین لکھنؤ مین داخل ہو کر دیہات
تا ... عالمگیر ... مین قبضہ کرکے محصورین ... سے آ ملا ... مین ... ایک مقام پہنچکر تھوڑے
سے باغی ... مقابلہ پر آ ... پایا ... درمیان ... قتل ہوئی ... مقام سکندر باغ مین پڑاو باغیان
قوم سکھ کا تھا اور ... قریب ... سو آدمی کی ... کیا جاتا ہے کہ اس لشکر کی لوگ اس مقام پر پہنچکر وہ بہی
تلوار اور سنگینون سے ایسی لڑی کہ ... شجاعت کو زیبا ... حاصل اس لشکر کا کچھ نقصان اس لڑائی
مین نہین ہوا سکندر باغ مین جسقدر لوگ کام آئے البتہ وہ نقصان ہوا پھر تو باغی لوگ ادہر ادہر
دوڑ پڑے اور لشکر کو حصار مین کر لیا کیونکہ باغیون نے پل واقع حسین گنج کو توڑ دیا جس سے آمد و رفت
بیلی گارد و لشکر عالم باغ بند ہو گئی جرنیل صاحب کو بیلی گارڈ مین پہنچنے کی بڑی خواہش ہوئی اور اپنی جمعیت
حملہ کی طاقت نہ دیکھی لہذا ناڈہ والی کوٹھی کو چھوڑ دیا باقی کوٹھیون کو حصار بیلی گارد مین شامل کرکے حفاظت
کی تدبیر مین مصروف ہوگئے اور لشکر عالم باغ نے عالم باغ کو با ہنوز جیسے کہ مقیم سر اوقات اقبال کیا باغیون نے اس
لشکر عالم باغ کو بہی گھیر لیا جب باغی لوگ اندیشہ جنگ سے مطمئن ہوئے ایک سفیر دربار لکھنؤ کیطرف سے
مع کسیقدر فوج اور چار توپون اور کچھ جماعت کی بادشاہ دہلی کیطرف روانہ کیا محصورین بیلی گارد کو جرنیل
ہیولاک صاحب کی آنے سے مدد تو ملی لیکن حملہ ہائے متواترہ محاصرین سے شب و روز تکلیف سے گذرنے لگی اور
محصورین عالم باغ کو ایک مرتبہ کمک و رسد کا پہونچنا بند ہو گیا اور علاوہ اسکے زمیندارانِ متصلہ کو اپنی کوشش سے
حاضر کرکے اقرار رسد رسانی کرالیا آغاز ماہ ستمبر ۱۸۵۷ع مین باغیون کو خبر ملی کہ کمنڈر انچیف صاحب بہادر
و جنرل ... صاحب بہادر بجمعیت کثیر لکھنؤ کے محاصرہ کو جلد آنیوالے ہین پانچوین تاریخ ماہ ستمبر کو باغیون
نے جمعیت کثیر سے محصورین بیلی گارڈ پر ہر ایک طرف سے حملہ آور ہوکے اکثر مقامات اندرون حصار پر قبضہ کر لیا
اس تاریخ کی حملہ روکنے مین بہادران محصورین انگریز کو سخت مشکل پڑی کہ لڑائی اور ہٹانی باغیون مین
علاوہ گولہ توپ اور گولی بندوق کے دستی گولے ایسے مارے کہ جس سے ہزارون باغی مرے اور آخر کو
ہر ایک طرف کے باغی باقیماندہ جان بچا کے اپنی اپنی مورچون پر بھاگ آئے اس حملہ مین چار ... افسر
گیارہ انگریزی جانون کا نقصان ہوا پھر باغیان لکھنؤ انتظام مقابلہ لشکر کمانڈر انچیف صاحب مین مصروف ہوئے

## تذکرہ حملہ دوم لشکر کمانڈر انچیف صاحب بہادر

تاریخ ستائیسوین [۲۲] ماہ ستمبر کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے مع جنرل اوٹرم صاحب بہادر کے دریاے
گنگ سے عبور کیا اور باغیون کو پسپا کرتے ہوے مقام بشیر گنج مین آپہنچے باغیون نے بسبب اعانت
جسا سنگہ تعلقدار کے سخت لڑائی کی جس سے نقصان جان و مال لشکر انگریزی بہت ہوا مگر آخر کو تیسری
لڑائی مین جسا سنگہ چودہری مارا گیا فوج باغی ادہر ادہر ہٹ گئی لشکر کمانڈر انچیف صاحب آگے
بڑہا اور بکمال استقلال بلا مزاحمت فوج باغی عالم باغ مین داخل ہوا اور بعد مہلت دو چار روز کے
کمانڈر انچیف صاحب نے ایک فوج تحت جنرل اوٹرم صاحب کے بیلی گارد کو روانہ کی جنرل اوٹرم
صاحب لڑتے بہڑتے محلات عالم باغ اور لکہنو سے سمت مشرق قریب پانچ میل کے واقع ہے داخل
ہوئے اور پہر وہان سے روانہ ہوکر ۔۔ گومتی کے اپنا قبضہ کرتے ہوے محصورین سے آملے اور یہی راستہ
آمد و رفت کا عالم باغ تک فوج کی محافظت مین قایم کرلیا احمد اللہ شاہ جو اوس پار گومتی کے
پہلے سے مقیم تہا تاب قیام نہ لا کر شہر لکہنو مین آگیا اور سفیر دربار لکہنو جو دربار دہلی مین گیا تہا
لکہنو مین واپس آیا اوس سے معلوم ہوا کہ چودہوین [۱۴] تاریخ ستمبر کو جرنیل نکلسن صاحب کا لشکر کشمیری
دروازہ سے شہر دہلی مین گہسا جرنیل صاحب تو زخمی ہوکر لشکر مین واپس گئے مگر انکی فوج کی مدد سے
دوسری فوج متعدد شہر مین آگئی اور قتل و قمع کرکے بیسوین [۲۰] ماہ ستمبر کو باغیونکو شہر سے نکال دیا اور
۲۱ - یا بائیسوین [۲۲] ماہ مذکور کو حضرت بہادر شاہ بادشاہ دہلی کو گرفتار کرلیا اس خبر نے باغیان لکہنو کو
منتشر کیا مگر اپنی لڑائی پر نازان رہے کہ لشکر جنرل صاحب کا محاصرہ نہ چہوٹا انتظام جنگ
اچہا رہا کمانڈر انچیف صاحب نے آلات حرب و ضرب اور خزانہ وغیرہ حصار لکہنو سے عالم باغ مین منگوالیا
اور محصورین بیلی گارڈ کو مع زن و بچون کے کانپور کو روانہ کرکے حصار بیلی گارڈ کا خالی کردیا باغیون کو جب
صبح کو بیلی گارڈ خالی ملا تعاقب کو دوڑے مگر کچہ پتا نہ ملا صاحب کمانڈر انچیف بہادر کو اپنے لشکر کو بہی دریے
لٹہ یون اور زن و بچہ کو پہنچانے اور نکالنے اسباب سے رات دن مہلت نہ ملتی تہی اسواسطے فوج باغی سے

مقابلہ کو لائق نہ دیکہا کسیقدر فوج حفاظت عالم باغ کو چہوڑدی اور خود کانپور کو کوچ کرگیے اس لڑائی مین فوج باغی کو سازش اہلکاران دربار کی اسوجہ سی پائی گئی کہ ایک مورچہ پر گولہ اور بارود جو دربار لکہنؤ سے ملا تہا عین معرکہ کارزار مین باغیون نی اوسکو بمقابلہ ممو خان وغیرہ کے محض ناقص ثابت کرد کہایا اور آخر کو الزام اسکا ذمہ مسٹر آر صاحب بہادر و محمود خان کوتوال جو قیصر باغ مین قید تہے حسب سازش و اتفاق اسی کاظم علی مہتمم تیاری گولہ بارود کی ٹہرا کر مسٹر آر صاحب بہادر اور محمود خان کوتوال کو فوراً گولی سی مار دیا اور کاظم علی کو توپ کی منہہ سی اوڑا دیا اور حسام الدولہ کو عہدہ جرنیلی سی موقوف کرا کی نواب معین الدولہ بہادر کو جرنیل اپنا مقرر کرایا اس لڑائی مین پہلے حملے کی بمانند لڑائی نہین ہوئی لشکر انگریزی کو بڑا فایدہ یہ ہوا کہ محصورین کو نکال لی گیا اور فوج باغی کو یہ آسانی ہوئی کہ اندیشہ حملہ محصورین سی بچے اسی ایام مین فیروز شاہ خاندان تیموریہ سی لکہنؤ مین آیا جسکا مختصر حال یہ ہی کہ فیروز شاہ پس از حصول زیارات اسی ایام بغاوت مین اپنی وطن یعنے دہلی کو واپس آتا تہا کسی گروہ باغی نی اسکو اپنا بادشاہ قرار دیا چونکہ فوج انگریزی تدارک باغیان اطراف دہلی مین مصروف تہی اوسپر بہی حملہ آور ہوئی تب فیروز شاہ بمقام فرخ آباد بہاگا وہان کی فوج نے بہی تعظیم کرکی اسکو اپنا مالک بنالیا فوج انگریزی نی اس فوج کو بہی مار کر بہگا دیا فیروز شاہ لکہنؤ مین جان بچا کر آپہنچا اہالیان دربار برجیس قدر بہادر نی فیروز شاہ کو بعد ادب و تعظیم کی مکان سراج الدولہ بہادر مین واسطے آسایش و قیام کی جگہ دی اسوقت تک فوج باغی دہلی لکہنؤ مین کثرت سی جمع ہوگیی اور بظاہر سوای حصار عالم باغ کی لکہنؤ مین کچہ زیادہ جمعیت فوج کی باقی نہین ہی کیونکہ مصارف فوج کثیر کا دربار لکہنؤ سے غیر ممکن معلوم ہوا تب باتفاق راے جمعیت کثیر سمت مغرب واسطی فتح کرنی ملک روہیلکہنڈ وغیرہ کی زیر حکم خان علیخان چکلہ دار شاہی روانہ ہوکر گنگا پار اوتری اور ادہر ادہر چلنے پہرنی لگی اور کچہ حصار عالم باغ پر قایم کی گیی اور باقی واسطی حفاظت لکہنؤ کی لکہنؤ مین مقیم ہوئی اس صورت مین باغیونکو اطمینان تو حاصل ہوا مگر قلت روپیہ مین تردد ہوا تب تحصیل روپیہ کی معرفت چودہریان بازار کے بطور چندہ شروع کی

## کپتان آر صاحب وغیرہ کا علاقہ متولی سے لکھنؤ مین داخل ہونا اور انکا قتل ہونا

آغاز ماہ اکتوبر مین مسمی ابوالحسن وکیل راجہ لونی سنگہ تعلقہ دار متولی لکھنؤ مین آیا اور اپنی درخواست پر
حکم گرفتاری مسٹر آر صاحب وغیرہ مع چند نفر جو ہنگامہ قتل محمدی و سیتاپور سے زندہ بچکر علاقہ متولی آئے
تھے حاصل کیا اور بائیسوین ۲۲ تاریخ ماہ اکتوبر کو ابوالحسن مذکور مع تین سو سپاہی مسلح کے اونکے ہمراہ
بہالے یہ سب صاحب اور میم وغیرہ مصیبت کے مارے جنگل مین سے ٹوٹ پڑا اور سبکو اپنے ہمراہ اسپان سپاہی ملازم
تعلقہ دار مسطور کے حصار مین تہوڑی دور لیجا کر ذلیل کیا اور بیڑیان پاؤنمین ڈالدین اور چھکڑہ پر لادکر
چبیسوین ۲۶ تاریخ اکتوبر کو دربار لکھنؤ مین لے آیا یہ سب صاحب مع میم صاحبات وغیرہ کے مقام قیصر باغ مین
زیر حوالات رکھے گئے اہتمام حفاظت کو تاکید رہی اہالیان عہد یعنی داروغہ واجد علی وغیرہ نگرانی کو مقرر
ہوئے سولہوین ۱۶ تاریخ نومبر کو باغیان پلٹن اکثر کو سازش کا یقین ہو گیا دفعتاً مکان حوالات مین
گہس گئے اور جملہ قیدیان کو سامنے بلایا صاحب لوگون کو جو چہ سات نفر تہے اپنے ساتہ لیا قیصر باغ کے
باہر لیجا کسی بات چیت کے مار ڈالا اور دربار مین وقت استفسار ظاہر کیا کہ دہلی مین انگریز لوگ بڑا قتل
کئے ہین ہم ہرگز قوم انگریز کو نہچھوڑینگے چونکہ اوسوقت بجز سکوت کے کسیکو دم مارنیکا مقام نتہا باقیماندہ
قیدیونکی حفاظت مقدم کی گئی کہ ضمناً انکی حفاظت مین حکام انگریزی سے اہالیان دربار کو ایک قسم کی
خط کتابت کا سلسلہ تہا بلکہ اسیوجہ سے جنرل اوٹرم صاحب نے داروغہ واجد علی سے نسبت حفاظت ان قیدیون
کے وعدہ انعام کیا تہا چوبیسوین ۲۴ تاریخ نومبر کو ایک لڑکی مسٹر گرشین صاحب ڈپٹی کمشنر سیتاپور
کی اوسی قیدخانہ مین کسی عارضہ سے مری اوسی روز داروغہ واجد علی نے قیدیون کو مثل صاحبان بیگمات کا
کہنا سنایا اور معرفت ایک حکیم کے مشہور کرایا کہ لڑکی کپتان آر صاحب کی قریب المرگ ہے اور بعد اوسکے اوس
لڑکی کے نکالنے کو ایک عورت مقرر کردی اوس عورت نے اوس لڑکی کے ہاتہ پاؤن مین سیاہ کپڑا لپیٹا
روتی پیٹتی قیصر باغ سے نکال لائی راجہ مان سنگہ کے مکان پر جو بہت قریب تہا داروغہ واجد علی نے مسمی
امنت رام وکیل راجہ سابق الذکر کے سپرد کردیا جسنے راجہ صاحب کے قلعہ مین پہنچادیا اور راجہ صاحب نے

بحفاظت انہی آدمیون کے اونکی سطور کو جنرل اوٹرم صاحب کو لکھنؤ مین پہنچا دیا

ظاہر ہے کہ کارخانہ قدرت خدا مین کسیکو دم مارنیکا مقام نہین اور بجز سکوت کے بندہ کو بھی چارہ کے دخل و کلام نہین جو بات شدنی ہوتی ہے اوسکا وقت مقرر ہو جاتا ہے بناؤ بگاڑ کا صرف ایک حیلہ نظر آتا ہے جب کسیکا اقبال مددگار ہوتا ہے سب تدبیرین راست آتی ہین اور جسوقت ادبار کارکار ہوتا ہے تدبیر الٹی ہو جاتی ہے مصداق اس کلام کا یہ ہے کہ ماہ مئی سنہ ۱۴۹۸ع سے آمد و رفت قوم انگریز ہندوستان مین شروع ہوئی تھی جب سنہ ۱۵۵۸ع مین ملکہ ایلزبتھ ہمشیرہ ملکہ مری انگلستان کی سلطنت پر قابض ہوئی اوسکے عہد مین چند انگریزون نے متفق ہو کر ملکہ ممدوحہ سے ٹھیکہ تجارت ہندوستان میعادی پندرہ برس کا اس شرط پر حاصل کیا کہ دوسرے انگریز تجارت ہند کو جانے نپاوین اور اسکے ذریعہ سے ہند مین تجارت بطور مسافرانہ شروع کردی سنہ ۱۶۰۳ع مین جیمس اول بادشاہ انگلستان ہوا اور اوسنے پیشگاہ نورالدین جہانگیر بادشاہ ہند مین سر ٹامس رو صاحب سفیر کو بھیجا اوسوقت سے فیمابین انگلستان و ہندوستان کے رسم اتحاد پیدا ہو گیا سنہ ۱۶۱۳ع مین ملک سورت و احمدآباد مین کوٹھیات سوداگری انگریز بہادر کی بحکم بادشاہ جہانگیر ممدوح تعمیر ہوئین بعد اوسکے حسب الحکم سلاطین تیموریہ اکثر دیار و امصار ہند مین کوٹھیات انگریزی تیار ہوئین چنانچہ شہر لکھنؤ مین ایک کوٹھی انگریزی تیار ہوئی جو کہ بموقع مکان مولوی انوار صاحب تھا عہد حضرت عالمگیر بادشاہ مین ملا قطب الدین ساکن قصبہ سہالی قتل ہوا ملا نظام الدین خلف اوسکا مع اپنے بھائیون کے پیشگاہ عالمگیر مین بمقام دکن مستغیث ہوا اور بموجب حکم عالمگیر بادشاہ کے تدارک قاتلون کا ہوا اور ملا موصوف مع اپنے متعلقات کے اوسی احاطہ مین جہان کوٹھی انگریزی تھی آباد کیے گئے رفتہ رفتہ اوس احاطہ مین اور مکانات بھی شامل ہو گئے اور اوس مقام کا نام فرنگی محل آجتک مشہور چلا آتا ہے درس و تدریس کا شغل یہان بہت اچھا ہوتا رہا ہے —

سنہ ۱۶۴۰ع مین بطبق اجازت راجہ حصاری کے ملک مدراس پٹن مین ایک عمارت نامزد سینٹ جارج کے انگریزون نے بنائی سنہ ۱۶۶۰ع مین چارلس دوم تخت انگلستان پر جلوہ فرما ہوا یہ بادشاہ نہایت

خوش اندام تہا پادشاہ پرتگال سے اپنی شادی مین جو اوسکی لڑکی کے ساتہ ہوئی تہی جزیرہ بمبئی جہیز مین
پایا تہا اور اسی بادشاہ نی نشون کراموِل وغیرہ قاتلان پدر کو قبرون سی نکلوا کر ذلیل کیا تہا
۱۶۶۸ع مین جزیرہ بمبئی مذکور ہی انگریزان ٹہیکہ دار تجارت ہند نی بادشاہ ممدوح سی اپنی سپردگی مین
لیکر اوس جزیرہ کو دار الحکومت اپنا قرار دیا اور ہندوستانیون بعد حصول حکم بادشاہ عظیم الشان
کی زمینداری کلکتہ سوتانٹی وگوبندپور کی ۱۶۹۸ع مین خرید کی اور دریائی ہوگلی پر کوٹہی بنوائی اسی سن مین
مقام چندرنگر وچنسوڑہ کو شہانِ قوم دچ - اور فرانسیس کی بہی بنین ۱۶۸۹ع مین ولیم سوم
ملکہ میری کو سلطنت انگلستان کی ملی دوسری انگریز کہ تجارت ہند کی منافع پر جو ٹہیکہ دار کو حاصل تہا
زیادہ خیال رکہتے تہے چند کس باہم ہوئے اور پیشگاہ ملکہ سے سند حاصل کر لی اوس وقت سے
فیمابین ہر دو جماعت کی ۱۷۰۲ عیسوی تک طرح طرح کی تکرار رہی اور ہر ایک فریق تخریب فریق ثانی مین
کوشش کرتی رہی اس سن تک تو آغاز تجارت یعنی ۱۵۵۳ع لغایت ۱۷۰۲ع تک ایکسو ونچاس ۱۴۹
برس جیسا حال اوپر لکہا گیا انگریزون نی تجارت کرنی کی ہندوستان مین قدم جمایا اب جبسے
کہ ۱۷۰۲ع مین دو نو جماعتون نے باہم اتفاق کیا اور بنام یونایٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی کے
مشہور ہوکر بواسطہ سند ٹہیکہ کے کاروبار تجارت ہند کی ترقی پر مستعد ہوئے اور ادہر حکومت
بادشاہ دہلی مین بعد وفات عالمگیر بادشاہ بوجہ جنگ و جدل باہم پسران عالمگیر کی بہت ضعف آگیا تہا
روز بروز ترقی پائی اور اقبال ایسٹ انڈیا کا روز افزون تہا ترقی ہونی لگی ۱۷۱۴ع مین جارج اول
بادشاہ انگلستان ہوا کمپنی نے ایک سفیر بمعیت چند کس انگریز و ڈاکٹر ہملٹن صاحب کو مع تحفجات
بیش بہا کی حضور مین فرخ سیر بادشاہ ہند کی بہیجا جو کہ بادشاہ اوس ایام مین بیمار تہا اور اشتیاق
شادی جو دختر راجہ جودہپور سے قرار پاچکی تہی بیقرار تہا علاج اپنا ڈاکٹر موصوف کی تجویز سی کرکے
شفا پائی ڈاکٹر کو اجازت طلب انعام کی دی ڈاکٹر نی پاس ہمدردی بہبودی کمپنی ہمقوم کی معافی
محصول سوداگری انگریزی اور کسیقدر اراضی کی واسطے درخواست دی بادشاہ نی درخواست کو
منظور کیا تب کمپنی نے بذریعہ اوسکی ایک قلعہ کلکتہ مین بنایا اور فورٹ ولیم نام رکہا حضرت محمد شاہ

حضرت محمد شاہ نے تخت سلطنت ہند پر بست و نہم تاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو جلوس کیا و چونکہ
انتظام سلطنت میں نہایت ابتری ہو گئی تھی ہر ایک صوبہ میں بد انتظامی اور خود سری تھی جسقدر ملک زیر حکم
سلطنت باقی رہ گیا تھا اوس میں شورش مچ رہی تھی اعانت صوبہ داران کی سلطنت سے ممکن نہیں تھی
ونہ صوبہ دار حفاظت و پایداری سلطنت میں کوشش کر سکتے تھے تا سنہ ۱۱۳۲ ہجری میں سادات بارہہ جو تخریب
سلطنت میں شریک رہے تھے محمد شاہ نے اونکو قتل کیا مگر شورش شیوا نے بڑھتی بڑھتی سنہ ۱۱۴۳ ہجری میں آگرہ
تک تصرف کر لیا اور اسی سن میں نادر شاہ نے کابل و قندہار و پیشاور پر قبضہ کر لیا سنہ ۱۱۵۱ ہجری میں
نادر شاہ ہند میں داخل ہوا بہت کچھ مال و متاع لیکر واپس گیا سنہ ۱۷۲۷ء میں جارج دوم کو تخت
سلطنت انگلستان ملا اسی عرصہ میں احمد شاہ لاہور میں آیا میر منو سے ہزیمت پا کر واپس گیا
محمد شاہ نے وفات پائی احمد شاہ اوسکے لڑکے کو سلطنت ملی تاریخ غرہ شہر جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو
تخت سلطنت پر جلوس کیا سنہ ۱۱۶۵ ہجری میں احمد شاہ دوسری مرتبہ لاہور میں پھر آیا اور بعد صلح کرا لینے مقام کو لیکے
گیا تاریخ دسویں شعبان سنہ ۱۱۶۷ ہجری کو بعد وفات احمد شاہ عالمگیر ثانی سلطنت ہند پر قابض ہوا
سنہ ۱۱۶۹ ہجری میں احمد شاہ تیسری مرتبہ پھر ہند پر حملہ آور ہوا اور شہر دہلی و متھرا میں
قتل عام کیا اور لاہور اور ملتان اور کشمیر پر قبضہ کر لیا۔

سنہ ۱۱۶۲ ہجری میں انگریز فرانسیس مقام پانڈیچری کی مدد سے نبیرہ نظام الملک
صوبہ داری دکن پر اور حیدر صاحب ریاست کرناٹک پر قابض ہو گئے انگریز اگرچہ
باوجود ابتر ہو جانے کاروبار سلطنت کے کمپنی انگریز بہادر کو بجز حاصلات تجارت
کے دوسری طرف خیال نہ تھا مگر چونکہ فیما بین فرانسیس و انگریزان کے قدیم سے
عداوت چلی آتی تھی غازی الدین ناصر جنگ خلف نظام الملک اور محمد علی رئیس کرناٹک
کی اعانت پر مستعد ہو گئے اور بعد محاربات کے جابجا کاروبار فرانسیسوں کو ابتر کر کے
بہت نفع اٹھایا سنہ ۱۱۷۰ ہجری میں غلام حسین خان یعنی سراج الدولہ اپنی حکومت پر یعنی
صوبہ مرشد آباد پر مسند نشین ہوا بعد انقضائے دو ماہ بخیال اسکے کہ کلکتہ میں انگریزوں
نے بہت مال جمع کیا ہے بطور یلغار کلکتہ پر حملہ آور ہوا انگریز وہاں کو تاب مقابلہ نہ ہوئی
جہازوں پر سوار ہو کر بھاگ نکلے ایک سو چھیالیس نفر مرد و زن قوم انگریز مقام بلیک
ہول میں گرفتار ہو کر مکان تیرہ و تاریک میں قید ہو گئے دوسرے صبح منجملہ اون قیدیوں
کے ایک سو اکیس نفر مردہ ملے کرنیل کلیو مع ایڈمرل واٹسن صاحب مقام مدراس سے مع فوج کے

کلکتہ مین پہنچکر کلکتہ اور چندر نگر جو قبضہ فرانسیسیون مین تھا چھین لیا اور نواب سراج الدولہ
سے آشتی کر لی اور امیر جعفر جو ایک فوج بنگالہ کا سپہ سالار تھا اور نواب کے کاروبار کا
مختار تھا کرنیل موصوف نے اوسکو ملا لیا اور تاریخ تیئیسوین ۲۳ ماہ جون ۱۷۵۷ء کو مع
تین ہزار فوج کے اوپر لشکر سراج الدولہ کے جسمین قریب ستر ہزار کے سپاہی تھے
حملہ آور ہو کر شکست دی اور امیر جعفر کو اوس ریاست پر قایم کیا سراج الدولہ میرن
کے ہاتھ سے مارا گیا تاریخ چوتھی شہر جمادی الاول ۱۱۷۳ ہجری کو علی گوہر شاہ عالم تخت سلطنت پر
جلوہ فرما ہوا مرہٹون نے دہلی پر قبضہ کر لیا پیشوا سے مصالحہ ہو گیا احمد شاہ چوتھی مرتبہ
ہند مین آیا جنکوجی اور عماد الملک کو شکست ہوئی رام نراین اور انگریزون نے
عظیم آباد مین شکست کھائی ۱۷۶۰ء مطابق ۱۱۷۴ ہجری مین میر جعفر ریاست مرشد آباد
سے خارج ہوا اور میر قاسم علیخان اوسکا داماد اوس ریاست پر قابض ہوا تاریخ پچیسوین ۲۵
۱۵ جنوری ۱۷۶۱ء روز شنبہ کو شاہ عالم بادشاہ دہلی نے عظیم آباد مین شکست کھائی
اور اسی سن مین انگریزون نے شاہ عالم بادشاہ سے صلح کر کے چوبیس لاکھ روپیہ جمع بنگالہ
دینے کو اقرار کر لیا چونکہ نواب قاسم علیخان کو بسبب مقدمہ محصول شاہی سے سوداگری
انگریزونکی طرف سے ملال تھا لہذا نواب نے محصول سوداگران ہندوستانی کا معاف کر دیا جسکے
سبب سے انگریزونکا نقصان متصور ہوا اب انگریزون نے بابت مقدمہ محصول کا فیصلہ چاہا نواب نے
تحریر پر کچھ التفات نکیا اور آخرکو فیما بین نواب و انگریزون کے نوبت جنگ کی آئی انگریزونکی فتح
ہوئی نواب بھاگ کر نواب شجاع الدولہ نواب اودھ کی پناہ مین آیا انگریزون نے دوسری مرتبہ امیر جعفر
مذکور کو اوس ریاست پر قایم کر دیا تاریخ پانچوین ۵ ماہ ستمبر ۱۷۶۳ء کو شہر عظیم آباد مین حکم انگریزونکا
قتل ہوا اسی سن مین شاہ عالم بادشاہ نے انگریزونکو سند دیوانی عنایت کی جسکے
ذریعہ سے کمپنی انگریز بہادر کو بہت تقویت ملی ۱۱۷۴ ہجری مین احمد شاہ پانچوین مرتبہ
ہند مین پھر آیا قوم سکھ نے اوس سے شکست کھائی اسی سن مین ابو المظفر نے

وفات پائی نجم الدولہ لڑکا اوسکا جانشین ہوا ... کی عمر ... اور اوسکا ...
نہ ملا انگریزونکا عظیم آباد مین تسلط ہوگیا نواب شجاع الدولہ ... اور ...
شاہ عالم بادشاہ کو انگریزونسے ... کی ... تاریخ ... اکتوبر ۱۷۶۴ء روز
پنجشنبہ مطابق ۱۱۷۸ ہجری کو شکست کھائی تاریخ ... شاہ عالم
بادشاہ مرہٹون کی حفاظت مین دہلی پہنچایا ۱۷۷۱ء مین ... کی ... بنگالہ ...
مقرر ہوکر آئی حیدر علی نواب میسور کو شکست دی ... ۱۷۸۱ء مین
عدالت شاہی بمقام کلکتہ مقرر ہوئی ۱۷۸۶ء مین لارڈ کارنوالس صاحب بمقام گورنر جنرل ہوئے نواب وزیر
حیدرآباد سے رسم اتحاد پھر قایم ہوئی فیمابین انگریزون اور نواب میسور کے محاربات ہوتے رہے ۱۱۹۴ ہجری
انگریزون نے بسبب ... معاہدہ کیا اور گجرات کو فتح کرلیا ۱۱۹۵ ہجری مین حیدر نایک نواب میسور
کو شکست ہوئی اسی سن یعنی ۱۷۸۰ء مین کپتان پاپہم صاحب نے گوالیار کو لے لیا ٹیپو
سلطان ٹیپو خلف حیدر نایک نواب میسور کے جو محاربات ہوتے رہے تھے ماہ اپریل ۱۷۹۲ء مین
انگریزونے سرنگاپٹم دارالحکومت ٹیپو سلطان کا محاصرہ کیا اوسوقت ٹیپو سلطان نے نصف ملک
اور تین کروڑ روپیہ لکھہ دیا انگریزونکو ... قبول کرکے ... ۱۷۹۲ء
مین ... انگریزون کے قبضہ مین آگیا ۱۷۹۳ء مین سر جان شور گورنر جنرل مقرر ہوئے ان
... ولزلی ... سرنگاپٹم دارالحکومت ٹیپو سلطان
معرکہ جنگ مین مارا گیا سیندھیا اور راگھوجی بھونسلا ... آخر کو دونو
سردارونکو انگریزونسے شکست ہوئی دہلی اور آگرہ اور ... سے داخل انگریزی مین
آگیا اور اسی عہد مین ... حصہ گنگا ... مغربی حصہ گجرات ... آگیا تاریخ پانچوین
ماہ فروری ۱۸۰۳ء روز پنجشنبہ کو فیمابین انگریز اور ... گیا ... میثاق ہوا پہلی جنگ
نے حیدر علی ... سلطان ٹیپو سے شکست کہائی اور نواب شمشیر بہادر نے بندیلکھنڈ
انگریزونسے شکست پائی اکبر آباد جسکو اکبر بادشاہ نے آباد کیا تھا انگریزون کے
قبضہ مین آگیا اور کالپی مین بھی عملداری کمپنی انگریز بہادر کی ہوگئی تاریخ ... ماہ

ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء جنرل لیک صاحب نے اوپر کیمپ ہولکر کے مقام فرخ آباد میں تاخت تاراجی کی سنہ ۱۸۰۵ء میں
جنرل لیک صاحب نے چار مرتبہ قلعہ بھرتپور پر حملہ کیا مگر سوائے نقصان زر و سپاہ کچھ
نتیجہ پیدا نہ ہوا تاریخ ۲ ستمبر سنہ مذکور کو صاحب موصوف نے دریائے ستلج سے گنگا تک
عبور کیا اسی سنہ میں سر جی تبدیل کارنوالس آ گئے گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے اور تھوڑے ہی
عرصہ کے بعد راہی ملک عدم ہوئے سر جارج بارلو قائم مقام گورنر جنرل ہوا سنہ ۱۸۰۷ء میں لارڈ منٹو
گورنری ہند پر تشریف لائے ساتویں شہر رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ء کو
ابو النصر معین الدین اکبر شاہ بادشاہ ہند ہوا انکے عہد میں ملک ماریشس جاوا پر قبضہ فرانسیسیوں سے قبضہ
انگریزی میں آیا اور بعد فتح صوبہ نیپال کے گورکھوں سلسلہ مشرقی ملک انگریزی اضلاع کو
اور سارا کچھ لوٹ لیا تاریخ تیرہویں ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ء کو مارکوئس آف ہسٹنگس گورنر جنرل
ہند کلکتہ میں داخل ہوئے اور سنہ ۱۸۱۴ء میں فوج اوپر ملک نیپال کے روانہ کی اور بعد چند
لڑائیوں کے فوج نیپال کو شکست ہوئی تھوڑا ملک نیپال کی حکومت انگریزی میں آگیا اور باجی راؤ
پیشوا و راجا صاحب اپا ناگپور بھی بعد محاربات عظیم کے قید انگریزی میں آگیا ملک مقبوضہ اونکا
پونا و ستارا و ناگپور قبضہ انگریزی میں داخل ہوا اور علاقہ قلعہ آسیر گڈھ جس پر [illegible] کا تھا اوس پر انگریزی قبضہ
ہو گیا سنہ ۱۲۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۱۸ء میں ہر ملک سے لکھا و پنڈاروں کی لوٹ مار انگریزی ہوا ہولکر بعد
محاربات بواسطہ آشتی اپنا ملک واپس لیا مگر پنڈارا آوارہ ہو کر ملک دکن یا لوٹ مار میں جا سنہ ۱۸۲۰ء
میں جارج چہارم انگلستان کے تخت سلطنت کا مالک ہوا سنہ ۱۸۲۳ء میں لارڈ ایمہرسٹ صاحب گورنر جنرل
مقرر ہوئے انکے عہد میں [illegible] برہما کی ملک نے سرحد پر رہ کر ملک انگریزی میں نام پذیر ہوئے حاکم رنگون اور
شاہ برہما نے چند قلعہ سرحدی مقبوضہ انگریزی پر فوج کشی کی فوج انگریزی نے بعد جنگ و جدال
کے شاہ برہما کو شکست دی اور ایک کروڑ روپیہ دینے کا اقرار کرا لیا اور بعد ازاں [illegible] سلطنت برہما کے ارکان
و آسام صوبہ تناسرم ملک انگریزی ہو گیا اور سنہ ۱۸۲۶ء میں قلعہ بھرتپور فتح ہوا اور [illegible] ملک
بیدواڑ گورکھپور نواب سعادت علیخان والی صوبہ اودھ [illegible] تقسیم میں انگریزی
داخل ہو گیا سنہ ۱۸۲۸ء میں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر ہند ہوئے اس گورنر نے رسم ستی ہونے کی جو
ہندوستان میں جاری تھی اوسکو ممانعت کی اسکے بعد کو [illegible] مشہور ہو کر کمپنی انگریزی تجارت [illegible] کیا آخر کو قبضہ

قید انگریزوں میں آنا ملک اوسکا انگریزی عملداری میں شامل ہو گیا لارڈ بینٹنک صاحب گورنر جنرل استعفیٰ دیکر چلے گئے
سر چارلس مٹکاف جنکا قایم مقام گورنر مقرر ہوئے سنہ ۱۸۳۱ع میں ولیم چہارم سلطنت انگلستان کا
مالک ہوا تاریخ چوتھی جولائی سنہ ۱۸۳۶ع کو لارڈ آکلنڈ صاحب عہدہ گورنری ہند پر سرفراز ہو کر کلکتہ میں
داخل ہوئے اوسوقت میں مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کا اقبال ترقی پر تہا اور کابل میں شاہ شجاع الملک
سے منحرف ہو کر پشاور پر قبضہ کر لیا تہا اور آخر کو دوست محمد خان اوسکے بہائی نے حکومت کابل کی حاصل
کر لی تھی اور شیر دل خان نے قندھار کو لے لیا اور سلطان محمد خان نے پشاور پر قبضہ کر لیا اور امرا
سندہ کے حاکم جدے سر پر بیٹھے غرضکہ سنہ ۱۸۳۶ع میں کابل میں دوست محمد خان کی زبردستی
سے رعایا کا دل برگشتہ تہا مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے فوجکشی کر کے پشاور پر قبضہ
کر لیا انگریزوں نے بموجب مشورہ رنجیت سنگھ کے تسخیر کابل پر قصد کیا گورنر جنرل ہند بطور معائنہ
مقام بھکر پر ہو نکلے اور تاریخ چودھوین دسمبر کو فوج بسرکردگی جنرل نات صاحب کے کابل کو روانہ کی
اور بعد سخت تکلیف اور نقصان جانی و مالی کے لشکر انگریزی قندھار میں اپریل کی [illegible] داخل ہوا
چونکہ شہر قندھار کا ہر ایک گھر بسبب آمد فوج انگریزی سے خالی تہا انگریزون نے شاہ شجاع الملک کو بادشاہ
افغانستان کا مشہور کر دیا اور اکیسوین تاریخ ماہ جولائی کو فوج انگریزی نے قلعہ غزنین کو بہ جنگ
اور بعد کشت و خون کے قلعہ کو افغانوں سے خالی کرا لیا اور ساتوین اگست کو لشکر انگریزی کابل میں
داخل ہو گیا دوست محمد خان پہلے ہی سے طرف بخارا چلا گیا تہا اسی اثنا میں رنجیت سنگھ نے عالم
فانی سے ملک جاودانی کو کوچ کیا اور فوج انگریزی نے درہ خیبر سے مراجعت کی [illegible]
انگریزی کو برفباری سے نقصان پہنچا تاہم تاریخ اٹھارہوین جنوری سنہ ۱۸۴۰ع کو کرنل [illegible]
قلعہ کونا کو سید حسین سے چہین لیا دوست محمد خان دربدر پہرتا تہا انگریزوں کے [illegible] شاہ بخارا
طلب کر کے قید کر لیا آخر کو دوست محمد خان بسازش محافظان کے بہاگ نکلا اور فوج واسطے تعاقب کے
انگریزوں نے جمع کی اور بعد محاربات کے سر ولیم مکناٹن صاحب کے پناہ میں آکر مع فرزند و حرم
مقام لودہیانہ میں پہنچا جسکے سبب سے اندیشہ شر و فساد نہ رہا ناگاہ تاریخ دوسری نومبر سنہ ۱۸۴۰ع کو
افغانوں نے بلوا کیا اور افسران انگریزی کو جو دربار شاہ شجاع الملک سے واپس آرہے تھے
قتل کر کے لشکر انگریزی اور خزانہ شاہی پر دست تطاول دراز کیا آخر ستمبر تک اسیطرح

اسیطور جنگ اور کاوشیں گذری جب انگریزوں کی آمد و رفت کی راہ بند ہوئی بر مخطط سیدین
نے مجبور کیا مرزا [illegible] نکلا [illegible] اور چار انگریز ان کے بیچ گاہ اکبرخان خلف دوست محمد خان
مین مسئلے اکبرخان نے [illegible] ہو کر [illegible] صاحب کو جان سے مار کر دوسرے انگریزون کو
بٹھا دیا بالآخر پانچوین [illegible] کو بعد اقرار [illegible] کے سپاہ انگریزی طرف جلال آباد کے روانہ
[illegible] نے فوج انگریز [illegible] لیا انگریزون نے [illegible] مصلحتاً زن و ازواج کو اکبرخان کی
حفاظت مین چھوڑ دیا جنرل [illegible] نے کرنل [illegible] صاحب کو قندھار سے مدد کو بھیجا مگر کچھ نہو سکا
اور جیت کر قریب غزنین کے پہنچا شدت [illegible] سے قندھار کو چلا گیا لڑائی بعد فتح کابل اور
غزنین کے قندھار میں [illegible] صاحب مقابلہ پر مستعد ہوئے کتنے ہی گئے ان ملوا ہو
سرگروہ شجاع الملک [illegible] فتح تو ہوئی مگر افسران انگریزی بہت کام آئے
[illegible] تھا آخر [illegible] لارڈ ا[illegible] صاحب [illegible] پر مقرر
ہو کر کابل [illegible] نے پھر کابل میں [illegible]
[illegible] مصلحت
[illegible] دوست محمد خان
[illegible] ہندوستان کو [illegible]
[illegible] انگریزی [illegible]
[illegible]
[illegible] سندھ [illegible]
[illegible] انگریزی نے حیدرآباد اور کراچی
[illegible] کے سپاہیان [illegible] کے
[illegible]
[illegible] سر چارلس نیپیر کو مع فوج
[illegible]
[illegible] سندھ [illegible]
[illegible] سر چارلس صاحب

سرچارلس صاحب سے اسمقدمہ مین اعانت چاہی چونکہ کمپنی انگریزی بہادر کو ایسے رئیس سے جو مطیع کمپنی ہو پہلے سے خیال تھا صاحب موصوف نے اوسکی درخواست کو منظور کیا غرضکہ رستم علی اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور بعد اوسکے چند روز مع متعلقات روپوش ہوا چارلس نیپیر صاحب نے بدریافت اسکے کہ میر رستم علی امام گڑھ کے قلعہ مین مقیم ہے مع تین سو سپاہی کے قلعہ پر تاخت کر کے فتح کر لیا بلوچیوں کو بدخلقی میر رستم علی کی شاق ہوئی تخریب سے انگریزوں میں شورش برپا کر کے جنگ پر مستعد ہوئے اور میر محمد امیر میرپور بھی مقابلہ پر آمادہ ہو گیا آخر کو دو دفعہ اردوان کو انگریزوں نے جنگ کے میدان مین فتح کر لیا عداوت سے وہ اطراف بھی پاک ہو گیا۔

رانی صاحبہ مہاراجہ جنکو راو والی گوالیار جو ۱۸۴۳ ع مین فوت ہوا بعد وفات شوہر اپنے کے تیرہ برس کی عمر مین ملک پر قابض تھی اور اپنی مشورہ داران ریاست کے مسمی ماما کبیر ... قرابت شوہر کو فرزندی لیکر مسند نشین کیا تھا اور وزارت ملک بنام ماما صاحب ... مہاراجہ ... کو کرنیل سلیمن صاحب رزیڈنٹ نے تکرار کے ساتھ منظور کرا دی تھی لیکن تاریخ ۱۸ مئی ۱۸۴۳ ع کو رانی صاحبہ نے ماما صاحب کی رزیڈنٹ سے شکایت کی اور بعد چند روز کے ماما صاحب کو عہدہ وزارت سے موقوف کیا اور دادا خاصگی والا کو اوس عہدہ پر سرفراز کر دیا چونکہ دس ہزار فوج جو بعد وفات مہاراجہ دولت راو دار الحکومت مین آ رہی تھی معزولی ماما صاحب سے اختیار کامل پا گئی گورنر جنرل نے حکم فراہمی فوج کا دریائے چمبل پر حکم دیا کار و بار ریاست مین فتور آگیا رانی صاحبہ جو کشمکش کے سبب سے اپنے محل مین قیام پذیر تھین رزیڈنٹ کو چند بار طلب کیا رزیڈنٹ نے یہی جواب دیا کہ جب تک دادا خاصگی والا ہمارے سپرد نہو گا ... ملک سے نکالدیا جاویگا اوس ملک مین آویگا اسی ہنگام مین فوج انگریزی بہادر نے واسطے رفع مناقشہ کے طرف گوالیار کے کوچ کیا تاریخ ۲۶ اکتوبر کو فوج چھاونی ... کا محاصرہ کر لیا مہاراج ... رانی صاحبہ نے ... حفظ آبرو دادا خاصگی والا کو ... کو سپرد سرداران فوج مہاراج کمپو کو کر دیا تیسری ماہ نومبر سے فیمابین کمپو سکندر و کمپو مہاراج کے توپ و تفنگ سے جنگ شروع ہو گئی پانچوین نومبر کو مولوی جعفر علیخان بہادر مع خریطہ

رزیڈنٹ بہادر دربار گوالیار مین پہونچے بائیجا صاحبہ نے اپنی خوشی کا مبالغ بھیجکر
وغیرہ کو واسطے تصفیہ مطالب کے گورنمنٹ مین روانہ کیا دادا خاصگی والا جسپر
رزیڈنٹ اکبرآباد مین قید ہوا اکتیسوین تاریخ کو تحریر نواب گورنر بہادر بنام کرنیل سلیمن صاحب
اجنٹ بوندیلکھنڈ و گوالیار دربار مہاراج مین اس مضمون کا پہنچا کہ بایدولت اقبال قصد
اوسمقام کا رکھتے ہین انتظام ریاست و قواعد قدیم جانبین سوا ادا ہووین چنانچہ پیشوائی واسطے حسب
قدیم مہاراج گوالیار سوار ہوکر ... پہونچے سلیمن صاحب منجانب گورنر جنرل
بہادر واسطے دریافت صحت مزاج کے آئے تھے مابین فوج انگریزی اور فوج گوالیار کے نزدیک ...
جنگ شروع ہو گئی دوپہر تک لڑائی ہوئی قریب نو نو ہزار آدمی دونو طرف کے قتل و ز
خستہ ہوئے بعد اوسکے بائیجا صاحبہ اور مہاراج جیاجی راو نے حسب ایما گورنر جنرل بہادر کے
جنگ و فساد کو موقوف کردیا رسم ملاقات و تواضع و تکریم بدستور قدیم ادا ہوئی چنانچہ پلٹن
تلنگان اور ایک لین گورہ اور دو رسالہ ترکسوار گوالیار مین مامور ہوے ملک ...
جو ممالک محروسہ کمپنی مین شامل تھا والی گوالیار کو ملگیا اور کشن راو اور دادا خاصگی والا
نے رہائی پائی اور بعض افسران فوج گوالیار جو فتنہ انگیز تھے انگریزی ...
نواب گورنر بہادر دورہ ملک مین مصروف ہوئی اور تاریخ گیارہوین ...
قدیم رزیڈنٹ شاہجہان آباد ... منجانب گورنر جنرل بہادر حضور حضرت بہادر شاہ تخت نشین
دہلی مین گذرانی اور ایک ... دوشالہ حضور بادشاہ سے تبرک لیکر رخصت ہوئے ...
بعد وفات رنجیت سنگھ والی لاہور کے انتظام ریاست خراب ہوتا چلا آیا ماہ اکتوبر ... مین
ہزار فوج اوسی ریاست کی ... دریاے ستلج ... عملداری انگریزی پر ... کرنے
لگی انگریزی فوج ... مقابلہ ... لڑائی ...
ہوئی ان مین شکست کھا کر ... فوج انگریزی ...
سے صلح ہو گئی عہدنامہ تحریر کیا راجہ گلاب سنگھ کو بعوض خیرخواہی ... ملک ...

جو ملک کشمیر معاوضہ یک کروڑ روپیہ مین مہاراجہ گلاب سنگہ کو انگریزون نے دیا تہا شیخ نور الدین صوبہ دار نے
جنگ کر کے قبضہ نہ دیا تب فوج انگریزی اوسکی تنبیہ کو روانہ ہوئی اوسوقت نور الدین نے تین قطعہ خط لال سنگہ
وزیر کی معرفت رزیڈنٹ کو پیش کیے جسکے وجہ سے تحقیقات کمیٹی سے لال سنگہ مجرم ٹہرا اور مقید ہو کے اکبر آباد مین
رکہا گیا بعد اوسکے باتفاق اہالیان دربار لاہور کے تاریخ نوین ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کو عہدنامہ مورخہ
سولہوین (۱۶) دسمبر ۱۸۴۶ء ترمیم ہوا ملک کا بندوبست سرکار کمپنی انگریز بہادر کے قبضہ اقتدار مین آگیا
یکم ماہ جنوری ۱۸۴۸ء کو لارڈ ڈلہوسی ہندوستان کے گورنر جنرل مقرر ہوئے رانی جندہ صاحبہ والی لاہور
اس جرم مین ماخوذ ہوئی کہ اوسنے معرفت گنگا رام منشی اور کاہن سنگہ وغیرہ کی خانسامان وغیرہ کو
ملا کر انگریزونکو زہر دلانا چاہا مگر یہ راز پہلے واضح ہو گیا جو لوگ اس امر خراب مین شریک پائے گئے اونکو سزاے
پھانسی ہوئی اور رانی صاحبہ بنارس مین بہیجدی گئین رانی صاحبہ بعد چند ماہ کے بہاگ کر راج نیپال مین
جا بچین دیوان مولراج صوبہ دار ملتان حسب الحکم دربار لاہور کے مستعفی ہوا دربار سے ایک سکہہ
بعیت دو انگریز واسطے قبض و دخل ملتان کے بہیجا گیا دیوان مذکور نے برہم ہوکر انگریزونکو قتل کیا عدول حکمی پر
کمر باندہی تب فوج انگریزی معہ فوج نواب بہاولپور کے بسرکردگی ایڈورڈ صاحب اٹہارہوین (۱۸) تاریخ
ماہ جون ۱۸۴۸ء کو فوج ملتان سے جنگ شروع کردی فوج ملتان اوسی روز میدان جنگ سے
بہاگ نکلی کچہہ توپین بہی چہوٹ گئین فوج انگریزی یکم جولائی کو پائین فصیل قلعہ ملتان پہنچگئی مولراج بذات خود
بسواری فیل لڑائی مین مصروف ہوا ناگاہ ایک گولہ توپ کا ہودج فیل پر آپہنچا جسکے صدمہ سے
مولراج زمین پر گرا اور گہوڑے پر سوار ہو کے بہاگ نکلا آٹہوین تاریخ اگست کو اوس گاؤن پر جہان مولراج
مقیم تہا فوج انگریزی نے حملہ کر کے قبضہ کر لیا فوج مولراج نے تہوڑی دور ہٹ کر ایسی گولہ اندازی
کی کہ حملہ انگریزی کچہہ کام نکر سکا بلکہ چند افسر انگریزی قتل اور خستہ ہوئے تب فوج انگریزی نے قلعہ کا محاصرہ کیا
مگر بسبب اعانت راجہ شیر سنگہ فوج انگریزی کو اولٹا ہٹنا پڑا ملک پنجاب مین سکہون کے خیالات بدل
گئے علاوہ مولراج کے شیر سنگہ وغیرہ نے ادہر اودہر فوج انگریزی سے لڑائیان شروع کر دین جب ۱۳
دسمبر ۱۸۴۸ء کو مقام گجرات مین سکہون نے شکست کہائی دل سے ہار گئے اور بائیسوین (۲۲) جنوری

۱۸۴۹ء مین مولراج از خود انگریزون کے پاس چلا آیا جسکو انگریزون نے کلکتہ کو روانہ کیا اور راستہ مین وہ
مر گیا پھر تو باقی افسران سکھ مع آلات حرب و فوج کے آپ سے آپ حاضر ہو گئے جنگ پنجاب کا خاتمہ ہوا
امن و امان کا جلوہ ہوا پنجاب ملک انگریزی مین شامل ہو گیا مہاراجہ دلیپ سنگھ کو چار لاکھ روپیہ سالانہ
مقرر ہو کر انگلستان مین رہنے کو حکم ہوا شور و شر بالکل جاتا رہا ——

تاریخ ساتوین ماہ فروری ۱۸۵۶ء کو ملک اودھ پر قبضہ سرکار کمپنی ہوا تاریخ تیسوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء کو
فوج باغی کمپنی نے کمپنی کے کارگذارون کو محصور مجبور کر کے بیدخل کر دیا جسکا حال مفصل درج
ہو چکا راقم کی غرض صرف بیان حالات اودھ کے پہلے ہی سے چلی آتی ہے اوسی بیان مین جو کچھ اوپر ذکر آ گیا
وہ اسواسطے تھا کہ سرکار کمپنی انگریز بہادر کا یہ صوبہ اودھ اوسوقت سے خراج گذار تھا جب سے کہ نواب
شجاع الدولہ والی اودھ نے شکست کھائی تھی اور اوسیوقت سے سرکار کمپنی نے آئین ملک گیری مین
مصروف ہو کر ترقی ملک مین نام آوری کی جو کہ اب حال کمپنی انگریز بہادر کا بیان ہو چکا لہذا پھر
وہی سلسلہ اودھ کے بیان کا قائم کیا ہے اور جس مقام سے حال غدر لکھنؤ سے باقی ہے تحریر مین آتا ہے

## اودھ کا حال

واضح ہو کہ کمپنی انگریز بہادر جو مدت سے بذریعہ تعہد عطیہ بادشاہ انگلستان مملکت ہند پر قابض ہو کر
بلا اندیشہ غنیم و رعایا بدلجمعی تمام حکمرانی مین مصروف تھی اور اقبال روز افزون کی بدولت اپنے
آئین کے موافق احکام جاری کرتی رہی آغاز ۱۸۵۷ء مین مقدمہ کارتوس نے فیمابین
اہل ہندوستان اور حکام کمپنی انگریز بہادر ایسا تخم نزاع بویا کہ دفعتاً فریقین سے اطمینان کا
پیالہ جاتا رہا [illegible] بازار بغاوت مین گرم ہو گیا حکام انگریزی اکثر جگہ پر محصور و مجبور ہو گئے
اور حکومت مملکت [illegible] بہادر شاہ تخت نشین دہلی جو سوا لاکھ روپیہ کمپنی انگریز بہادر سے ماہ بماہ
پایا کرتا تھا باغیون کے ہاتھ آ گئی علاوہ اسکے اکثر مقامات مین حاکم جداگانہ مقرر ہو گئے اور فریقین مین لڑائیان
ہونے لگین انتظام مملکت ہند مین جہانتک اس فساد و بغاوت نے جگہ پائی انقلاب آ گیا کمپنی انگریز
[illegible] مصروف ہوئی کہ آخر مہینے ستمبر تک فتنہ انگیزان مقیم دہلی کو دہلی سے نکال دیا اور

اور بادشاہ دہلی کو گرفتار کرکے جزیرہ رنگون مین پہنچا دیا اور جہانتک متعلقات شاہ دہلی مجرم معلوم ہوئے قتل کیے گئے ہندسے بادشاہی کا نام مٹا دیا گیا صوبہ اودہ مین باوجود حملہ اترہ باغی لوگ غالب ہی عالم باغ مین جو ایک لشکر مقیم رہا وہی محصور رہا غرض کہ پیال یعنی ۱۸۵۸ء اسی حیقلش مین ختم ہوا اور کار پردازان کمپنی سے عداوت اس ظہور مین نہ آسکی تب بادشاہ انگلستان یعنی جناب ملکہ معظمہ نے بنظر صلح وسداد مردم ہند وانسداد کشت وخون مملکت ہند کو قبضہ کمپنی انگریز بہادر سے نکالکر بذریعہ فرمان مورخہ دوسری جنوری ۱۸۵۸ء کو اپنے قبضہ اقتدار مین کرلیا اور اشتہار مشعر رفع فساد جاری کیا جسکی نقل درج کیجاتی ہے

## اشتہار

ملکہ معظمہ باجلاس کونسل بنام والیان وسرداران اور جمہور انام ہند

ملکہ معظمہ وکٹوریہ بفضل خدا مملکت برٹین اور آیرلنڈ اور آبادیہای اور مضافات واقعہ یورپ اور ایشیا اور افریقہ اور امریکا اور استرل ایشا کی ملکہ اور ظہیر المذہب کیطرف خاص وعام مین حسب تفصیل ذیل مشتہر کیا جاتا ہے

واضح ہو کہ بوجوہ کثیرہ ہمارا یہ ارادہ کہ بصلاح اور باتفاق رای امرای لارڈ اور ملکی کے اور مختاران عوام جو پارلیمنٹ مین فراہم ہوئے مصمم کیا ہے کہ ممالک ہند کا انتظام جسکا انصرام آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو آجتک امانتاً مفوض رہا ہے اپنے اہتمام مین لادین — پس اس قرطاس کی روسے ہم اطلاع دیکے تمہید اعلان فرماتی ہین کہ بصلاح اور باتفاق رای مذکورہ بالا کے ہمنے ملک مذکور کا انتظام اپنے اہتمام مین لائی اور اس قرطاس کی روسے ہماری جمیع رعایا کو جو قلمرو مذکور مین موجود ہین تاکیداً فرماتی ہین کہ ہماری اور ہماری ورثا اور جانشینونکی وفاداری اور اطاعت کرین اور جس کسیکو ہماری اور ہماری طرف سے ملک کی انتظام کرنیکے لیے وقت بوقت آیندہ مقرر کرنا مناسب سمجھین اوسکی فرمانبرداری کیا کرین —

اور جو فرزندار جمند معزز اور معتمد علیہ مشیر خاص نواب چارلس جان وائیکونٹ کیننگ صاحب کی وفاداری اور قابلیت اور فہم اور فراست کی نسبت ہمکو اطمینان اور خاطر جمعی کلی حاصل ہے اسلیے صاحب موصوف یعنے وائیکونٹ کیننگ صاحب کو ممالک مذکور کی انتظام ہماری طرف سے اور نام سے کرنیکے لیے اور بہ رعایت

اون قوانین اور آئین کی جو ہماری وزیر الممالک کی ذریعہ سی اوسکی پاس وقت بوقت پہنچے عمل کرینگی انکو ہمارا
قایم مقام اول اور ممالک مذکورہ کا گورنر جنرل مقرر کیا - اور جو کوئی بالفعل کسی عہدہ پر کیا ملکی کیا فوجی
عہدہ سرکار انریبل ایسٹ انڈیہ کمپنی کی نوکری مین مامور ہی اس قرطاس کی رو سی سب کسیکو اپنی اپنی عہدی پر
بحال اور قایم فرماتی ہین مگر ہماری مرضی آیندہ مشروط رہی اور وہ سب اونہین آئین و قوانین کی رعایت
کرینگی جو ہین یا آیندہ نافذ کئی جائینگی - اور والیان ہند کو اطلاع دیتی ہین کہ جس کسی عہد و پیمان کو
حضور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ظہور مین لایا یا انکی اجازت سی انعقاد پایا اون سبکو ہم پذیرا اور قبول
کرتے ہین اور انکو ایفا بعینہ کرتی رہینگی اور چشمداشت ہی کہ والیون کیطرف سی بہی اوسی طرح تعمیل
ہوتی رہیگی - جو ملک بالفعل ہماری قبضہ مین ہی اوسکا ازدیاد نہین چاہتے ہین ہمکو گوارا نہوگا کہ کوئی
شخص ہماری ملکیت یا حقوق مین مخل ہو کر جبر کرے اور انتقام نپا دے اور علی القیاس پیش قدمی
کسیکی بہ نسبت ملکیت یا حقوق اونکی ہماری جانب سی منظور نہوگی والیان ہند کی حقوق اور منزلت
اور عزت مثل اپنی حقوق اور منزلت اور عزت کی عزیز سمجھینگے اور ہمکو آرزو ہی کہ والیان ہند کو اور
ہماری رعایا کو بہی ایسی سعادت اور حسن اخلاق کی ترقی ہو کہ ملک کی صلح او نیک انتظامی سی پیدا ہوتی
سے حاصل ہوتی رہتی ہے - جو لوازم بہ نسبت اپنی دوسری رعایا کی ہماری اوپر عائد ہے اونہین لوازم کو
بہ نسبت رعایای ممالک ہند کی ہم اپنی ذمہ واجب جانتی ہین اور خدا کی فضل سی وفاداری اور راستی کے
ساتہ لوازم مذکورہ کی تعمیل کرینگی - اگرچہ ہمکو مذہب عیسائی کی صدق کی نسبت یقین کلی حاصل اور
تسلی خاطر سی جو اوس سی ہوا کرتی ہی ہمکو ساتہ شکرگذاری کی اعتراف ہی تو بہی ہمکو نہ منصب ہی نہ آرزو کہ
کسی رعیت سی خواہ مخواہ اپنی عقیدہ کو قبول کراوین ہمارا حکم شاہانہ اور مرضی ہی کہ کسی ایک مذہب کو کسی
دوسری مذہب پر ترجیح دی جاوے کسی شخص کو بوجہ اعتقاد یا رسمیات مذہبی کی ایذا نہ پہنچاوی اور سب
رعیت قانون کی رو سی بغیر طرفداری کی محافظت ہوتی رہی اور ہماری طرف سی تاکید ہوتی ہی کہ کوئی متنفس جو
ہمارا نوکر ہو یا ہوگا ملک ہند کی انتظام کیلئی مقرر ہو کسی رعیت کی اعتقاد اور عبادت مذہبی کی نسبت
دست اندازی نکرے ورنہ ہمارا غضب ہوگا - اور یہ بہی ہمارا حکم ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہماری

سب رعیت کسی قوم یا مذہب کی ہون بلا تعرض اور طرفداری کی ہماری نوکری مین ایسی عہدون پر مقرر ہونگے
جاوین جنکی خدمت کو لحاظ تربیت اور قابلیت اور دیانت کی بخوبی انجام دی سکین —
ہمکو بخوبی معلوم ہی کہ اہل ہند اون اراضی کو جو اونکی بزرگون سے وراثتاً پہنچی عزیز جانتے ہین اور اونکی اس
سمجھ پر ہم نظر التفات رکھینگی اور حقوق اونکی جس اراضی سے متعلق ہین بشرط ادا کرنے مطالبہ سرکار کی محفوظ
رکھنا منظور ہے اور ہمارا حکم ہی کہ قانون کی تجویز اور ہی قانون کی نفاذ مین عموماً حقوق قدیمی اور ملک کے
رسم و رواج اور دستور پر نیز لحاظ ہوتا رہے — بعض مفسدون خود غرض و دروغ گو نے اپنے ہموطنون کو دہوکا دیکر غلط با
اور اونسی بغاوت فاش کرائی اور ملک ہند پر بلا اور آفت پڑی اور یہ سنکر ہمکو نہایت افسوس ہوا —
ہماری قدرت اور اقتدار اسطرح ظاہر ہوا ہے کہ معرکے میدان مین بغاوت باغیون کی دفع کی گئی
اب ہماری مرضی ہی کہ اون شخصون کی نسبت جو دہوکا کھائی اور پہر اطاعت مین آنا چاہی اونکی تقصیرات
کی معاف کرنی سے اپنی ترحم کو ظاہر کرین — اس نیت سی کہ زیادہ خونریزی ہونی نپاوی اور ہماری ممالک ہندوستان
جلد امن چین ہو دی ہمارا قایم مقام اور گورنر جنرل نے ایک خط مین یہ امید دلائی ہی کہ بعضے اون اشخاص کے
جو غدر مکروہ کی ایام مین جرم مفسد سرکار کے مرتکب ہوئی اکثر کی تقصیرات بشرط بعض شرائط مخصوص کے
معاف کیجاینگی اور جو سزا اون لوگون پر عاید ہوگی جنکی تقصیرات نے احاطہ ترحم سے انکو باہر کیا ہی اوسکا
بہی اعلان کروایا ہی چنانچہ ہماری قایم مقام اور گورنر جنرل کے عمل مذکور کو ہم پذیرا اور قبول کرتے ہین اور
علاوہ اسکے حسب ذیل اعلان فرماتے ہین یعنے سوای اون لوگون کی جنکی نسبت ثابت
ہوا ہو یا آیندہ ثابت ہو کہ وہ رعیت سرکار انگریزی کی قتل مین بذاتہ شریک ہوئی دوسرونکی نسبت ترحم
ظاہر کیا جایگا مگر یہ نسبت شرکا قتل کی انصاف مقتضای اسباب کا ہی کہ اونپر ترحم نہو —
جن لوگون نے جان بوجھ کر قاتلون کو پناہ دی ہو یا جو لوگ باغیون کی سردار ہوئی ہون یا ترغیب دینی والے
ہوی ہون اونکی نسبت صرف یہی وعدہ ہو سکتا ہی کہ اونکی جان بخشی ہووی لیکن ایسی لوگون کی سزا کی تجویز
مین اون سب احوال پر جنکی اعتبار سے وہ اپنی اطاعت سے پہر گئی غور کیا جایگا اور اون لوگون کی نسبت
جو بے سوچے مفسدونکی جہوٹی باتو پر اعتقاد کرکے مجرم ہوئی ہین بڑے رحم ظاہر کیے جاینگے —

اور جو لوگ کہ سرکار کی مخالفت پر آمادہ رہے ہیں وہ دریافت ہوتا ہے کہ اونکی تقصیر سرکار کی نسبت اور
ہماری سلطنت اور شوکت کی نسبت بلا شرط معاف ... پیش کی جاوینگی مگر وے اپنے
گھروں میں جاویں اور اپنے پیشہ پر چلیں ... ہماری یہی مرضی شاہانہ ہے
کہ رحم اور عفو کی یہ شرائط اون سب لوگوں سے متعلق ہونگی جو ... شرائط مذکور کے
مطابق عمل کریں - جب ملک میں خدا کے فضل سے امن چین ہو ... تو بدل وجان ہماری آرزو ہے
کہ ملک ہند میں صنعت کاری کی تقویت ہووے اور افادہ خلائق کے لئے کارہا مثل طیاری سڑک و
نہر وغیرہ مرتب ہووین اور ملک کا انتظام بنظر افادہ ہماری رعایا کے باشندہ ملک مذکور کے
ہو تا ہر رعیت کی فراغ بالی سے ہمارا اقتدار اور اونکی اطاعت سے ہماری بے خطری حاصل ہو اور
اونکی شکرگذاری ہمارے لئے پورا صلہ ہے اور خدائے قادر ہمکو اور ہمارے حکام ماتحت کو ایسی قدرت
دیوے کہ واسطے افادہ خلائق کے اونہیں ہماری مرادون کو اتمام تک پہنچاوین

## اشتہار

### جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند مقام الہ آباد بتاریخ

### پہلی نومبر ۱۸۵۸ عیسوی فارن ڈپارٹمنٹ —

واضح ہو کہ ملکہ معظمہ نے اپنی مرضی مبارک کو اسطرح ظاہر کیا ہے کہ ملکہ ممدوحہ قلمرو انگریزی واقعہ
ہند کی انتظام کو اپنے اہتمام میں لاتی ہیں جناب ممدوحہ کے قایم مقام اور گورنر جنرل بہادر خاص و
عام کو اطلاع دیتے ہیں کہ جملہ اعمال متعلقہ انتظام ملک ہند آجکی تاریخ سے حضور الیہا کے نام نامی سے
جاری کئے جاوینگے - آجکی تاریخ سے ہر فرقہ اور ہر قوم کے لوگ جو انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد میں متفق
ہو گئے انگلستان کی شان اور اقتدار برقرار رکھنے میں ساعی ہوئے آیندہ سے ملکہ معظمہ کے
تابع متصور ہونگے - نواب گورنر جنرل بہادر کیطرف سے سب لوگونکو فہمایش کی جاتی ہے کہ سب کوئی
حد ذات ہر رتبہ کے موقع پر حتی المقدور بدل وجان سے ملکہ ممدوحہ کے حکم اور مرضی مندرجہ اشتہار
شاہی کی انجام دہی میں اعانت کریں - ملک ہند میں ملکہ معظمہ کی کرور ہا رعایا ہندوستانی موجود ہیں ان سب
ملکہ معظمہ کی وفاداری اور اطاعت واجب ہے سب سے حال در آیندہ نواب گورنر جنرل بہادر ملکہ معظمہ کے حکم سے

رحم و رحمت کی ایفا رباد و فا بعینہ طلب کرینگے

## حسب الحکم

نواب گورنر جنرل بہادر ہند جاری ہوا

بعد جو نیکہ اشتہار نے شہرت پائی — مگر لکھنؤ مین بندوبست باغیون کا بدستور رہا تب سر کولن صاحب سپہ سالار فوج ہندوستان انگلستان سے واسطے تدارک فوج باغی مذکورہ کی روانہ ہو کر کلکتہ مین داخل ہوئے اور بعد انتظام اجتماع فوج اور سامان حرب وغیرہ کی آغاز ماہ فروری ۱۸۵۸ع مین لکھنؤ کی طرف کوچ کیا جب لشکر انگریزی اطراف گورکہپور مین داخل ہوا مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال سے فوج کو بھی جو ان کے جن سے پہلا اقرار ہو گیا تھا لشکر انگریزی مین داخل ہوئی ہر چند کہ باغیان لکھنؤ نے خبر آمد لشکر انگریزی کی سُنی مگر پھر بھی اپنے زعم جماعت سے بدستور خود سر بنے رہے اور راہ اطاعت صلح و سداد مین قدم نہ رکھا اور اس خیال مین رہے کہ جب فوج کانپور سے عبور کریگی مار کر ہٹا دینگے مگر چونکہ پہلے اسکے جمعیت کثیر باغیون کی مغرب کو روانہ ہو چکی تھی اور بقدر ضرورت حفاظت لکھنؤ جو باغی لکھنؤ مین مقیم تھے انہون نے لکھنؤ مین مقابلہ کا بندوبست شروع کیا اور ادھر لشکر انگریزی پہلے گورکہپور مین (جہان محمد حسین قوم سید بارہہ جو عہد واجد علیشاہ مین ناظم گونڈہ و بہرایچ تھا اور اس بغاوت کے ایام سے گورکہپور کا منتظم تھا) حملہ آور ہوا خفیف سی لڑائی ہوئی محمد حسین بھاگ گیا لشکر انگریزی نظامت سلطانپور مین پہنچگیا اگرچہ اس نظامت مین جماعت باغیون سے گمان جنگ عظیم کا تھا مگر اقبال ملکہ معظمہ سے مقابلہ ہوتے ہی باغیون کو ایسا خوف ہوا کہ منتشر ہو کر ادھر ادھر ہو گئے لشکر انگریزی چند روز اوس علاقہ مین خیمہ زن رہا بعد اوسکے دو حصہ ہو کر ایک حصہ نواب گنج بارہ بنکی اور دوسرا حصہ گوسائین گنج کی راہ روانہ ہو کے قریب لکھنؤ داخل ہوا باغیون نے اپنی جماعتون کو مقابلہ کر کے گولہ و گولی سے لڑائی شروع کر دی یکہفتہ تک خوب مقابلہ پر جمے رہے آخر کو فوج انگریزی باغیونکو ہٹاتی ہوئی سمت مشرق محاذی قیصر باغ (جو ایک مکان مضبوط مسکن میرزا برجیس قدر بہادر کا تھا) اور سمت شمال اندرونی گومتی پہنچگئی اور لکھنؤ کا دو طرف محاصرہ کر لیا اگرچہ فوج باغی پہلے مورچون سے نکلکر مقابلہ چھوڑا جو کہ سکنائے ملک اودھ جو علاوہ ادنے تنخواہ حکومت انگریزی تھی لیکن کوئی کچھ سامان نہ رکھتا تھا مجبور دست بدعا اپنی عیال کی حفاظت مین

اسوقت مین فوج انگریزی جو باغیون کی لڑائی مین مصروف معلوم ہوئی اسواسطی آغاز آمد فوج سے جو لوگ جس قدر باہی تھی جنگ و خونریزی مین مصروف ہوئی ہر ایک گلی کوچہ مین گوریون کی گورون کا غل مچگیا باغیونکو بعد دو امی آگئی عدد تین روز مین انتظام سب باغیون کا بگڑ گیا فوج انگریزی نی بادشاہ باغ اندرونی گومتی مین قبضہ کرلیا گولہ بم مثل ویان مکانات سکونت میرزا برجیس قدر بہادر مین برسانا شروع کردیا جب اسباب سی بھی باغیون نی ہار نمانی اور برابر لڑتے رہی تب بدولت تکبر بیجا و بیدلی بے انتہا افسران لشکر انگریزی ایک جماعت گورون کی ایک عمارت بلند متعلقہ قیصر باغ مین داخل ہوگئی اور بلند جگہ سی باغیون کو نشانہ بنایا تاریخ بارہوین[۱۲] و تیرہوین[۱۳] مارچ تک تو باغی اسمقام کو خوب گھیری رہی آخر کار جب اونکی نکال باہر کی باغیون سی کچھ تدبیر نہو سکی اور یہ راز اونپر کھلا کہ جماعت گورونکی قیصر باغ کی عمارت مین گھس پڑی اور کہان سی داخل ہوئی تب باتفاق رای باغیان گمشتہ نصیر آباد نی حضرت محلصاحبہ کو مع میرزا برجیس قدر کے پالکی مین سوار کراکی مضافات حسین آباد مین قیام کرایا اور دلمین یہ قرار کیا کہ جب لشکر انگریزی قیصر باغ مین داخل ہو جاوی محاصرہ کرلیوین مگر تقدیر خدا سے غافل تھی کہ اب بمقابلہ فوج انگریزی قرار نہین ہو سکتا کیونکہ بیگم کا قیصر باغ سے نکلنا باغیون کو پریشانی کا باعث ہوا جماعت فوج گورونکی سمت حضرت گنج قیصر باغ مین داخل ہوگئی باغیون نی سمت مغرب قیصر باغ کی مورچہ لگایا پل آہنی کا مورچہ باغیون کا بدستور رہا مگر دلون سے سب ہار گئے غول کی غول بعد بیرد دیکھو بہاگتی ہوئی نظر آتی تھے رعایا جو پہلی سی بیم و یاس مین تھی بی سر و سامان جان بچانیکو شہر سی بھاگ نکلی جب لڑائی مین باغیون کا کچھ انتظام نرہا تاریخ سولہوین[۱۶] مارچ مطابق چیت سودی پریوا سمبت ۱۵ - ۱۹ - کو میرزا برجیس قدر بمعیت حضرت محلصاحبہ اپنی مادر کے کمپو نصیر آباد مین سمت شمال لکھنؤ روانہ ہوکر بمقام محمود آباد علاقہ راجہ نواب علی مین جا پہنچے اور یہان لکھنؤ مین اوسی تاریخ کو محاصرہ قیصر باغ و مورچہ پل آہنی باغیون سی چھوٹ گیا فوج انگریزی قلعہ مچھی بھون مین داخل ہوگئی جو کہ اب کسی جگہ باغیونکا مورچہ قایم نہین تھا اور ہا فقط باغی بہاگتی ہی جاتی تھے ۔

سے احمد اللہ شاہ جو اکثر جنگ باغیانہ کو قایم کرلیا کرتا تھا اجماع باغیان مین معروف ہوا حالانکہ
رعایا پہلے سے بہت بھاگ کر مکان خالی کر گئی تھی مگر کسی کسی محلہ مین جو دس دس یا پانچ پانچ گھر آباد
تھے اور اپنی جانون کو ہتیلی پر لیے تھے بہ تقدیر تھے جب اونیسویں تاریخ سولہوین مارچ کو شام سے
فوج انگریزی نے قلعہ مچھی بھون سے گولہ بم وسیل ہر چہار طرف کو مارنا شروع کیا اوس وقت جو باقیماندہ
رعایا تھی اپنے گھرون سے نکل بھاگی مگر داروغہ واحد علی مع عیال و اطفال بچ کے اوس مکان سے کہ
سلطان محل صاحبہ مین (جہان بیم صاحبات وغیرہ یعنی ایک بیم اور لڑکی کپتان آور صاحب اسسٹنٹ
اور ایک بیم صاحبہ اور ایک لڑکی مسٹر کسن صاحب کو آغاز محاصرہ لکھنؤ قیصر باغ کی قید سے باتفاق [?] آ
دربار سے نکال کر رکھا تھا) آباد تھا ناگاہ اٹھارہویں تاریخ کو معلوم ہوا کہ احمد اللہ شاہ وہ اس طرف [?]
چلا آتا ہے داروغہ واحد علی نے اپنے بہنوئی کو مع بیم صاحبات کے کمپو اوٹرم صاحب مین روانہ کیا
اثنا راہ مین کپتان میکسل صاحب و کپتان گل صاحب بھی پہنچتی تھی مع گورکھہ سپاہیون کے
داروغہ واحد علی کی قیاسگاہ پر آ پہنچے اور بیم صاحبات کو کپتان میکسل صاحب اوری جگہ سے نہایت
فورا اپنے ساتھ لیگئے اور کپتان گل صاحب سب عیال و اطفال داروغہ اور حضرت سلطان محل صاحبہ کو
لیکر کمپو اوٹرم صاحب مین داخل ہو گئے اِدھر احمد اللہ شاہ نے عیش باغ مین فوج انگریزی کو کہڑے سے
لڑائی شروع کر دی اگرچہ احمد اللہ شاہ اوسوقت گھوڑے پر سوار ادہر اودہر مقابلہ فوج انگریزی کی
مدد کرتا پھرا مگر باغیون کا قدم تھوڑی دیر بعد اکھڑ گیا احمد اللہ شاہ نے بڑا آنما میں پھر
قدم جمایا جب فوج انگریزی نے اوس مقام کو بھی چھین لیا احمد اللہ شاہ بھاگ کر احاطہ درگاہ حضرت
عباس علی مین بندوبست جنگ پر مستعد ہوا قضا کار نواب شرف الدولہ محمد ابراہیم خان نائب
میرزا جہیس قدر اپنے متعلقات سے جدا ہو گیا باغیون نے شناخت کر کے گرفتار کیا اور احمد اللہ شاہ کے
پاس پکڑ لے گئے احمد اللہ شاہ نے شرف الدولہ کو سخت و سست کہکر قید کیا کہ اس عرصہ مین فوج انگریزی
اوس مقام پر پہنچ گئی فوج باغی اوس مقام سے بھی بھاگ نکلی تب احمد اللہ شاہ بھی گھوڑے پر سوار ہوکر
اور شرف الدولہ کو قتل کرا کے سمت شمال لکھنؤ کو بھاگ گیا شہر مین باغی کا نام بھی نہین رہا قبضہ ہونا [?]

ہر جگہ شہر لکھنؤ میں قبضہ ہوگیا شرف الدولہ غلام رضا خان جو ابتک کسی مکان میں چھپا ہوا تھا فوج انگریزی نے
گرفتار کر لیا مگر رہا کر دیا تاریخ چوبیسوین تک حکام انتظام و نگرانی فوج باغی [illegible] میں [illegible]
رہے شہر کی رعایا کے گھر جو خالی پڑے تھے لشکری لوٹ لے گئے چھبیسوین تاریخ کو حکام نے اشتہار آبادی کا
جاری کیا حفاظت جان و مال رعایا کا اعلان دیا سڑکون کی تیاری اور کشادگی کے [illegible]
لوگون کی تجویز ہو مکانات رعایا جو پیمایش سڑک میں آگئے منہدم ہوئے مگر [illegible]
کمشنر سابق گونڈہ و بہرایچ نے عہدہ چیف کمشنری اودھ پر اجلاس کیا اشتہار [illegible] قصور
ملکہ معظمہ کیطرف سے جاری ہوا اکثر لوگ پر صاحب ڈپٹی کمشنر [illegible] واسطے عہدہ اسپیشل کمشنری
واسطے حاضری و قبولیت مالگذاران کے علیحدہ دفتر کھولا [illegible] اسم بالا [illegible] میں عدالت فوجداری قائم
ہوئی اسیطرح اودھر سے رعایا اپنے گھرون کو دوڑی میعاد مندرجہ اشتہار کے اندر جو شخص آکر [illegible]
اوسکو ٹکٹ ملا جو میعاد کے باہر پہنچا اوسکا گھر نزول ہو گیا مگر [illegible]
دفتر خزانہ سے تقسیم تنخواہ و وثیقہ و پنشن کا حکم ہوا عدالت فوجداری [illegible]
اوسکو اوسکی تنخواہ کا روپیہ ملنے لگا جسکو کوئی الزام میں مشتبہ ٹھہرا اوسکا گھر ضبط ہوا حکام انگریزی اوسکے
بندوبست آبادی لکھنؤ میں مصروف ہوئے اودھر بیگم مع میرزا برجیس قدر کے محمود آباد مقام بونڈی
اوس پار گھاگھرا کے باغیان کی حفاظت میں پہنچ گئیں ممو خان مع [illegible] احکام بدستور
جاری ہوئے لکھنؤ کے قریب باغی لوگ تین طرف [illegible] بدستور رہے مگر علاقہ بیسوارہ کا
برانا بینی مادھو سنگھ تعلقہ دار کے نام بندوبست کر دیا صرف ایک سڑک لکھنؤ سے کانپور تک
قبضہ حکام سرکاری میں باغیان سے پاک و صاف رہی حکام انگریزی لکھنؤ کی حفاظت اور اخراج
باغیان میں تدبیرین کرتے رہے اودھر اودھر کبھی کبھی چھیڑ چھاڑ دونو طرفسے ہوتی رہی دوسرے مہینے میں راجہ
[illegible] بعزم فتح لکھنؤ مع جماعت سپاہ ذاتی و باغیان کے بونڈی سے بڑے زور و شور سے چلکر مقام
نواب گنج بارہ بنکی میں آپہنچا حکام انگریزی نے لکھنؤ سے واسطے مقابلہ راجہ مذکور کے فوج انگریزی
روانہ کی مگر راجہ معروف کمال بہادری سے لڑتا ہوا مقام [illegible] تک آگیا آخر کو فوج انگریزی نے

ایسا حملہ دلیرانہ کیا کہ راجہ کو انگریزی فوج نے قتل کر لیا کل فوج باغی منتشر ہو گئی غرضکہ اسیطرح دو ایک مرتبہ
لشکر انگریزی کا رانا بینی مادہو بخش ناظم و تعلقہ دار بیسوارہ کے مقابلہ کو گیا مگر کچھ پیش رفت نہ ہوئی مگر جب
لشکر بسمت بسواں کی باڑی کے روانہ ہوا احمد اللہ شاہ و فیروز شاہ کو شکست دیکر بہسر لکھنؤ کو واپس آجایا گیا
اسیطرح آٹھ مہینے گذر گئے اور احمد اللہ شاہ جو گروہ باغیان میں اشجاع تھا مقام پیوائین میں زمیندار کے
ہاتھ سے مارا گیا اور اسی عرصہ میں فوج انگریزی کو ملک کو مشرق اودہ میں آگاہ تب صاحب چیف کمشنر نے
ایک فوج سمت شمال نظامت سیتاپور اور دوسری فوج سمت مغرب بغرض اخراج باغیان روانہ کی اور خود
لکھنؤ اودہ کی مشرقی فوج میں جا ملے اور ایک لشکر کو طرف گڈہی امیٹھی علاقہ لال مادہو سنگہ متعلقہ
نظامت سلطانپور روانہ کیا اور بیسوارہ متعلقہ رانا بینی مادہو سنگہ کی طرف کچھ فوج کانپور سے اور کچھ لکھنؤ
سے جا پہنچی فوج سیتاپور نے راجہ ہرپرشاد ناظم کو بہگا کر بوندھی میں پہنچا دیا اور فیروز شاہ جو سیتاپور میں تھا
ہیبت فوج انگریزی سے بغیر مقابلہ مع کسیقدر فوج باغی سوار و پیادہ کے گنگا پار اوتر گیا اور فوج مشرقی
جب امیٹھی کے قریب پہنچی لال مادہو سنگہ تعلقہ دار فوج انگریزی میں آملا جس سے باغیان بہی فوراً گڈہی چھوڑ
بہاگے رانا بینی مادہو سنگہ کو جب معلوم ہوا کہ فوج انگریزی ہر چہار طرف سے آ پہنچے اور ہمارے ساتھیوں
نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا اپنے عیال کو جو گراج سنگہ اپنے بہائی کی حفاظت میں بیگم کے پاس روانہ کیا
جب فوج انگریزی سے لڑتا ہوا بیگم کے پاس پہنچ گیا بعد اوسکے رانا سابق الذکر بہی علاقہ بیسوارہ سے سیدہا
بوندھی کو چلا گیا اسیطرح یہ سب باغی بہاگ کر ایک مہینے میں اوس پار گہاگھرا کے پہنچ گئے
اس پار کا ملک اودہ جب باغیوں سے صاف ہو گیا تب صاحب چیف کمشنر نے دریای گہاگھرا پر پل کشتی
کی تیاری شروع کرادی ہرچند باغیان تیاری پل میں سدباب ہوئی مگر آخر کو بعد تیاری پل فوج نے
اوس پار بہی قبضہ کر لیا اور اوس مقام سے جہان جہان باغیون کی جماعت مقیم معلوم ہوتی گئی فوج روانہ
ہوئی باغیان باوجود کثرت جماعت کے ایسے بدحواس ہوئے کہ ایکروز بہی ایکمقام پر مقابلہ پر نہ ٹھہرتے تھے
میرزا برجیس قدر نے جب فوج کا یہ حال دیکہا باتفاق راے اہلکاران کے بوندی سے کوچ کر کے نانپارہ میں مقام
کیا رات اوس مقام پر شب بیداری اور حفاظت جرنیل خدابخش خان میں بسر کی صبح کو وہ فوج جو مقابلہ

فوج انگریزی مین مستعد تھی مورچہ چھوڑ کر ناناراو بھاگ گئی فوج انگریزی تعاقب مین چلی آتی تھی بالا ناناراو
سے کوچ ہو کر مع بیگمات پورہ نواح تھی بحر مین دیرہ ہوا اور اوس مقام سے کسیقدر فوج واسطے مقابلہ
اوس لشکر انگریزی کے بھیجے سید محمد حسنخان ناظم قریب تھی بجہ کا محاصرہ کیا تھا روانہ کی گئی ہنوز یہ فوج وہان
نہ پہنچی تھی کہ خبر تباہی شکست ناظم و قیام بمقام آرہ نالہ حدود نیپال سے خبر دی میرزا برجیس قدر نے
کوچ کر کے متصل اوس مقام کے جہان ناناراو و بالاراو ایک مکان مستحکم مین قیام پذیر تھے خیمہ زن ہوئے
لشکر انگریزی وہان بھی جا پہنچا اور مکان سکونت ناناراو کا محاصرہ کر لیا ناناراو تمام دن خوب لڑا آخر
مقام کو اوس مقام کو چھوڑ کر لشکر برجیس قدر مین داخل ہوا تیسرے دن فوج انگریزی نے اس لشکر پر حملہ کیا
فوج برجیس قدر نے بھی جنگ شروع کی مگر آخر کو دہانسی چلکر راپتی کے کنارے پر رات بسر کی صبحکو برجیس قدر
نے جرنیل حسنخان کو واسطے سد راہ فوج انگریزی کے اوس مقام پر چھوڑ دیا اور خود بدولت مع رانا بینی و مہو سنگھ
تعلقدار شنکرپور و راجہ دیبی بخش و راجہ جیت سنگھ و راجہ ہردت سنگھ و سید محمد حسنخان ناظم و ناناراو و
بالاراو وغیرہ راپتی سے روانہ ہو کر تیسرے دن مقام دیوگڈہ مین داخل ہوئے وہان فوج کا جایزہ
شروع کیا چوتھے روز ہیرنجن سنگھ سپہ سالار فوج و ہمشیرہ زادہ والی نیپال نے آنیکی حضور
میرزا برجیس قدر کے اجازت چاہی میرزا برجیس قدر نے کل فوج کی آراستگی کا حکم دیا اور ایک اہلکار کو واسطے
استقبال کے بھیجا اہلکار نے حسب الحکم ہیرنجن سنگھ کو حاضر کیا ہیرنجن سنگھ نے بعد ادای تعظیم و پیشکش کرنے نذر کے
نامہ والی نیپال کا میرزا برجیس قدر بہادر کے حوالہ کیا اوس نامہ مین تحریر تھا کہ نیپال مین داخل ہو کر
انگریزون سے صلح کر لیجیے اور اسکی ضمانت نیپال کے ریاست کریگی میرزا برجیس قدر بہادر نے سفیر نیپال کو
خلعت بیش بہا عطا کیا اور باتفاق اہلکاران اور افسران فوج کے خاص کر فیلیخان جرنیل وغیرہ کو واسطے سد راہ
انگریزون کی چھوڑ کر خود مع لشکر کے روانہ ہو کر بعد تیسرے دن کے ایک دریا پر لشکر خیمہ زن ہوا تیسرے دن عبور دریا کے
لشکر متوجہ ہوا اوسی روز جنگ بہادر والی مقام کا حاکم ان تنہا آکر لشکر کو دیکھکر چلا گیا اور اپنے مسکن سے
لکھ بھیجا کہ اب مع لشکر کے بتول کو لوٹ جانا بہتر ہے اسطرف آنا مناسب نہیں میرزا برجیس قدر نے
حسب وقت اس تحریر کو پایا حیرت مین آگئے کہ بعد ایک مہینے کے نیا مفسدہ پیدا ہوا باہم مشورہ

منتشر ہو گیا افسران فوج تو مقابلہ و دفع قبض ملک نیپال کے مستعد ہی ہوتے مگر خیالات ہوا روئی
پیچے ناصر الدولہ نایب کی رای مراجعت بٹول پر قایم رہی آخر کار بعد رد و قدح بسیار لشکر پیش قدمی
باز رہا گو بہزار افسوس ناکامی گوارا کر کر بٹول مین داخل ہوا اس آمد و رفت مین بہ ناموافقت آب و ہوا
بہت آدمی اور اسپ وغیرہ ناحق مین تلف ہوئے جنرل خانسلیخان ہی اسی عرصہ مین ابھی ملک نیپال تھا جو
بٹول مین پہنچی ہی خبر آمد فوج انگریزی نے تہلکہ ڈالدیا فوج باغی جو اس قدر پہاڑون کی راہ مین تکلیف اور
مصیبت اوٹھا چکی تھی اپنے ہوش مین نہ تھی حضرت محل صاحبہ نے بدری نرسنگہ سپہ سالار نیپال کو جسنے پہلے
کمک کا اقرار کیا تھا یہ بات لکھی کہ تمہارے وعدہ پر نیپال کے ہمکو خبر نہ تھی فوج انگریزی چلی آتی ہے اگر قول
اپنا پورا اسکو کمک روانہ کرو اوسنے پھر وعدہ کمک بھیجنے کا کیا غرضکہ نیپالیون نے اسی لیت لعل مین
میرزا برجیس قدر کو اس طرف کو چند ماہ تک الجھا رکھا اور خود تدبیر انتشار و تکلیف لشکر مین مصروف
رہے تاکہ لشکر مایوس ہو کر ملک نیپال مین جمع آور نہو جاوے اور نہ طرف فوج انگریزی کر جانے پاوے
کیونکہ اسوقت لشکر مین علاوہ جمعیت کثیر باغیان جنگی کی سپاہی زمینداری اور بڑے بڑے رئیس تعلقہ دار
جنگلی بہادری مشہور خلایق تھی لڑتے مرنے پر تیار تھے ہر ایک چیز لشکر کی بازار مین بہم پہنچتی تھی صرف
ادبار کے وجہ سے کوئی تدبیر اونکی درست نہوتی تھی جب نیپالیون نے فوج انگریزی نیچے پہاڑ کے مضبوطی کر کے
قایم دیکھ لی اور اوپر اپنا خوب بندوبست کر لیا سپہ سالار نیپال نے میرزا برجیس قدر کو لکھ بھیجا کہ آپ
اگر اپنی امان چاہتے ہین تب مع اتالیق وغیرہ دیوکدہ مین تشریف رکھیے اور فوج کو نیچے پہاڑ کے اوتر جانیکا
حکم دیجیے اگر مع فوج پہاڑ پر آئیگا لڑائی ہوگی جب یہ تحریر پہنچی سب نتیجہ آرزوے دلی کا کھلا وقت گذشتہ کا
افسوس کیا نایب یعنے ناصر الدولہ نے باتفاق نرگان لشکر میرزا برجیس قدر بہادر کو مع عورات کے بالای کوہ روانہ کیا
اور خود مع تمام لشکر پایین کوہ مقابلہ فوج سے صف آرا ہو کر لڑائی شروع کر دی اور ہر چند
سوارون اور پیادون نے جیت جیت کر شمشیر زنی کی مگر سنگینون کی مار سے فوج انگریزی نے
مخالفون کے جسم کو چھید چھید کر کشتون کے پشتہ بنا دیا ادہر تو پایین مین قیامت کی لڑائی ہو رہی تھی اودہر
گورکھیون نے ہر ایک راستہ پہاڑ کا بند کر کے توپین لگا دین جب باغی لوگ لڑائی ہار کے پہاڑ پر بھاگے کہین راستہ

پہاڑ پر پہنچنا تھا لیکن ویرنک تمام فوج بھوکی خوف زدہ بہار سنگھ اور میر اود ہیر دوا دوش پیتی کا
سمہ کا کا نہ لگا چہ تو بیر فوج کو ایک راستہ ملگیا پھر تو ادہی رات ہوتے ہوتے کل فوج پہاڑ پر چڑھ گئی
اور فوج کڑی کا محاصرہ کرلیا سالار سنگھ کڑی نے مجبوراً اس حال کے بعد تھوڑا سا پیری ادہر قلعہ پر بعض
وشغالطہ و تفرقہ پردازی حضرت مخلصا حب کو پیام دیا کہ اب ہم پانسو آدمیون کو کوٹ جدید میں
قیام کرین کہ فوج ہو گئی ہیں مقیم رہیں جو اس سے اسپنے بعد مستقل ہو گئی تو اوسکو ...
بخوبی ... میرزا جلیس قدر ... عورات و خدمتگاران ... کوٹ جدید کو سوار ہوا اور
بزرگان لشکر کو سازش امرا و مرزا کی انگریزونسے ثابت ہوگئی امرا و مرزا خوف جان سے جنگ کر
پیشگاہ ... میں حاضر ہوا اور بعد سرکار انگریزی کو کسال کر کوٹ جدید میں محفوظ ہوا باغی
گرفتاری امرا و مرزا سے واپس گئے میرزا جلیس قدر کوٹ جدید میں جیسے ہی داخل ہوئے جنگ بہادر کی طرف سے
چند بار ... تشریف ... آیا اور میرزا جلیس قدر نے اوسکے عوض میں خلعت جواہر بیش قیمت اوسکو دیا اور
افسران فوج کو عطا کئے جب کچھ روز یون گذرے اور لشکر میں پانی کی ناموافقت سے اکثرون کی جان گئی
اور بہت امرا انگریزونسے جا ملے اور جو لوگ باقی رہے وہ صحبت میرزا جلیس قدر سے ہمراہ دہیر ہی نایب لشکر کے
ساتھ تھا جنگ بہادر نے میرزا جلیس قدر سے ایک شخص معزز کو بذریعہ تحریر طلب کیا میرزا جلیس قدر بجواب
اوسکے خود سوار ہو کر چلے جنگ بہادر ایک کوس کے فاصلے سے استقبال کر کے اپنے گھر لیگیا تعظیم کرکے ساتھ
کرسی نشین کیا میرزا جلیس قدر نے جنگ بہادر سے کہا کہ زمانہ سابق میں ہماری مورث سے پیشکار کو
بکثرت اس طرف آنیجانے کا ان کو نذر و نیاز و دیگر خلعت ہای گرانمایہ سے سرفراز ہوتے رہے یاد ایک ہی
پیشکار کو دیا اسباب کو تم بخوبی جانتے ہو کہ ہم اوسی بزرگ خاندان سے صدمۂ گردش افلاک سے یہانتک آئے ہیں
ہمیشہ سے فیما بین سلاطین دستور اعانت کا جاری چلا آتا ہے اب آپ مدد دین یا نہ دین میرزا جلیس قدر نے
بہت گفتگو کرکے اپنی قیام گاہ پر مراجعت کی اور ایک معتمد کو وہان چھوڑ دیا جنگ بہادر نے اوس سے
کہا کہ ہم رفاقت انگریزین میں ہیں مدد نہین دینگے ایک پروانہ مہری ناصر الدولہ نایب کو ہماری پاس
آنے کی نسبت بھیجدو شکر و ہیں ہی المختصر حضرت مخلصا حب نے بدریافت اسکی پیچ کمان کیا

اور بموجب اونکے مہر و دستخط ... پروانہ مہری بنام ممو خان و جنگ بہادر کے پاس بھیجدیا
اور ایک دوسرا پروانہ خلاف منشا جنگ بہادر کے خفیہ نایب مذکور لکھوا گیا جو پروانہ نایب کو
نہیں ملا کہ پہلے پروانہ کی تعمیل میں نایب لشکر کو چھوڑ کر چلا اثنائے راہ میں سپاہ کو بھی فوج ...
تھی نایب ... کے ہتھیار چھین لی تب جنگ بہادر نے چند انگریزی لشکر پر ... کہ جسقدر میں
دیا کہ سرکار انگریزی سے امان مل سکتی ہی اگر ہتھیار حوالہ کردو لشکر میں سے تخمیناً تیس ہزار فوج
جنگ بہادر کے قول پر اعتبار نکر کے لشکر ... و بالا راو وغیرہ کے جو اونکے ساتھ ہوا اپنی حفاظت میں
سمت کشمیر روانہ ہوا نایب جو ... میں قید تھا تفویض انگریزوں کے ہوا جب جنگ بہادر ...
ہلیں ہوا مقام دیوگڈھ میں جہاں رانا بینی مادہو سنگھ تعلقہ دار خیمہ زن تھا مع دو ہزار فوج ذاتی
اور فوج انگریزی کی داخل ہوا اور رانا بینی مادہو سنگھ سے بھی کہا کہ اپنے گھر میں چلے جاؤ رانا صاحب نے کہا
کہ ہمارا گھر کہیں نہیں ہے دو گھڑی کی مہلت البتہ درکار ہی رانا صاحب کے پاس اوسوقت دو سو پچاس
سپاہی رفیق موجود تھے مسلح ہوکر رانا صاحب نے جملہ زر و زیور کا انبار لگا کر رفیقوں سے کہا کہ جسکو دولت
درکار ہو او ٹھا لیوے جسکو ہمارے ساتھ سے دنیا و عقبیٰ میں بھلائی دکھائی دے ہمارا ساتھ دے سنا گیا ہے
کہ دو سو اٹھتالیس سپاہیوں نے اوس انبار زر و زیور پر لات ماری دو سپاہیوں نے اوس دولت کو لیا تب رانا صاحب نے
عورتوں کو ... میں بٹھا دیا اور خود فوج کو بھی انگریزی سے مقابلہ ہوا اور فوراً توپوں پر حملہ کیا توپوں کی گراب سے جسقدر
سپاہی باقی رہے توپوں پر جا گرے اور تلوار دستی فوج غنیم کو قتل کرنا شروع کردیا تب کل فوج بھاگ نکلی سپاہیوں نے
تعاقب چھوڑا اثنائے راہ میں کسی افسر کو بھی ... چھپا بیٹھا تھا ... سپاہیونکو مار لیا بعض کا بیان ہی کہ رانا صاحب بھی
اسی مقام پر کام آئے بعضونکا قول ہی کہ سپاہی ... جو گراج سنگھ کی تھی رانا صاحب وہاں اوسوقت نہیں تھے جب اسطور جنگ
کو بھی ختم ہوئی میرزا بیرجیس قدر عملداری نیپال میں مقیم ہوگئی باقی لوگ حاضر ہوگئے تمام ملک اودھ میں امن و امان ہوگیا تعلقہ داران
حاضر باش کو علاقے بموجب اشتہار ... ضلعی عہد شاہی کی ... دوامی پائیں غیر حاضر تعلقہ داران کی علاقے ضبط ہو کر
راجہ دگ بجی سنگھ و راجہ مانسنگھ و راجہ کاشی پرشاد وغیرہ کو بصلہ خیر خواہی عنایت ہوئی اور علاوہ اسکی راجہ مانسنگھ
و راجہ دگ بجی سنگھ نے خطاب مہاراجگی پایا اور سردار ... سیر واجد علی نے ایک تعلقہ اور ایک لاکھ روپیہ حاصل کیا

پیو رشن عیاں اصاحب یعنی مادھو سنگھ وغیرہ کو ادس پار گھاگرا کی کچھ علاقہ ملا علاقہ تلوندی رانی ... علاقہ
سنگھ ... کسی رئیس پنجاب کو اور علاقہ ... آر صاحب کو سرکار سے ملگیا علاوہ بریں چھوٹی چھوٹی خیرخواہوں
بھی سرکار کی عنایات سے بحال کردیا اسم ملک ... راجہ ... سنگھ خلف راجہ درشن سنگھ ابلکا ... شاہی اور
نام بخشش ... داروغہ کو پھانسی ہوئی اور راجہ لونی سنگھ ... کو سزا قید دوام بعبور دریای شور کی
جهادنی ... نیلام ہوگئی دیہات متعدد ... میں جہاد ... غلاصہ کلام تاریخ ۲۰ مارچ ۱۸۵۸ء
سے فتح لکھنؤ سے آخر ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ء خاتمہ کتاب ہذا تک ... جو ہوئی کہ یہ ملک اودھ بلا شرکت غیر
اہتمام وزیر حکم جناب ملکہ معظمہ دام سلطنتہا میں ہے اس مدت میں پیمایش کل ملک اودھ کی ہوگئی اور راوی ...
سر جان لارنس ... صاحب - و سر جان ... صاحب - و سر ہنری ... صاحب ڈیوس - و جنرل ... صاحب و
سر جارج کوپر صاحب یکی بعد دیگرے عہدہ چیف کمشنری اودھ پر ممتاز رہے جنکی عدل و انصاف سے ملک اودھ کی رعایا
... شکر گذار رہی جب ماہ جولائی ۱۸۷۶ء میں جناب سر جارج کوپر صاحب چیف کمشنر اودھ عہدہ لفٹنٹ
گورنری ممالک مغربی و شمالی پر سرفراز ہوئے جناب معلی القاب عالی ... حاکم ... سر جان ... صاحب
بہادر قائم مقام چیف کمشنر اودھ مقرر ہو کر تشریف لائے گو ابھی انکی حکومت کو تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے
تاہم انکے اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ اون کارروائیوں سے جو انکے وقت میں ہوئیں اظہر من الشمس ہے
ایسے حاکم کا اس سرزمین اودھ پر رہنا مقتضیات ... حقیقت میں یہ سال ۱۸۷۶ء رعایاے اودھ
کے واسطے بہت مبارک نظر آتا ہے کیونکہ شروع سال یعنی جنوری ۱۸۷۶ء میں جناب عظمت مآب
پرنس آف ویلس شہزادہ عالم و عالمیان وارث تاج و تخت انگلستان و ہندوستان نے
اس سرزمین اودھ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا اور اسی سن میں جناب ملکہ معظمہ کے خطاب
شاہنشاہی کا معاملہ طے ہوگیا جسکے اعلان کا دربار بمقام دہلی ماہ جنوری ۱۸۷۷ء میں باجلاس
لارڈ لٹن صاحب گورنر جنرل ہند کے ہونیوالا ہے جسمیں سب عالیشان سامان پیش نظر ہیں
غرض یہ کتاب ایسے ہی عمدہ موقع پر اختتام کو پہنچی - اب حالت موجودہ اودھ نقشہ ذیل
سے بطرز اختصار بخوبی عیان ہے -

# نقشہ

| نام قسمت | نام اضلاع | نام تحصیل | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| لکھنؤ | لکھنؤ<br>اونام<br>بارہ بنکی | لکھنؤ ـ موہن لعل گنج ـ ملیح آباد ـ<br>اونام ـ صفی پور ـ پورہ ـ موہان ـ<br>بارہ بنکی ـ رام نگر سینہی گھاٹ فتح پور حیدرگڈہ | ہر قسمت مین ایک کمشنر اور ہر<br>ضلع مین ایک ڈپٹی کمشنر اور ہر<br>تحصیل مین ایک تحصیلدار ہا مور ہے<br>علاوہ مقامات مختلف کی ہر ضلع |
| خیرآباد | سیتاپور<br>کھیری<br>ہردوئی | سیتاپور ـ بسوان ـ باڑی ـ مصرکھ ـ<br>نگھاسن ـ محمدی ـ لکھیم پور ـ<br>ہردوئی ـ بلگرام ـ شاہ آباد ـ سنڈیلہ | مین ایک عمدہ گورنمنٹ اسکول<br>مقرر ہی اور شفاخانی اور ڈاکخانی<br>رفاہ عام کیواسطی قایم ہین ـ |
| فیض آباد | فیض آباد<br>گونڈہ<br>بہرایچ | فیض آباد ـ اکبرپور ـ بیگاپور ـ ٹانڈہ<br>گونڈہ ـ اترولہ ـ بیگم گنج ـ<br>بہرایچ ـ تانپارہ ـ کونڈا نسر | ریل کا صدر لکھنؤ مین ہے اور<br>آمدورفت ریل کی ضلع لکھنؤ و<br>اونام و بارہ بنکی و ہردوئی و<br>فیض آباد مین ہی اور باقی اضلاع |
| رای بریلی | رای بریلی<br>پرتاب گڈہ<br>سلطانپور | رای بریلی ـ لالگنج مہاراج گنج ـ سلون ـ<br>پرتابگڈہ ـ بہار پٹی<br>سلطانپور ـ امیٹہی ـ کادی پور ـ مسافرخانہ | مین ریل جاری نہین ہے اور<br>علاوہ اسکی ہر ایک ضلع مین محکمجات<br>تعمیرات موجود ہین اور محکمہ<br>مینوسپل ہر ایک ضلع مین چونگی کی آمدنی<br>سی تحت ہر ڈپٹی کمشنر کے ہے ـ |

خاص لکھنؤ مین صاحب چیف کمشنر بہادر کا گورنمنٹ ہوس مین مقام ہے اور انکا عالیشان دفتر اسکی قریب ہی ـ علاوہ اسکے دفتر جوڈیشل کمشنر اور چیف انسپکٹر پولیس و محکمہ صدر ڈاکخانہ و عدالت و محکمہ کمشنری لکھنؤ خاص لکھنؤ مین موجود ہین ـ محکمہ سررشتہ تعلیم جو ۱۸۶۴ع مین قایم ہوا تہا وہ بہی خاص لکھنؤ مین فرخ ہے جناب جان سی نسفیلڈ صاحب بہادر اسی محکمہ کے افسر اعلی یعنے ڈایرکٹر اودہ ہین اور اس دفتر کے منشی بحراج سنگہ صاحب قوم کایستہ سر دفتر ہین انکی ذات مین حلم مروت سخاوت صداقت برادر پروری سب اوصاف موجود ہین ـ اسی ماسن صاحب بہادر انسپکٹر مدارس تی اور رای رگھا پرشاد صاحب بہادر قوم کایستہ سکسینہ

# اودہ کی مطابع کی تفصیل

(۱) مطبع منشی نول کشور واقع حضرت گنج ... یہ ایک نامی مطبع ہے اودہ اخبار اسمین چھپتا ہے

(۲) مطبع تنہائی واقع محلہ نوبستہ . لکھنو . اس مطبع کا اخبار تنہائی نظم و نثر مشہور ہے ۔

(۳) مطبع امریکن مشن لکھنو ...... " ... شمس الاخبار چھپتا ہے ۔

(۴) مطبع کارنامہ ......... " ... اخبار کارنامہ چھپتا ہے

(۵) اودہ پریس ......... " ... اخبار انجمن ہند و جامع الاحکام یہ دو اخبار چھپتے ہین

(۶) انوار محمدی ......... " ... اسمین انوار الاخبار چھپتا ہے

(۷) مطبع اودہ ڈیلی ریپورٹر ...... " ... روزنامچہ انگریزی چھپتا ہے

(۸) لکھنو ٹیمس ......... " ... انگریزی اخبار چھپتا ہے

(۹) مطبع اثنا عشری　　　　"

(۱۰) بہار کشمیر ......... " ... اخبار مراسلہ کشمیر و اخبار مراۃ الہند و اخبار جلیس تہذیب لکھنو

(۱۱) ثمر ہند　　　　"

(۱۲) گلزار محمدی　　　　"

(۱۳) گلشن محمدی　　　　"

(۱۴) شگوفہ گلزار اودہ　　　　"

(۱۵) آصفی پریس　　　　"

(۱۶) مطبع علوی　　　　"

(۱۷) مطبع مصطفائی ......... " ... یہ پرانا مطبع ہے اور کام کی صفائی اور صحت مین اچھا ہے

(۱۸) مطبع مرتضوی　　　　"

(۱۹) مطبع ہنگو اندین　　　　"

(۲۰) مطبع لمع رخشان ..... سیتاپور یہ بمقام خیرآباد ہے اسمین ایک اخبار بھی نکلتا ہے ۔

(۲۱) مطبع صبح صادق　　　　"

علاوہ اسکے شاید دو ایک مطبع اور ہون مگر ہماری نظر سے اونکا کام نہین گذرا ہے ۔

# بقیہ حال واجد علیشاہ

روشن ضمیران صحیح نفس پر مخفی نرہے کہ بفضل خدا سے کل حالات ملک اودہ باضافہ دیگر حالات بوجہ تعلقات
کے بقدر قوت ذہن جہانتک معلوم ہوسکے درج کتاب کی گئے مگر خاتمہ ریاست اودہ جو واجد علیشاہ
کے نام پر ہوا اور واجد علیشاہ نے بعد معزولی کلکتہ مین مقیم ہوکر استغاثہ کو اپنے مادر و بہائی و پسر کو
لندن مین روانہ کیا دوسرا معاملہ شروع ہوگیا تہا اسواسطے بعض حالات ضروری متعلقہ ریاست
خاص اودہ باقی رہگئے تہے اب راقم اوسکو بیان کرتا ہے کہ واجد علیشاہ شہر شوال ۱۲۷۳ ہجری مین
اپنے خیل و حشم سے جدا ہوکر حصار کلکتہ مین بحفاظت فوج گورہ قید کئے گئے مادر و بہائی نے لندن مین
وفات پائی ولیعہد تنہا رہگئے ۱۸۵۹ع مین جب علاوہ دیگر مقامات کے خصوص ملک اودہ سے بغاوت رفع
ہوگئی بادشاہ نے تخمیناً دو سال کے بعد ۱۲۷۵ ہجری مین رہائی پائی ولیعہد لندن سے ناکامی کے ساتہ کلکتہ مین
واپس آئے بادشاہ نے بمصداق رضا بہ مولی از ہمہ اولی قناعت کو اختیار کیا پندرہ لاکہ روپیہ سالانہ
بہمہ وجوہ مجوزہ کمپنی انگریز جانشینان جناب ملکہ معظمہ سے منظور کرلیا غرضکہ بادشاہ اسوقت تک
مع اپنے خیل و حشم باقیماندہ کے کلکتہ مین خوش و خرم ہین خاندانی لوگ لکہنؤ مین بذریعہ حاصلات وثایق
ماہانہ کے اپنے اوقات کو عیش و عشرت سے باطمینان تمام بسر کرتے ہین غرضکہ حکومت ریاست اودہ کو
عہد میر محمد امین وزیر اول یعنی ۱۱۳۲ ہجری سے عہد واجد علیشاہ بادشاہ آخر یعنے ہفتم ماہ فروری
۱۸۵۶ع تک ایکسو اکاون ۱۵۱ برس چہہ ماہ چبیس یوم کا زمانہ گذرا اور اب اس خاندان کی حکومت کا
بالکل خاتمہ ہوگیا لہذا اس عالیشان خاندان کا شجرہ میرزا قرا یوسف بانی خاندان سے آغاز ہوکر
واجد علیشاہ تک ختم ہوتا ہے اور واضح ہو کہ اس شجرہ پر ثمر کی شاخین اور بہت سے پہلین مین او پہیلتی جاتی
ہین وہ اسمین بوجہ عدم گنجایش شامل نہین کیگئین حسب طرح سے ابتدائی بنیاد قرا یوسف بوجہ طوالت
مجملاً درج کی گئی مگر خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ حضرت آدم نوح ثانی تک دس واسطہ
اور یہانسے امیر کبیر قرا محمد ترکمان تک چند واسطہ ابو المنصور چنگیز خان بہادر تک دس پیڑہیان گذرین

ابتدای شجرہ

میرزا قرا یوسف ترکمن

میرزا قرا یوسف

قرا اسکندر

عرق سلطان بیگ

بیر بوداغ میرزا معروف بمیدان شاہ

سلطان حسین

میرزا سلطان منصور

میرزا محمد قلیخان

میرزا جعفر خان

میرزا محمد مقیم المخاطب بہ محمد خان

ابتدای شجرہ میرزا محمد مقیم سے تصور کرنا چاہیے

میرزا محمد مقیم الملقب ابو منصور خان صفدر جنگ بہادر

نواب شجاع الدولہ بہادر

نواب آصف الدولہ بہادر

وزیر علیخان

نواب سعادت علیخان بہادر

حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ

حضرت نصیر الدین حیدر بادشاہ

حضرت محمد علی بادشاہ

حضرت امجد علی شاہ

حضرت سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ

اسد الدولہ ضیاء الملک میرزا فرخ علیخان بہادر عرف عالیقدر

سہ شہزادہ از بطن نواب مخدرہ عظمی میرزا ولیعہد بہادر

۴ صاحب عالم میرزا محمد حامد علی نے لندن سے واپس آ کے بعد کلکتہ میں قضا کی اور اب میرزا خوش بخت بہادر ولیعہد ہیں

## تذکرہ امکنہ تعمیر کردہ رئیسان اودھ خاندان سلطان عالم واجد علی شاہ

نواب برہان الملک سعادت خان بہادر نے ہمسین پر اودھ کی غرب کی طرف کنارہ دریاے
گھاگھرا کی ایک شہر بنایا اور نواب ابو المنصور خان بہادر نے ایک عمارت اپنی دوسری شہر کی عمارتون
اور اضافہ کی اور نواب شجاع الدولہ بہادر نے بزمان وزارت اپنی عہد حضرت شاہ عالم ثانی مین
آبادی شہر کو نام مزید فیض آباد کیا اور اکثر بلند عمارتین بنوائین اور سکونت اپنی وہین اختیار کی اور قبل اس
سے کوئی عمارت جدید کسی نفیس فی زمین شمالی دریا سے جو کنارے پر ہے اودھ مین اکثر مکانات اور
شوالے راجہ نوشن سنگہ ناظم سلطانپور وغیرہ و راجہ بختاور سنگہ و ندی سنگہ کارندہ بختاور سنگہ سوخت
قانونگو و ٹیکارام داروغہ بہار پور و دیگر راجگان و تعلقہ داران متعلقہ ریاست اودھ نے تعمیر کرائی
تا وقت سلطنت عالمگیری بسبب تعصب مذہب و یا بنظر اعتقاد مقام جنم استھان اور شری رام چندر
اور ہنومان گڑھی (جو اصطلاح ہنود مین دروازہ پیانڈے سے مراد ہے) جو مین طیار کرائی اور تین سو

## عمارات وقت آصف الدولہ

شہر لکھنؤ مین آصف الدولہ بہادر نے گرد نواح پنچ محلہ وغیرہ کے عمارات کہنہ تعمیر کردہ شجاع الدولہ کو
منہدم کرا کے بڑی بڑے محل اور باغ طیار کرائے اور امام باڑہ معروف بہ عدن مقام آغاز
۱۱۹۵ ہجری مین مع ایک مسجد و دروازہ مشہور بہ رومی دروازہ طیار کرایا واضح ہو کہ امام باڑہ
مذکور الصدر کے درجے ایک سو ترسٹھ ۱۶۳ فٹ طول مین اور باون ۵۲ فٹ عرض مین پائے جاتی ہین اور
اس عمارت مین لکڑی کا نام نہین اور نہایت پایدار ہے اسی امام باڑی مین نواب آصف الدولہ کا
مزار اب تک موجود ہے اور پیش مزار سنگ پر یہ تاریخ منقش ہے **تاریخ** گلشن عشرت بتاراج
خزان رفت ای ندیم + شامہ استشمام حسرت شدی نابود از نسیم + آصف کین نصدف ایک
شہوار بود + ان در شہوار رفت از دست و عالم شد یتیم + لکھنؤ بی آصف است و آسمان
بی آفتاب + شہر بویان بی مسیح و طور سینا بی کلیم + وارد آصف عشرتی در صحن آصف باغ خلد +
انبیا ہمدم سلیمان ہمنشین آصف ندیم + نقد رحمت در کنارش و بخشش در بغل + بر کریمان منکشف عفر است

اعطای کریم + نقش بند کاف و نون بر تربت آصف نوشت + ما ہمارا روح و ریحان و جنات النعیم + ۱۲۰۴
تاریخ تعمیر امام بارہ مصرعہ آستان شہید ابن شہید ۱۲۰۴ھ + تاریخ بنای مسجد جامع - قد قامت الصلوٰۃ ۱۲۰۴
اور علاوہ اسکے مکانات بیبی محل و دولت خانہ وغیرہ جو کہ معاصرین نواب امجد علیخان کو سرکار
انگریزی سے ملی تیار کرائے تھے اس مکانات مین بڑی بڑی عمارتین تھین اور ایک تالاب ابتک موجود ہے

## عمارات وقت نواب سعادت علیخان

عہد نواب آصف الدولہ بہادر تک مکان واقع محلہ رستم نگر شہر لکھنؤ مین ایک علم حضرت
عباس کا مشہور تھا اور مالک مکان فتح علی (ولد میرزا نقیر بیگ صاحب) تھے لیکن اوس علم کا تھا
اور تاریخ ہفتم ماہ محرم کو تمام شہر کے علم اوس مکان پر جاتے تھے اور نذر و نیاز چڑھاتی تھی
اور اسی وسیلے سے مالک مکان کی بسر اوقات تھی نواب سعادت علیخان نے ایک عمارت دیبا
سے گنبد طلائی اوسی مکان کو خرید کر کے تعمیر کرائی اور اسباب طلا و نقرہ علم وغیرہ خوب بیش بہا
آرائش سے درست کرکے محافظت کو پیادے اور داروغہ مقرر کئے اور یہ عمارت موسوم بہ درگاہ حضرت
عباس ہو کر زیارت گاہ عام و خاص ہوئی تاریخ بنا اس عمارت کی یہ ہے مصرعہ این گنبد جدید
بنا لے سعادت است + اور کوٹھی فرح بخش جای سکونت خاص و کوٹھی موتی باغ غسلخانہ
اور مکانوں کے بیچ اور دو نو طرف گومتی کی دیوارین اسطور تیار ہوئین کہ دریا گومتی کو مانند نہر مکان سکونت مین لے لی

## عمارات عہد غازی الدین حیدر

عہد غازی الدین حیدر مین علاوہ دیگر مکانات کی عمارت نجف اشرف کہ حسب وصیت مدفن انہی
بادشاہ کا ہوا اور موتی محل اور بارہ دری سرخ کہ تخت سلطنت کا اسمین تھا اور دلکوشی فرح بخش
وغیرہ لب دریا تیار ہوئے تھے

## عمارت وقت نصیر الدین حیدر

دلکوشی فرح بخش کہ جسکی شمال رو کار متصل کوٹھی موسوم باغ و جنوبی متصل کوٹھی واقع فرح آباد
اور شرقی متصل فرح بخش اور بجواب دریای گومتی ایک نہر کہ اوسمین بجرے چھوڑی تھے اور دو نہر

لب تہ خانہ مین جاری تھی اور غربی بصورت دلکشا اور گلستان ارم اور ورکس بلاس اور
اندر اسکے تقریب تواضع انگریزان اسی مکان مین ہوتی تھی اور پائین اسکے لب دریا ہوگومتی کے
کشتی پہلوانان اور ورزش پٹہ اور بانک و دیگر اسلحہ ہوا کرتی تھی اور اس مکان کے سامنے
یعنی پار دریا کے ہاتھی لڑائی جاتے تھے اور امام باڑہ مخاطب بہ دوازدہ امام اور چھتر منزل اور
اور کوٹھی رصد اور نہر گنگ باہتمام راجہ بختاور سنگہ اور کربلا جسمین کہ یہ بادشاہ دفن ہوا یہ سب

مکانات تعمیر کردہ نصیر الدین حیدر ہیں

## عمارات وقت محمد علیشاہ فردوس منزل

سوا ترمیم مکانات سابقہ امام باڑہ حسین آباد کہ سابق میں اُس سرزمین کو جھنیا باغ کہتے تھے
اور مسجد مخاطب بہ مصطفیٰ آباد اور ایک مکان نو درجہ کا تیار کرایا اور مرمت نہر آصفی واقع
کربلای معلی بھی کرائی تاریخ امام باڑہ حسین آباد یہ ہے شہا چہ پاک گھر خسروی کہ مدح ترا
فرشتہ وار اندسر وشان تقدس جداوراد + قران شود کنون اکتفا بتاریخش + بسان خلد شد آباد
این حسین آباد + اور تاریخ نو درجہ کی در جہدار یہ ہے محمد علی قبلہ خسروان + جو آخر ازین
این قصر نہ آشیان + بتاریخ اول رقم کرد ماہ + قمر گشت و الا ز اول مکان + بہ افلاک تاریخ
دویم نوشت + بہ سیرش وقعتہ ز نہ آشتان + بہ برج سوم زہرہ تاریخ گفت + سیم
بر جنش از زہرہ خواہ نشان + عیان گشت تاریخ چارم ز خور + بگاہ آفتاب از رواقش
عیان + ندا کرد ہاتف ز پنجم مقام + ز کرسیش بہرام زد شبا سیان + بتاریخ کاخ ششم
عقل گفت + نہد پا وس از مشتری پاسبان + بتاریخ ہفتم بگفتا سر دش + بگردون ہفتم
بلندیش دان + ملک گفت تاریخ ہشتم اساس + کشاید از زین باب ہشتم جنان + بفرمود
تاریخ طاق نہم + سپہر چہ کرسی آسمان + دعا نے بقائے شہنشاہ عصر + نہادت سخن آشکار و نہان
الٰہی محمد علی شاہ باد + ازین دور تا دور آخر زمان

**تاریخ مسجد** خداوند ابصحت بادشاہ قبلۂ عالم + بود تا گوش دین ز اذان
اذان اہل دین سامع + ندائی سال تاریخش شنید از ملہم واثق + شبیہ کعبہ و بیت مقدس مسجد جامع

# تذکرة الامکنه حضرت امجد علیشاه جنت مکان

مکان سلطان عنایت او ریل آهنی او در کربلای حسینی آنروی گومتی او در ایک سڑک از لکهنو
تا کانپور تعمیر شد تاریخ پل آهنی سنه حال نصب جسر نو آئین بر رود گومتی + سید ها این قطعه
تاریخها بر هم پیاده + ساخت این جسر نو آئین کرنل مکلود نام + در سواد شهر لندن ز ابن زیبا
سواد + اهتمامش کرد مستر جابن یعنی انگه بست + وصف حسن خلعتش برا اشتهار و استغنا +
شد خریدارش همت حضرت غفران مآب + کز سعادت باعلی خوش کرده نامش اعتقاد + هم
دران ایام شد آرامگاه آنجناب + روضه جنت بحکم مالک یوم التناد + بس بسالی یکهزار و دو صد و
سی و یکم + از سنین هجرت محبوب معبود عباد + آمد این جسر و درین جا همچنان افتاده ماند +
کس خبر گیرش نگشت و رونق از کارش فتاد + حالیا شاه ثریا جاه خاقان زمان + مصلح دین
مبین سلطان ملک عدل و داد + حضرت امجد علی شاهنشه عالم پناه + موجد طرز عدالت دافع جور و
فساد + از برای نصب پل مستر فرینیر را گماشت + وز برای صرف ما یحتاج گنج زر گشاد + صاحب
عالم ولیعهد آنکه روشن گشته است + میرزا واجد علی نامش چو مهر بامداد + هم بهادر ست و هم فیاض و
نامهم با ... + دارد از لفظ محمد فیض حسن اعتقاد + هم لقب دارد ابو المنصور ... + از سکندر
وز سلیمان با کمال از دو یاد + وجه همت کرد تاسیس بنای محکم شاه + تا نیاید مدتی بسیار در کار استناد +
پس وزیر کارپرداز آنکه باشد از قدیم + بادشه را از پی هر امر بر وی اعتماد + هم امین الدوله که عمدة الملک شد
خطاب + هم بود لامع ز امداد حسین اندر بلاد + بهر نصب جسر ... مستر ... بیشتر + شد و کمک کرده حکم
را انقیاد + جسر موصی الیه آمد فراز گومتی + با کمال زیب و زینت بست و شد کرد نشاد + دید چون
... دس جانشین بارگاه + انکه باشد صاحب والا گهر عالی نژاد + در عجب ماند و ثنا ای
این چنین جسر لطیف + و سیدم صد آفرین گفته از کمال اتحاد + اولا گفتم تاریخ و ثنا ... فرنگ +
۱۲۶۳
جسر محکم از نگاه چشم بد محفوظ باد + ثانیا تاریخ ... شد ... از ریل ... + جسر موزون گشت زیب گومتی
۱۲۶۲
... مرا بود + ثالثا تاریخ فضلی بشنو از اهل حساب + زیب پل باشد قرون و زیبه دریا مستزاد +

رابعاً تاریخ ہجری یاد کرد تد اہل دین + زین پل زیبندہ حاصل کردہ[1261] در یا اعتماد + خامساً تاریخ ہجری گفت دولت راہ شوق + بادشاہ از نصب[1261] این پل گومتی را زیب داد + صوری و ہم معنوی خواہی اگر تاریخ آن + یکہزار و دو صد یا شصت و یک باید نہاد + ور نشان خواہی و تاریخش بشکل ہندسی + بست و شش را ہر دو سو نقش الف باید نہاد + تاریخ ایضاً

امجد علی
بحر عطا
شاہ زمان
ابر کرم
در کوس دل
از آسمان
آمد چنین
تاریخ آن

بر گومتی
بر لیست خوش
پایندہ پل
چون ماہ نو
از آہن بپا
پایندہ پل
بیمود و شد
بر گومتی

## تاریخ مسجد

امجد علی شہنشہ دیندار و حق پرست
درگوش ہوش من پی تاریخ ان سروش

نمود بحر طاعت حق مسجدی بنا
گفتا کہ اے برشتہ بگو خانہ خدا ۱۲۶۱ھ

## تذکرہ امکنہ عہد واجد علیشاہ

متصل و محاذی کوٹھی دلکشا ایک مکان جانفزا بنایا اور آگے اوسکی ایک میدان واسطے مہارت قواعد حرب کے درست ہوا اور بیگلہ دولتخانہ ایک عمارت ناسوریہ بادشاہ منزل - اور ایک آبشت جانب طرف دریا کے نکالا جسمین سر تمام سے دور ویہ قندیلوں اور بلورین کنولونکی روشنی ہوتی تھی صاحبان انگریز بہادر اس جگہ پر فضا کو پسند کرکر ہر روز آمد و رفت رکھتے تھے اور عمارت متعلقہ قیصر باغ جسکی زمین پر واقع ہے برضامندی رعایا بہ زر کثیر خریدی گئی اور مشتمل چند انواع آراستہ و ترتیب ہوا الغرض اس عہد مین اکثر عمارت سلطانی و اہلکاران و رعایا کی قابل دید تھین جسکا نمونہ کوٹھی قیصر پسند و قیصر باغ و معشوق منزل جو آجتک کسیقدر باقی ہے اور اس عہد مین سرکار نے اس کوٹھی مین لٹھ آہنی ڈلوائی اور درستی کروائی اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سلاطین

سکونت رئیسان ملک ہوں وہ قابل دید تھے اس عہد میں وابستگان سلطنت کی بھی اکثر عمارات تیار کرائیں جنکا حال تاریخہاے ذیل سے کسیقدر واضح ہوگا طول کی گنجایش نتھی —

تاریخ سڑک سلطان فلک سریر خورشید کلاہ + در شان و حشم خدایگان خسرو + زی عزم و جم کیقباد و چون کیکاوس + پیدا ز لوای او نشان خسرو + خوش لہجہ و نکتہ سنج و ہمتا پیرا سخنش بود بیان خسرو + اسمش واجد علی شہ کشور ہند + مشہور بہ چار سو لسان خسرو + حالا خسرو بود مراد از ممدوح + زینجا نبرد کسی گمان خسرو + در عدل و سخاوت ہست بی مثل و عدیل + خالق باد انگاسیان خسرو + یکی در معتمد علیخان ناظر + ذی رتبہ و از مقربان خسرو + نامش نامی دیانت الدولہ خطاب + قایم مانده با متحان خسرو + در باب سڑک راه احسان و کرم + صادر شده حکم بندگان خسرو + فوراً سڑک وسیع ترتیب نمود + بشنید چو حکم از زبان خسرو + راہی ز سڑک سوی سکندر باغ ہست + ہم جانب دیگر از مکان خسرو + پرسید ز اتقی چو راقم سال کشش گفت از سر ادب نمکشان خسرو ۱۲۶۳ + تاریخ امام باڑه بشیر الدولہ جنبدا سلطان عالم پاعجاه حامی دین ظل رب العالمین + رنگ و بوی گلشن ہندوستان + خرقہ بعین خیر منش خاقان یمین خسرو یوسف لقا گرو یدنش + شادمان گر دو دل اندوہگین + یا الہی از طفیل پنجتن + ہفت اقلیمش شود زیر نگین + چون بشیر الدولہ نیک خصال + ہست مملوک خدیو مہ جبین + اعتبار و اعتماد او بسی + پیش شاه مخزن علم و یقین + در اطاعت ہست با مولای خود + مثل قنبر با امام المتقین + در محل خاص در جملہ محل + ہست ناظر آن امیر النظر تعزیه دار شہید کربلا + شیعہ پاک امیر المومنین + قصر روشن ساخت مثل قصر چم + بہر نور چشم ختم المرسلین + بارک اللہ ای زہی قصر بلند + شد ز تعمیرش رسا بخت زمین + صحن صحن فرش مثل قلب عارفان + کرسیش ہم پایہ عرش برین + زایرانش حور و غلمان و ملک + حاجبانش پاک چون روح الامین + گفت راقم سال تعمیرش ملک + لامکان ماتم سرای [illegible]

## قطعہ تاریخ کاظمین

در زمان ظل حق سلطان عالم بادشاہ + ناصر دین محمد دستدار کاظمین + افضل و اشرف غلام
حضرت موسیٰ رضا + بیست شرف الدولہ با صد جان نثار کاظمین + زوجہ اش شرف النسا خانم
کبیر فاطمہ + محسن خلق خدا طاعت گذار کاظمین + از سکون را شرف دارد تشرف در ہر دو اسم +
بانت تسکین از عطای بی شمار کاظمین + ان دو عالی منزلت با حسن نیت ساختند + خوش نما نقل دوا ق
نور بار کاظمین + شد نصیب ہندیان الحال بی رنج سفر + خاکبوس روضۂ گردون وقار کاظمین +
گلشن شد غیرت فردوس زین نگین بنا + رونق اسلام افزود از بہار کاظمین + گشت نقل روضۂ
سبطین این بیت الشرف + گفت راقم سال تاریخش مزار کاظمین ۱۲۶۹ھ

**تاریخ درگاہ** امین الدولہ نواب فلک جاہ + کہ دارد الفت آل پیمبر + بنا فرمود چون درگاہ عباس + سلام حق برو تا روز محشر + چنین تاریخ سالش گفت ہاتف + بنا شد خوابگاہ ابن حیدر ۱۲۶۴ھ

## تفصیل وثائق خاندان بادشاہی ملک اودھ تا عہد انتزاع سلطنت

وثیقہ — بہو بیگم صاحبہ فیض آبادی نے باتفاق رائے نواب قاسم علیخان کے عہد کرنیل بیلی صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ چھتیس لاکھ روپیہ کمپنی انگریز بہادر کو دیکر بحساب فیصد چار روپیہ منافع ستائیس ہزار دو سو تا... سالانہ تین لاکھ چھبیس ہزار نو سو چھتر روپیہ واسطے پرورش لواحقان و متوسلین اپنے کے مقرر کرایا یہی سبب تدبیر مداخلت سرکار اودھ و کمپنی کے پیدا ہوا اور اکثر خاندانی اشخاص ریاست اودھ حمایت کمپنی میں آ گئے —

وثیقہ — غازی الدین حیدر بادشاہ نے بمشورہ معتمد الدولہ وزیر الممالک کے بطور قرض مدید غرہ محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق سترھویں اگست ۱۸۲۵ عیسوی کو ایک کروڑ روپیہ بمنافع فیصد پانچ روپیہ بنا بر پرورش و حفاظت معتمد الدولہ و صاحبات محل کمپنی کو دیا اسکی ذریعہ سے ہنگام موقوفی وزیر بحمایت انگریزی رہا

وثیقہ — نصیر الدین حیدر بادشاہ نے بمعرفت مارڈونٹ رکٹس صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ مشتمل آٹھ دفعات تاریخ چوبیسویں شعبان ۱۲۴۴ ہجری مطابق یکم مارچ ۱۸۲۹ع کو باسٹھ لاکھ چالیس ہزار روپیہ باقرار فیصد پانچ روپیہ برای صاحبات محل وغیرہ مقرر کرا دیا —

...بادشاہ نے بمعرفت کرنل جان لو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ بطریق قرض دائمی مبلغ ...دفعات کر باقرار منافع فیصد پانچ روپیہ بشرح اولاد و متوسلین قدیم اپنے کے

کمپنی کو دیا اور واسطے امام باڑہ حسین آباد کی بعدات نوٹ تعدادی تینتیس ۳۳ لاکھ روپیہ ۳۳۰۰۰۰۰ باہتمام رفیق الدولہ عظیم اللہ خان بوکالت محمد ابراہیم خان حاصل کنندہ منافع اہتمام احباب محسن الدولہ و ممتاز الدولہ میں ہے اور جملہ مصارف امام باڑہ ممدوح باستصواب و اتفاق ایسا صاحبان مجلہ و جلیس کی ہے

وثیقہ — ودیعت نامہ حضرت محمد علیشاہ برای صاحبات محل و منتسلین خود مبلغ اڑتیس ۳۸ لاکھ روپیہ بمنافع فیصد پانچ روپیہ حسب تفصیل ذیل مقرر ہوا

| | مرتبہ اول | مرتبہ ثانی |
|---|---|---|
| بمعرفت امین الدولہ | ۲۰ لاکھ | ۱۸ لاکھ |

وثیقہ — عہد واجد علیشاہ میں کواغذات نوٹ مصارف مقبرہ حضرت امجد علیشاہ باختیار بادشاہ حیلہ تعدادو ثیقہ خاندان واجد علی شاہ تعدادی مبلغ تین کروڑ پندرہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ ہے اسکی ذریعہ سے جو منافع ملتا ہے خاندان شاہی کا تزک و احتشام ہے —

## تذکرہ صاحبان اہل قلم سرکار شاہی

چونکہ قوم کایست کو علاوہ ہر ایک مقام ہندوستان کے اس ملک اودھ میں بدولت خاندان بادشاہی کے بہت کچھ عزت اور ثروت حاصل رہی ہے اسواسطے کچھ حالات بعض صاحبان قوم کایست لکھنا ضرور ہے کیونکہ انکا بھی سلسلہ جب تک ریاست اودھ قایم رہی بدستور قدیم اعزاز و افتخار کے ساتھ جاری رہا ہے

## تذکرہ مہاراجہ نول رای کایست سکسینہ

مہاراجہ نول رای قوم کایست سکسینہ عہد نواب ابو المنصور خان صفدر جنگ میں بزمرہ متصدیان دفتر دیوانی ملازم ہوا ۱۱۵۵ ہجری میں اختیار کلی نیابت نظامت صوبہ اودھ پر حاصل ہوا اس شخص کی عادات پسندیدہ اور خصایل سنجیدہ مشہور ہیں اور شجاعت ایسی تھی کہ عین معرکہ یورش جنگ افغانان بنگش میں سواری فیل تنہا رہگیا فیلبان سواری فیل کو بھگا لیجانا چاہا مہاراجہ نے لڑائی سے منہ پھیرنا خلاف مردمی جانکر مقابلہ سے فیل کو نہ ہٹایا اور ضرب گولی بندوق سے جو پیشانی پر لگی ۱۱۶۳ ہجری میں جان بحق تسلیم کی —

## تذکرہ رای کیشو رام قوم کایست سکسینہ

رای کیشورام ابتدا مین عہدہ و اصطباقی ہندون وبیانہ پر عہد نواب برہان الملک مین نوکر ہوکر داروغگی حرم
محترم پر سرفراز ہوئے جب نواب ممدوح ہمراہ لشکر حضرت محمد شاہ بادشاہ دہلی گئے واسطے تنبیہ شورش سادات
بارہہ کے تشریف لیگئی سرکشان بارہہ نے حرم محترم پر تاخت ماری رای کیشورام نے دروازہ محلسرا پر
غارتگرون سے مقابلہ کیا اور اسی مقابلہ مین جان دیکر نمک حلالی کا روی زمین پر نام قایم کیا

## تذکرۂ شیولال پسر رای کیشورام مسبوق الذکر

شیولال پسر رای کیشورام جو دفتر مین کارپرداز تھا نوابصاحب نے دفتر سے علیحدہ کرکے سوار ملازمان کا سرگروہ یعنی
افسر بنایا جنہے معرکہ مہاراجہ نولرای مین بہت زخم اوٹھاے اور بعد حصول صحت عہدہ دفتر دیوانی
اور اتالیقی نواب آصف الدولہ پر سرفراز ہوکر وفات پائی انکی شجاعت اور حسن کارگذاری مشہور ہے

## تذکرہ بھگوانداس پسر دوم شیولال

بھگوانداس بعد وفات پدر اپنے کے اوسی عہدہ دیوانی اور اتالیقی آصف الدولہ پر سرفراز ہوا نواب آصف الدولہ
جب مسند نشین ہوئی بھگوانداس بہمراہ اتالیقی نواب آصف الدولہ سے خلاف واجب پیش آئی انکا بعدہ نواب آصف الدولہ
نے تنخواہ بحال کرکے خانہ نشین کیا جب مہاراجہ صورت سنگہ جنکو پچاس لاکھ روپیہ سالانہ علاقہ بہنگل وغیرہ
تفویض تھا فوت ہوئی نواب آصف الدولہ نے بحیال سابقہ علاقہ بریلی وغیرہ کا بھگوانداس کو تفویض کیا بھگوانداس
نے فیض اللہ بیگ عامل بیلی بہیت کو بعلت زر باقیات سرکار قید کیا وکیل عامل مذکور نے بحیلہ عرض حال گلہ مین چہوری
ماری جسکی سعی سے بھگوانداس فوراً مر گئے اونکا لڑکا رای بالکرام پیشگاہ نواب آصف الدولہ بہادر سے بعہدہ نائب
نیابت مہاراجہ جہاولال پر سرفراز ہوا ۱۲۰۰ھ ہجری مین جب مہاراجہ جہاولال حسب منشاء کمپنی انگریز نواب
آصف الدولہ نے علیحدہ ہوکر عظیم آباد گئے رای بالکرام بھی اونکے ساتھ عظیم آباد گئے رای موصوف کا صبوری
تخلص تھا یہ شعر اونکا از بس مشہور ہے شعر صبوری ضرور ہے لیکن بدون او بغیر از صبوری علاجی نباشد

## تذکرہ مہاراجہ جہاولال قوم کایستہ سکسینہ

جہاولال عہد نواب شجاع الدولہ مین عہدہ مشرفی کارخانجات پر ابتدا مین ملازم ہوئی اور بعد اوسکی
داروغگی دیوانعام پر سرفراز ہوئے اوس وقت تک اوکو خاص و عام للوجی کہتے تھے جب آصف الدولہ

مسند نشین ہوئی عہدہ جنرلی و سپہ سالار اعظم والیشک اتفاسی دوختہ بیگی پر بھی سرفراز کرکے مہاراجگی کا خطاب دیا
سنہ ۱۲۱۱ ہجری میں مختار الدولہ کو اونکی ترقی پر رشک ہوا حکمت عملی سے قید کراکی عظیم آباد کو بھجوا دیا —

## تذکرہ راجہ پورنچند قوم کایستھ سکسینہ

راجہ پورنچند عہدہ وقایع نگاری پر عہد نواب شجاع الدولہ بہادر سے مقرر رہے جو کہ مسمی رای صاحبرام انکا
انکا عیاش تھا رای انوپ چند متصدی خانسامانی سلطنت دہلی ہنگامہ احمد شاہ درانی سے شکستہ
حال ہوکر لکھنؤ میں مع دو لڑکون کے دیاکرشن و جھنی لال کے وارد ہوا راجہ پورنچند نے
دیاکرشن سے اپنی لڑکی کی شادی کرکے خانہ داماد بنایا اور معرفت اوسکے نقل کاغذات متعلقہ
نواب آصف الدولہ امیر الدولہ حیدر بیگخان نائب کی پاس بھیجنے لگا جب راجہ پورنچند دامن کوہ بٹول میں
لب آب بکراجیں کی فوت ہوئی خدمت وقایع نگاری کی مہاراجہ جہاؤلال کو تفویض ہوئی مہاراجہ جہاؤلال نے
رای بالکرشن مع اماد رای جسونت رای دیوان کو عہدہ وقایع نگاری عطا کی بالکرشن [illegible] پورنچند خانہ نشین ہوا

## تذکرہ رای جھنی لال خیرابادی کایستھ سکسینہ

رای جھنی لال عہد نواب آصف الدولہ میں عہدہ مشرفی جملہ کارخانجات پر سرفراز تھے یہ بڑے مخیر اور بہادر
مشہور تھے اونکی خاندان کی اکثر معزز و ممتاز لوگ موجود ہیں مثلاً رای پورنچند و رای رگھوناتھ پرشاد [illegible]
[illegible] معزز ہیں

## تذکرہ رای دیاکرشن خلف رای انوپ چند

رای دیاکرشن بعد وفات راجہ پورنچند جو خانہ نشین ہوئی تھے اوسی ایام خانہ نشینی میں بعد چند سال کے
اپنی لڑکی کی رتن سنگہ خلف رای بالکرام نایب مہاراجہ جہاؤلال کی ساتھ شادی کردی مع ساہو منی و بیدیہ انتظام محالات
نگینہ و نجیب آباد وغیرہ بنام اپنی اور جھنی لال بہائی کی حاصل کیا انہیں کی عہد میں غلام محمد خان نبیرہ افغانان [illegible] کے
لڑائی پیش ہوئی تھی بعد اوسکی عہد نیابت مہاراجہ جہاؤلال میں عہدہ وصلباقی دیاکرشن کو ملا عہد تفضل حسین خان میں
دیاکرشن معطل ہوئی اور جبکہ رای داس صدرقی نویس سابق بحال ہوا مگر پھر نواب آصف الدولہ نے دیاکرشن کو اوس عہدہ پر
سرفراز کیا عہد غازی الدین حیدر میں دیاکرشن عہدہ دیوانی پر باضافہ خطاب راجگی سرفراز ہوئے بعد اونکی
وفات کی نول رای لڑکا اونکا دیوان ہوا اور خطاب مہاراجگی سے سرافراز ہوکر نیک نیتی سے تا حیات بسر کی

## تذکرہ مہاراجہ میوارام خلف مہاراجہ نولکرشن

مہاراجہ میوارام بعد وفات پدر اپنے کی عہدہ دیوانی پر سرفراز ہوکر منظور نظر بادشاہ ہوئی اس مہاراجہ کی فیاضی اور اولو العزمی مشہور ہے طریق اسلام تعزیہ داری مین صرف کثیر کیا انکی اس حال کی کثیر روایات ہین مگر ایک روایت یہ ہیکہ سبحان علیخان وغیرہ جو اوسوقت مین برسرکار تھے اور عہدۂ دیوانی کو لینا چاہتے تھے نصیر الدین حیدر بادشاہ کی خیال مین یہ جما دیا کہ مہاراجہ میوارام زیارات کو جانا چاہتے ہین اگر آپ اسکو حکم نہین دینگے تب انکے روے عقاید مذہبی سلب ہو جاتی ہے بادشاہ نے مہاراجہ میوارام سے کہا کہ فوراً زیارت کو روانہ ہو چنانچہ بموجب اس حکم کے لکھنؤ سے مہاراجہ کو بعد اظہار اسلام لکھنؤ سے نکل جانا پڑا اور لیسیانے قیام چند ماہ کانپور کی زیارات عتبات عالیات ایمہ معصومین علیہم التحیۃ مین چلا گیا عہدہ دیوانی پر بالکرشن برادر زادہ انکے مقرر ہوکر خطاب مہاراجگی سے سرفراز ہوئی اور بہاری لال خلف مہاراجہ میوارام عہدہ دار السلطنت پر مقرر ہوکر خطاب راجگی سے ممتاز ہوئے

مگر مہاراجہ بالکرشن کو محمد علیشاہ نے موقوف کیا جب محمد علیشاہ سلطنت پر جلوہ فرما ہوئی مہاراجہ موصوف کو پھر بحال فرمایا اور خطاب مشیر الدولہ موید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر جسارت جنگ عنایت فرمایا انتزاع سلطنت اودہ تک یہی مہاراجہ عہدہ دیوانی پر مقرر رہی انکی اوصاف حمیدہ مشہور زمانہ ہین راجہ تیج کرشن صاحبزادے انکی اور راجہ بہاری لال صاحبزادے مہاراجہ میوارام کے موجود ہین

## تذکرہ راجہ امرت لال عرض بیگی کایست سکسینہ

امرت لال قوم کایست سکسینہ عہد نواب سعادت علیخان بہادر مین باریاب ملازمت ہوکر ملازم ہوئی اور روز بروز ترقی پاکر عہد غازی الدین حیدر بادشاہ مین عہدۂ پیشکار آغامیر یعنی داروغگی دیوانخانہ پر سرفراز ہوئی عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ مین خطاب راجگی پایا چونکہ یہ راجہ اپنی دیانت اور وفا کوشی آقا مین سرگرم تھا اور قابلیت اور شجاعت بھی اسکی آب و گل مین تھی مگر چونکہ اقبال و ادبار سے انسان مجبور ہے بنا بر ان حاسدون نے موقع پاکر بادشاہ کو راجہ سے برہم کرا دیا اور جب نوبت بہ قید پہنچی راجہ نے اپنے کو شمشیر سے آپ قتل کر لیا انکی دو صاحبزادے علم مین یکتا اول رای مکھن لال دوم رای سکھن لال - رای مکھن لال نے عہدہ ڈپٹی کلکٹری مدت تک سرکار کمپنی انگریز کو انجام دیکر سند خوشنودی حاصل کی اور نوکری ناپسند کی آخر تک

عمدہ طور سے بسر کرتے ہیں راے سکھن لال نے عین شباب میں وفات پائی انکے صاحبزادے راے دیندیال
علوم فارسی و عربی و حکمت و منطق وغیرہ سے حاصل کئے انکا حلم و اخلاق کی کیفیت بھی [illegible]

## تذکرہ راجہ بھکھاری داس کایستھ سکسینہ

بھکھاری داس نے منشیخانہ بادشاہ دہلی میں بہ نیابت بخشی خان میر منشی کے چند ہی بسر کی بعدہ میر منشی
نواب ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ کا ہوکر خطاب راجگی سے سرفراز ہوا ابتداے سنہ ۱۱۹۲ ہجری تک
اپنے سررشتہ کا بخوبی انجام دیا اور بعوض حسن خدمت بطور انعام موضع بھیا اعظم پور وغیرہ پرگنہ [illegible]
سنہ ۱۱ ہجری سے معافی میں ملا اور علاوہ اسکے محالات کے و سہ درجہ رسوم فی لاکھ پیچھے ایک سو روپیہ [illegible]
مقرر ہوا بعد وفات راجہ بشن سنگھ پسر کلان اونکا سنہ ۱۱۹۸ ہجری سے نیابت سنہ ۱۱۹۶ ہجری تک [illegible]
علاوہ معافی سابقہ کے پیتالیس مواضع ادولی وغیرہ پرگنہ مہونہ و موضع جالپور پرگنہ شیخ آباد کی معافی [illegible]
بعد وفات راجہ بشن سنگھ راجہ بھو ندن لال خلف دوم بھکھاری داس برادر خورد راجہ بشن سنگھ [illegible]
سنہ ۱۲۳۳ ہجری تک عہدۂ منشی گری و خطاب سے سرفراز رہا مگر معافی عہد نواب سعادت علیخان [illegible]
ملک ضبط ہو گئی تھی بعد سنہ ۱۲۳۳ ہجری کے عہدۂ منشیانہ اس خاندان سے جاتا رہا منشی دولت راے [illegible]
سررشتہ تحریر مسودات بیت الانشا میں مقرر ہوا اور بعد زوال سلطنت بادشاہ کے ساتھ کلکتہ گیا اور وہین
انتقال کیا لڑکا اونکا اب تک بادشاہ کے ہمراہ ہے منشی دولت راے لیاقت علوم ضروری [illegible]

## راجہ رتن سنگھ خلف راے بالکرام

رتن سنگھ سنہ ۱۲۳۱ ہجری میں بذریعہ مہاراجہ دیا کرشن بہادر [illegible] کی بارگاہ ملازمت غازی الدین حیدر بادشاہ [illegible]
ہوا اور دستور العمل ملک اودھ واسطے بندوبست آمانی ترتیب دیا اور ملک اودھ چھ حصہ پر تقسیم ہوا
تحصیلدار ملقب بہ ناظم ہوئے بعد اوسکے اول راجہ رتن سنگھ اتالیقی نصیر الدین حیدر پر مقرر ہوا اور بعد
اوسکے بادشاہ نے رتن سنگھ کو داروغگی پر سرفراز کیا اور آخر عہد میں عہدۂ میر منشی و خطاب فخر الدولہ دبیر الملک
منشی الملوک راجہ رتن سنگھ عنایت کیا محمد علی بادشاہ نے انکو عہدۂ دیوانی بعزل مہاراجہ بالکرشن علاوہ خدمت
منشیگری تفویض کیا حضرت امجد علیشاہ نے دونو عہدون سے موقوف کر دیا جب راے بالکرام نے وفات پائی
حسب اظہار بعض اشخاص کے راے بالکرام بحکم بادشاہ دفن ہوا مسمی ملسی رام بطن جاریہ مسلمان ہوکر [illegible]

ہوا نصیر الدین حیدر نے ... سنگھ تخلص انکو مسلمان ہوا اور نثر لکھا لیا تخلص انکا رحمی تھا جب اونکی وفات ہوئی
کل متروکہ اونکی اونکی وارثونکو ملا چنانچہ راجہ لالجی اور کنور آفتاب رای خلف الامام بخش ... تاریخ الانبا

## تذکرہ راجہ لالجی و کلاجی

راجہ لالجی و کلاجی کالیستہ سکسینہ از نسل خنتر؟ بزرگ راجہ بہگونداس اتالیق نواب آصف الدولہ نے مدت تک سرکار کمپنی انگریزی کی نوکری کی بعد اوسکے لکھنؤ مین وارد ہوئے اور عہدہ بخشیگری پر اپنے زندگی تک سرافراز رہے بعد اونکے راجہ ... رای لڑکا اونکا اوسی عہدہ پر تاحیات بحال رہا بعدہ راجہ ... بعد انقلاب سلطنت تک عہدہ کا انتظام کرتے رہے اور آخر راجہ ... رای و کنور ... زمانہ مین بسر کرتے ہین اس خاندان کی شہرت اور برادری پروری مشہور ہے

## تذکرہ مہاراجہ تکیت رای کالیستہ سری باستب

تکیت رای ابتدا مین حیدر بیگ خان ... رسالہ نیشاپوری کا ملازم ہوا بعد اوسکے خوش نظر علیخان خواجہ سرا داروغہ ... کا دیوان ہوا ... آصف الدولہ مین مرتبہ متصدیان ... مین مقرر ہوا بعد چندے ترقی پاکر ... سرفراز ہوا اس مہاراجہ کی فیاضی اور نیکنامی کی نسبت بیان کی حاجت نہین ہے اکثر ... مین انکی تعمیر کی ہوئی عمارتین مثل تالاب مساجد و مدارس وغیرہ آجتک موجود ہین اس شہر لکھنؤ مین علاوہ ڈیوڑھی و باغات وغیرہ کے ایک تالاب متصل ... بڑا وسیع اور خوشنما اجتک موجود ہے اور میلا اوسکا اس مقام پر ہر سال بڑی دہوم سے ہوا کرتا ہے

## تذکرہ پرتاب رای کالیستہ سری

پرتاب رای ... کی عمر مین شاہجہان آباد مین سرکار ابو المنصور خان صفدر جنگ بہادر مین مرتبہ متصدیان بخشیگری ملازم ہو کر اودہ مین آیا بعد اوسکے پران ناتھ لڑکا اونکا اوسی سررشتہ پر بحال ہوا ... انکے نسب ... بہولاناتھ و ... اونکا اختیار رہا جنہون نے عمارات رفیع اور تالاب ... چنانچہ تیار کرائے نواب آصف الدولہ دو مرتبہ بخشی بہولاناتھ کے مکان پر ایک تو زندگی مین اور ایک بعد اوسکے بطور تعزیت رونق افروز ہوئے اور بعد وفات بخشی موصوف کے

چھوٹے لال برادر کوچک اونکا چندی اوسی سررشتہ پر مامور رہا عہد حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ
جوالا پرشاد پسر بخشی یعنی راجہ بھولا ناتھ متذکرالصدر تحت مہاراجہ دیا کشن مین تجویز و تخط پر مامور
ہوئی عہد محمد علیشاہ مین پیشگاہ ثریا جاہ ولیعہد مین ملازم ہوئے اور وقت تخت نشینی امجد علیشاہ
بہ ترقی مدارج و خطاب مدبر الدولہ منشی الملک راجہ جوالا پرشاد بہادر محکم جنگ کے سرفراز فرمائے گئے
خصایل پسندیدہ مشہور ہین انکا تخلص قرار ہے آجتک یہ صاحب معطل اپنی دولتسرا پر موجود ہین

## تذکرۂ برگزیدۂ عالم عطارد رقم منشی الی مظہر ممدوح صغیر و کبیر منشی جی سنگھ رامی متخلص بہ مقبول قوم کایست سری باستب

آبا و اجداد منشی صاحب موصوف کی زمانہ قدیم مین مکین اوجن پور ضلع خیرآباد متعلقہ صوبۂ اودھ تھے اتفاقات سے
ضلع مرادآباد مین تشریف لیجا کر گجراتی محلہ مین سکونت پذیر ہوئے اور بعہد ہائے جلیلہ سرفراز رہے اب تک بعض مکان عمارات
عالیشان کے بقبضۂ عزیزان پور و دکان وہان انکی موجود و قایم ہین المختصر منشی صاحب سابق الاوصاف شہر لکھنؤ
محلہ نوبستہ مین رونق افروز رہے اور عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ سے تا زمانہ ختم سلطنت واجد علی شاہ
بلافصل عہدۂ قرابن یعنی پر ممتاز رہکر عملداری سرکار انگریزی مین تاریخ ۱۹ ذیقعدہ [illegible] و اپریل ۱۸۶۶ع کو انتقال
فرمایا صدہا خوشنویس شاگرد اونکی محکمجات سرکاری اور چھاپہ خانون مین ملازم ہین منشی [illegible] اولاد اکبر
منشی صاحب مرحوم و مغفور علم و فضل مین مشہور نزدیک و دور سرکار فیض آثار حسام الدولہ عمدۃ الملک میرزا
مہدی حسین خان بہادر اسد جنگ خلف الصدق میرزا والاجاہ بہادر ابن دلیر الدولہ [illegible] بہادر
فیروز جنگ رئیس اعظم شہر لکھنؤ مین مختار باعز و وقار ہین—

## تذکرہ راجہ کندن لال بہادر

راجہ کندن لال بہادر کایستہ ایتھانہ که وحید زمانہ اور فضل و کمال مین [illegible]
خدمت [illegible] خوانی پر مامور ہوئی بعدہ عہدۂ منشیگری و خطاب راجگی سے سرفراز ہوئی [illegible]—

## تذکرہ بابو پورنچند کایستہ سکسینہ

بابو پورنچند خلف راجہ جواہر سنگھ بہادر نواسہ کنور دولت سنگھ [illegible] عہد [illegible]

زوال سلطنت اودھ تک انجام دیا یہ بابو صاحب عالی مناصب حضور رس و جامع الکمالات و مجمع الصفات و علم دوست تھے عہد میرزا برجیس قدر بہادر میں رہگرای عالم بقا ہوئے

# خاتمہ

تمنا جسکی تھی اب بشکر سر — کہ ہو چکی یہ تاریخ انجام پر
جو دل میں ہوس تھی وہ پوری ہوئی — بتاریخ خاطر صبوری ہوئی
میں اک بندہ ہیچمدان نام ہوں — جو سچ پوچھئے خادم عام ہوں
نہ عالم نہ عاقل نہ فاضل ہوں میں — نہ دانا نہ اوستاد کامل ہوں میں
فن شاعری میں نہ حاصل کمال — عبث مجھکو ہے شعر و سخن کا خیال
مگر کیا کروں غلبۂ شوق ہے — بدل لذت شعر سے ذوق ہے
کئی سال سے ہے یہی مشغلہ — بڑا شغل دل صورت حوصلہ
غزل میں ہوا قافیہ جب حریف — لگی سوچنے خود بخود پھر ردیف
سنایا کسیکو جو کچھ شعر آہ — نہ کچھ ہاتھ آیا بجز واہ واہ
تو دل اور ہی سمت مایل ہوا — نیا مشغلہ دل کو حاصل ہوا
کہا گر لکھوں کوئی اچھی کتاب — تو ہوں صاحب آرزو کامیاب
وہیں میں نے پنچ ادھیائی لکھی — کہ بھاکھا سے بس نظم اردو میں کی
بہت تھی وہ پوتھی جو خوبی کے ساتھ — احبا اوسے لیگئے ہاتھوں ہاتھ
قوی کیتا دیا تم لکھا میں نے پھر — کیا ترجمہ یہ نیا میں نے پھر
ہوا قدر دان کا کرم حال پر — تو چھپکر جہان میں ہوا مشتہر
لکھی اسطرح یہ کتاب ایک اور — ہوئی جو پسندیدۂ اہل غور
رکھے نام اوسکا یہ کیونکر خفیف — طویل اوسکا نام اور یہ بحر خفیف
ہے اول سوم اوسمیں ہی اہل غور — الف لام ہے اوسکے آگے ہی اور

ہے تے - عین - ب - و لام اور ی اور میم
الف اور تے حرف آخر نہ جیم

ہوا سطر حیرت نام اوسکا عیان
سمجھ جاتے ہیں عاقل نکتہ دان

ہے مضمون و مطلب کی تاثیر یہ
پئے اہل دنیا ہے اکسیر یہ

لکھا ایک چھوٹا رسالہ پھر اور
لکھی جسمین ہر اک حکایت بغور

ہوئی فائدہ سے اہل تدبیر کے
کرشمے ہیں سب وہ میں تقدیر کے

سوا اسکے پھر دو کتابیں لکھیں
جنہیں شوق ہے نظم اردو میں ہیں

مگر شہر میں اب لکھی یہ کتاب
بفضل خدا دل ہوا کامیاب

اودھ کی یہ تاریخ ہے صاف صاف
ہے ہر ایک سے چشم انصاف صاف

خطا ہو کہیں عیب کی یا ہو بات
چھپائیں وسے از رہ التفات

نہ مہلت نہ فرصت زمانے نے دی
بہ عجلت یہ تاریخ ساری لکھی

نہ رنگین عبارت نہ عمدہ کلام
یہ تاریخ دو ماہ میں کی تمام

ضروری لکھا مختصر سب حال
رہا طول مطلب کا ہر دم خیال

مقدم اودھ کے بیان کی تھی فکر
مگر ہند کا بھی لکھا کچھ ہے ذکر

تھی درکار جس حال کی ابتدا
وسے بھی مناسب سمجھ کر لکھا

غرض خدمت ناظرین میں ہے عرض
کہ ہر حال میں عیب پوشی ہے فرض

پڑھے جو اسے ہو کے مسرور و شاد
کرے شوق خاطر سے عاصی کو یاد

یہ نامہ لکھا جو ہے یادگار
الٰہی ہمیشہ رہے برقرار

کروں اور کیا حال اپنا بیان
رقم ہے فقط شجرۂ خاندان

بزرگی بزرگوں میں ہے لاکلام
زمانے میں ہر ایک سے نیک نام

# شجرۂ خاندان مصنف کتاب ہذا

## تاریخ طبعزاد مصنف کتاب

خالق کے کرم سے اے تمنائے حزین
سال سمبت لکھا ہو گیا خوب شمار
سال عیسیٰ کی فکر مین علیحدہ نے
سال فصلی و سال ہجری کے لئے

تاریخ اودھ ہوا انتخاب تاریخ
نادر جو یہ چھپی سلک کتاب تاریخ
جا دیکھ نہ ملک یہ آفتاب تاریخ
لکھا ہے عبور ولی ۲۹ ۱۳۲۳ حسب ہجری تاریخ

سنہ ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء

## طبعزاد لالہ ماتا پرشاد برادر مصنف کتاب

خوب تاریخ یہ اودھ کی لکھی
کاٹ کر فرق آہ لکھ صحت

اسمین تحریف ہی نہ کچھ تنبیح
سے تمنا کے احسن التواریخ

سنہ ۱۹۰۵ء

## تاریخ طبعزاد لالہ دوارکا پرشاد برادر مصنف کتاب

جسکی تاریخ اودھ کی خوب آب و تاب ہے
خوشخطی سے خوب روشن ہوں کیوں اسکے حروف
ابتدا سے انتہا تک درج ہے حال اودھ
غدر کا ہے سب الم کیا سعی کر درج کتاب
کمپنی سے چھوٹ جانا ملک کا سب لکھدیا
ملکہ والا نسب کی پھر حکومت کا ہے ذکر

خوب خوش اسلوب ہے خوب دل نایاب ہے
دایرہ ایک ایک مثل مہر عالمتاب ہے
ذکر شاہان اودھ سے باغ دل شاداب ہے
دیکھکر جسکو دل ابتر صورت سیماب ہے
انقلاب چرخ کا نیرنگ ہے اک خواب ہے
جسکی ایوان ہین ملک کی شکلین محراب ہے

سال ہجری کا ملا جو یہ خواہش کر کاہش ذرا
دوارکا پرشاد کہہ تاریخ اسیا نایاب ہے

## قطعات تاریخ از نتایج افکار سحر آثار بلاغت انتما منشی دہین پت راے مختار سرکار فیض آثار الکن زمان فضل دوران حمید الدولہ عضد الملک مہدی حسین خان بہادر جنگ ابد

میرے دوست ہین اک ستودہ خصال
تمنا کے تخلص حلیم و خلیق
کہا مجھسے تاریخ کہد سے کچھ
کہا مینے بندے کو ہے کیا شعور
پسند آئے تو ہو یہ قبول
یہ تاریخ اودھ کی ہوئی بیمثال

فہیم و ذکی پر خرد ذی کمال
اونھون نے اودھ کا لکھا جسکا حال
کہ ہین آپ مشہور نازک خیال
فقط امر عالی کا ہے امتثال

سنہ ۱۳۲۳ھ

## تمنا الصب

ہین میرے شفیق جو تمنا
نو پایس کہ نظم سال تاریخ
تھا قصد کہون وہ مصرعہ خوب
ناگاہ یہ پڑھ دیا خرد نے

اک عمدہ کتاب وہ جو نے لکھی
اصرار کے ساتھ مجھسے بھی کی
دریافت ہو جس سے سال ہجری
تاریخ جدید ہے اودھ کی

۱۳۲۳ھ

## تاریخ طبعزاد صاحب ذہن ذکا منشی گوبند پرشاد فضا

تمنا نے چھاپا یہ نسخہ عجیب
فضا لکھو تاریخ طبع اسطرح

ہوا جس سے ظاہر کمال اودھ
کہ چھاپی تواریخ حال اودھ

۱۳۲۳ھ

# غلط نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۷ | ۱۸ | سنہ ۱۲ ہجری | سنہ ۱۰ ہجری |
| ۷ | ۱۶ | سنہ ۱۹ء | سنہ ۱۱ء |
| ۹ | ۱۵ | دشقل | یحتمل |
| ۱۴ | | براھا | اتی |
| ۲۰ | ۲۱ | سکندر رومی | سکندر رومی کا |
| ۲۵ | ۸ | بدستور ا | بدستور رہا |
| ۳۳ | ۱۲ | رکھا | رکھدیا |
| ۳۴ | ۱۳ | [illegible] | تفرق |
| ۴۴ | ۱ | [illegible] | زیادہ لیسی ہین |
| ۴۴ | ۹ | [illegible] | سنہ ہجری |
| ۵۶ | ۵ | [illegible] | [illegible] |
| ۵۸ | ۱۵ | [illegible] | [illegible] |
| ۶۲ | ۲۱ | سیطرح | اسیطرح |
| ۶۴ | ۱۱ | انگریز فوج | انگریزی فوج |
| ۶۸ | ۹ | لکیر دشتی | لکیر دستی |
| ایضاً | ۱۴ | استقام | اوستقام یہ |
| ۸۱ | ۳ | اوہ | اودہ |
| ۸۲ | ۴ | چہڑکر | چہڑکر |
| ایضاً | ۶ | دوریہ | دورویہ |
| ۸۶ | ۱۱ | استفسار | استقبال |
| ۸۷ | ۵ | کار کا | کا |

## تاریخ طبعزاد لالہ ماتا پرشاد صاحب نکہت

تاریخ اودہ یہ چھپ گئی کیا　　مرغوب زمانہ و خوش اسلوب

نکہت + تاریخ آج لکھدے　　تاریخ اودہ کی اب لکھی خوب

سمبت ۱۹۲۳

## تاریخ طبعزاد نوروز علیخان صاحب شیدا

ہین شاعر نکتہ دان تمنا　　تاریخ اودہ اونہون نے لکھی

سال ہجری یہ لکھدے شیدا　　چھاپی تاریخ اودہ کی + ۱۲۹۳ ہجری

## اعلان

چونکہ کتاب ہذا بموجب نمبر ۱۸ سنہ ۶۷ مطابق دفعہ ۱۸ ایکٹ سنہ ۱۸۶۷ع داخل رجسٹر گورنمنٹ ہو گئی ہے کوئی اہل مطبع اسکے چھاپنے کا قصد نکرے اور رنجیدہ نفع ناحق نقصان نہ اوٹھائے مگر جسقدر جلدین مطلوب ہون مطبع تمنائی دارالشفا محلہ نوبستہ منصل استہ شہر لکھنؤ سے قیمت بھیجکر منگوا لے فقط

**العبد**

رام سہائے تمنا

ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ

مولف احسن التواریخ یعنی تاریخ

صوبۂ اودہ ماہ نومبر سنہ ۱۸۷۶ع

# اشتہار احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبہ اودھ

شائقین تواریخ و سیر پر مخفی نہ رہے کہ یہ تاریخ لاجواب دلچسپ مشتمل
بر حالات اودھ از ابتدای عہد راجگان ہنود و انقراض سلطنت اسلام و
استیلای دولت علیہ انگلشیہ مع کیفیت سوانح حیرت افزا و وقائع
عبرت پیرا متعلقہ بغاوت سرکشان فوج ہند و خصوص باغیان ضلع
اودھ واقع ۱۸۵۷ع مطبع تمنائی مین نہایت صفائی اور زیبائی کیساتھ
مع تصویرات بادشاہان اودھ بصرف زر کثیر چھپکر مشتہر ہوئی ہے اور
قیمت فی جلد بارہ ۱۲ روپیہ مقرر ہوئی ہے اور جن تاجران یا دفتاری کی فرمائش
زیادہ جلدون کی خریداری کیواسطے مطبع مین آئیگی اونکو واسطے قیمت
مقررہ سے کسیقدر کفایت کیجائیگی - پس شائقین نکتہ پسند و ناظرین
دانش مند سے امید ہے کہ اس کتاب نایاب کی خریداری کیطرف بھی
مائل فرمائین اور کتاب کی سیر سے حظ وافر اوٹھائین چونکہ منشی
رام سہای صاحب تمنا مولف کتاب نے اسکی رجسٹری سرکاری اپنے نام پر
حاصل کرلی ہے لہذا صاحبان مطابع اسکو چھاپنیکا قصد نکرین -

راقم عقیدتمند پورنچند مالک مطبع تمنائی لکھنؤ